قوله تعالى [illegible]

[illegible]

المفضل [illegible]

[illegible] فرمایا [illegible]

ترجمه رساله [illegible] در [illegible]

[illegible] از تصنیفات فاضل جلیل متبحر نبیل

جامع معقول و منقول [illegible] فروع و اصول [illegible] ارکیا فحول علامه علمای کرام

سلالة المجتهدین العظام [illegible] الفاضل الماهر جناب السید علی اکبر

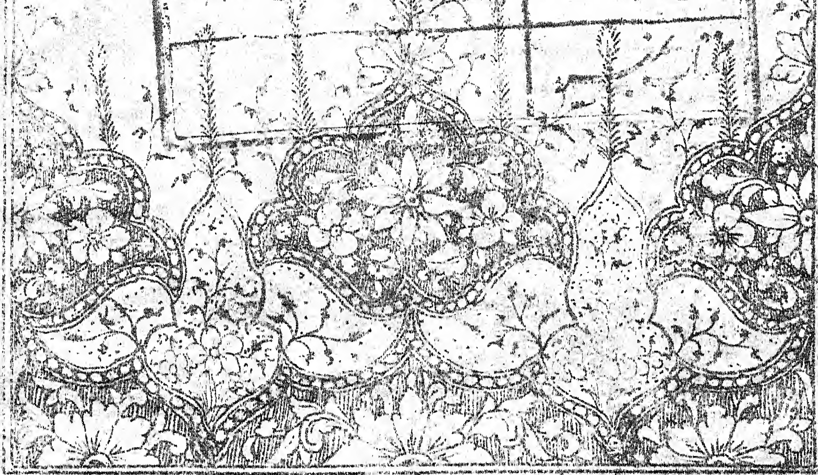
[illegible] جناب [illegible] الاسلام [illegible] القمقام سلطان

[illegible] مآب الانام [illegible]

در مطبع اثنا عشری [illegible] مطبع در [illegible]

[illegible] محمد و آله الطاهرین

سید [illegible]



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی خلق السموات والارض باحسن بدیعته وصنعته
ودانت له الخلایق بالسجود بجلالته وعظمته، وتورّضمائرنا بلوامع
انوار حکمه وقدرته، واضاء بصایرنا بسواطع اثار ارادته
ومشیته، وشرفنا علی سائر المخلوقات بعطاء علمه وحکمته، و
هدانا الی احسن طرق طاعته وعبادته، وفضّلنا علی سائر
الامم ببعثة افضل بریته، فاصطفاه لاعباء نبوته وتبلیغ رسالته
وجعله مطرحا لاسرار حکمته ومطلعا لانوار معرفته، وجعلنا
من امته المغفورة بشفاعته، واعطانا الفوز باتباع سُنته وشریعته
واتم نعمته بولایة وصیّه وخلیفته، وامرنا بطاعته بعصمته و
طهارته، فاحمده حمداً العظیم رحمته، واشکره شکراً الکریم نعمته
وصلی الله علی محمّد اشرف بریته، وعلی علی ولیّه وحُجته، و
وصیّ نبیه وخلیفته، الذی قلع خیبر بقوّته وشوکته، وقمع بنیان

الکفر ہیبتہ وصولتہ، وعلی الاطائب من آلہ وعترتہ، الذین ھم
ھداۃ امتہ، ودعاۃ الخلق الی شریعتہ، وحماۃ سنتہ وطریقتہ
وشفعاء دینہ وملتہ، وشفعاء شیعتہ، واھل مودتہ، وقادۃ
المومنین الی دار کرامتہ وجنتہ، والمنقذین لھم من عقوبتہ
ونقمتہ، صلوات صافیۃ مادامت السماء سامیۃ بسمو علو
رفعتہ، وتسلیمات زاکیۃ ما زالت الارض فراشا مستواۃ
بساط رحمتہ۔ **اما بعد** ضمائر صافیۂ اصحاب صدق وصفا اور
خواطر زاکیہ ارباب صفوت واصطفا پر واضح ہو کہ حضرت اقدس الہی نے
بکمال رحمت نامتناہی، جناب رسالت پناہی کو واسطے ہدایت ارباب
غوایت وگمراہی کے مبعوث فرمایا جنکے وجود فائض الجود سے تمام عالم انوار
معارف یقینیہ سے پر نور ہوا اور عالم دینیہ سے معمور ہوگیا چنانچہ حضرت رسالت پناہی نے
الہی شریعت قویم، سنت مستقیم، جاری فرمائی کہ جو محاسن معارف، اعتقادات
مکارم اخلاق وعادات، نفائس افعال وصفات، محامد عبادات وطاعات،
لطائف طرق معاشرت ومعاملات، لطائف احکام سیاسات وریاضات،
شرائف قواعد نجاسات وطہارات کو شامل ہے، اور تہذیب اخلاق نفسانی
وتزکیہ قلوب انسانی، اور طہارت جسمانی، ونظافت روحانی، اور طریقہ
مناجات ربانی، اور ادائے طاعات یزدانی، اور مصالح تعیش زندگانی،
اور اکتساب سعادات جاودانی، اسی نہج سے باحسن وجوہ حاصل ہے پس
اگر کوئی شخص بنظر عدل وانصاف، بدون تعصب واعتساف، نظر کرے
تو شریعت مصطفویہ، سنت [illegible] انوار جمال وکمال، حضرت ایزد ذوالجلال سے
مالامال ہے، کلمات حق سمات، وارشادات صدق آیات، اور ہدایات

فائض السعادات، جناب سرور کائنات، اور حضرات ائمہ معصومین علیہم
التسلیمات، سے عجائب اسرار معارف یقینیہ، غرائب آثار سالم وغنیہ، نکات
بدیعہ، علوم وحکم مضامین رفیعہ، جوامع الکلم مستفاد ہوتے ہین کہ جنپر مصداق
مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر بقلب احد صادق ہے۔
یہ امر بطور واضح، ہر ذی شعور پر لائح ہے کہ جسقدر معالم ربانی، معارف یزدانی،
اسرار وجہانی، انکے وجود فائض الجود سے تمام جہان مین منتشر ہوے
اسقدر کبھی امم سابقہ مین مشتہر نہین ہوے۔ ملاحظہ ہو کہ توریت حضرت موسیٰ
علیہ السلام مین جو طریقہ معاشرت ومعاملات، وحدود وتعزیرات، وقصاص
ودیات، وحلت وحرمت ونجاسات، وطہارات مذکور ہین اور زبور
حضرت داؤد علیہ السلام مین مناجات ودعوات، اور اناجیل اربعہ مین
تہذیب اخلاق وصفات، واصلاح حالات وعادات، اور دیگر صحف انبیا
علیہم السلام مین مواعظ ونصائح وحکایات مسطور ہین لب لباب سبکا بوجہ
احسن، وطریقہ مستحسن، وعنوان شایستہ، وبنیان بایستہ، شریعت مطہرہ
نبویہ مین مذکور ہے بلکہ اُن سے بہتر وخوشتر، اور افضل واولیٰ تر، ماثور ہے
منجملہ اسکے ایک حدیث شریف کتاب بحار الانوار جلد ۱۷ مین مذکور ہے اور شرح
اسکی عین الحیات مین مسطور ہے کہ جسمین حضرت رسول کردگاری، مقبول درگاہ
باری، نے اپنے صحابی جلیل القدر ابوذر غفاری، سے بطور وصایا ومواعظ کے
ارشاد فرمایا ہے۔ اس حدیث شریف مین عجائب نصائح لطیفہ، غرائب مواعظ
نظیفہ، جلائل ہدایات منیفہ، جمائل مضامین طریفہ مذکور ہین جو درر غرر ہدایات
وارشاد جواہر زواہر صدق وسداد، شموس فلک سعادت ونجلح نجوم
سپہر فوز وفلاح ہین مضامین صدق آگین اسکے کحل الجواہر صدق وصفا ہین

جو بصارت صفوت و اصطفائے دیدہ ہائے دانش کو پُر نور کرتے ہیں یا جلاء
البصار کر نور و ضیا ہیں جو سرمۂ زہد و اتقائے کدورت باطنی، و ظلمت نفسانی کو
چشم بینش سے دور کرتے ہیں، یا صیقل نور و ضیا ہیں جو آئینۂ سیرت و سریرت کو
زنگ ضلالت سے صفا کرتے ہیں یا آب و تاب حُسن و صفا ہیں جو مرات
ذہن و ذکا کو جلا کرتے ہیں واسطے سیہ مستان شراب ظلم و ضلالت کے
تازیانہ تادیب ہیں جو نشۂ جہالت سے ہوشیار کرتے ہیں اور واسطے بیہوشان
خواب غفلت کے طمانچہ تعزیر ہیں جو بالین غوایت سے بیدار کرتے ہیں خضر
بیابان ہدایت ہیں جو گمرہان اودیہ ضلالت کی رہنمائی، اور متحیران بادیہ جہالت
کی صراط مستقیم و جادۂ قویم تک رسائی کرتے ہیں فساق و فجار کے واسطے
شعلہ ہائے نار جحیم، او شہیق ہائے عقوبت الیم ہیں ابرار و اخیار کے واسطے
بشارت ہائے دار نعیم، نوید ہائے ثواب عظیم ہیں مشتاقان ثواب ربانی کے
واسطے حدیقۂ نزہت و کامرانی گلدستۂ فرحت و شادمانی، دماغ افروز
راحت جاودانی ہیں اور عاشقان رضائے یزدانی کے واسطے نسیم عنبر شمیم
گلستان ایمانی نگہت بہارستان عیش زندگانی فضائے دلکشائے بوستان
عشرت روحانی ہیں سبحان عالم قدس کے واسطے سبحہ ہائے اذکار خداوندی
اور مجاہدان نفس کے واسطے اسلحہ ارجمندی اور سرفرازان عالم انس کے
واسطے تاجہائے سربلندی، اور بیماران امراض روحانی کے واسطے شربت
ورد مندی اور برخورداران ریاض ایمانی کے واسطے نخلستان برومندی
ہیں" مخموران خمخانہ ورع و تقوی کے واسطے شراب طہور اور روشن ضمیران
صدق و صفا کے واسطے آئینۂ نور علے نور ہیں لہذا اس ہیچمدان نے خلاصہ
اُسکا بانضمام فوائد جدیدہ و نکات پسندیدہ کتب معتبرہ سے چیدہ کرکے

نگارش اور خدمت ارباب دانش مین گذارش کیا ہی اور چونکہ ہر فقرہ اس حدیث کا
وسیلۂ رضاے باری و ذریعۂ پرہیزگاری ہی لہذا اس رسالہ کو **ذخیرۂ رستگاری**
و ذریعۂ کامگاری کے ساتھ موسوم کیا۔ واللہ ولی التوفیق وبیدہ
ازمۃ التحقیق وسرائر التدقیق وھو بالتحقیق حقیق وبالشکر یلیق وانا
العبد الذلیل الاحقر السید **علی اکبر** بن العلامۃ الاوحد
رضوان مآب سلطان العلما جناب **السید محمد** طاب
رمسہ وبرد مضجعہ ۱۲

من کتاب مکارم الاخلاق یقول مولای ابی طول اللہ عمرہ
الفضل بن الحسن هذه الاوراق من وصیة رسول الله
لابی ذر الغفاری التی اخبرنی بها الشیخ المفید ابو الوفا
عبد الجبار بن عبد الله المقرئ الرازی والشیخ الاجل الحسن
بن الحسین بن الحسن بن بابویه القمی اجازة قالا املا علینا
الشیخ الاجل ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی واخبرنی بذلك
الشیخ العالم الحسین بن الفتح الواعظ الجرجانی فی مشهد
الرضا علیه السلام قال اخبرنا الشیخ الامام ابو علی الحسن
بن محمد الطوسی قال حدثنی ابی الشیخ ابو جعفر رحمه الله قال
اخبرنا جماعة عن ابی المفضل محمد بن عبد الله بن محمد بن
المطلب الشیبانی قال حدثنا ابو الحسین رجاء بن یحیی العبرتائی
الکاتب سنة اربع عشرة وثلثمائة وفیها مات قال حدثنا
محمد بن الحسن الشمون قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
الاصم عن الفضیل بن یسار عن وهب بن عبد الله الهنائی

قال حدثنا ابو حرب ابن ابی الاسود الدئلی عن ابی الاسود قال
قدمت الربذة فدخلت علی ابی ذر جندب بن جنادة رح
فحدثنی ابو ذر قال دخلت ذات یوم فی صدر نهاره علی
رسول اللہ فی مسجده فلم ار فی المسجد احدا من الناس الا
رسول اللہ و علی الی جانبه فاغتنمت خلوة المسجد فقلت
یا رسول اللہ بابی انت وامی اوصنی بوصیة ینفعنی اللہ بها
فقال نعم واکرم بك یا ابا ذر انك منا اهل البیت وانی
موصیك بوصیة فاحفظها فانها جامعة لطرق الخیر
وسبله فانك ان حفظتها کان لك بها کفلان۔ یعنی یہ وصایائے
جناب خاتم المرسلین و نصائح حضرت اشرف النبیین صلوۃ اللہ علیہ وآلہ
الطاہرین ہیں جو صحابی جلیل القدر صاحب عالی وقار مقبول درگاہ باری
یعنے ابی ذر غفاری سے ارشاد فرمائے ہیں اور باسناد صحیح انکو علمائے کرام
محدثین عظام مانند شیخ الاسلام علم الاعلام شیخ ابو علی طبرسی علیہ الرحمۃ نے
عالم سدید فہیم سعید علامہ وحید جناب شیخ مفید نے اور محدث جلیل الشان
رفیع المکان جناب حسن ابن حسین بن حسن بن بابویہ قمی اور ناظم تحریر
علامہ عدیم النظیر جناب شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ تعالیٰ اور عالم ربانی وفقیہ
لاثانی جناب حسین ابن فتح واعظ جرجانی نے روایت کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے
کہ ابو الاسود صحابی کہتے ہیں کہ میں ایک روز خدمت مقبول باری ابو ذر
غفاری میں حاضر ہوا جس زمانہ میں کہ حاکم وقت نے انکو
اور اوقف مکارہ و فتن کے ساتھ آوارہ وطن کر کے مقام ربذہ
اور ایک صحرائے بے آب و گیاہ میں جاگزین کیا تھا انہوں نے

حدیث شریف بزبان لطیف اسطرح سے نقل فرمائی کہ مین ایک روز وقت
طلوع آفتاب بارگاہ فلک جناب حضرت رسالت مآب صلعم مین حاضر ہوا
اسوقت مسجد مین کوئی شخص منجملہ مہاجرین و انصار یا اصحاب و اغیار کے حاضر
خدمت باوقار نہ تھا اگرچہ جناب حیدر کرار پہلوے جناب رسول مختار صلعم مین
مانند کوکب پر انوار قرین آفتاب ضیا بار شرف اندوز خدمت بارفعت تھے
مین ایسے وقت خاص کو ایک ذریعہ قربت و اختصاص سمجھکر عرض پرداز
ہوا کہ ای رسول عرش وقار راز دار حضرت کردگار ہم اور مان باپ
ہمارے آپ پر نثار ہون اسوقت کوئی موعظہ زبان حق بیان اور کوئی
ہدایت لسان صدق ترجمان سے ایسی ارشاد فرمایئے کہ موجب فوز و فلاح
دارین باعث نجات و نجاح کونین ہو حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر انجلی
مامول اسعاف مسئول تیرا منظور و قبول ہی ہم تجھکو خاصان صحابیت و رفاقت
اور مخصوصان اہل بیت عصمت و طہارت سے جانتے ہین بدین نظر تجھکو چند
وصایاے صافیہ نصایح وافیہ سے ممتاز ہدایات شافیہ ارشادات کافیہ
سے سرفراز کرتے ہین کہ جامع ہدایت و ارشاد حاوی صلاح و سداد و کافل
امور معاش و معاد وسیلہ خیرات و مبرات ذریعہ نجات و سعادات
ہین پس لازم ہی کہ انکو بصدق اذعان و ایقان مانند حرز جان کے ملحوظ
و مکنون اور خزینہ خاطر و گنجینہ خیال مین مانند جواہر بے مثال کے مصئون
و مخزون رکھنا تاکہ تیرے واسطے ذریعہ تقوے و پرہیزگاری وسیلہ نجات
و رستگاری وثیقہ تقرب جناب باری موجب رضاے کردگاری ہو۔
(۱) یا اباذر اعبد اللہ کانک تراہ فان کنت لاتراہ فانہ یراک
واضح ہو کہ از بسکہ اداے طاعت پروردگار عبادت حضرت آفریدگار

شکریہ منعم داور ہر فرد بشر کو واجب و سزاوار ہے تو حضرت نے پہلے طریقہ پرستش و تعلیم آداب
عبادت و تکریم اس طرح سے تعلیم فرمایا کہ اے ابوذر عبادت پروردگار اطاعت کردگار
بخضوع و اخلاص اور بخشوع و اختصاص اسطرح سے بجالا کہ گویا حاضر حضور
بارگاہ احدیت شرف اندوز درگاہ صمدیت ہوکر علانیہ مشاہدۂ جمال باکمال
حضرت لم یزل و لایزال مطالعہ انوار حضرت ذوالجلال کرتا ہے مگر چونکہ مشاہدۂ
جمال باکمال چشم ظاہری سے متعسر اور ملاحظۂ جبروت و جلال دیدۂ جسمانی سے
متعذر ہے تو اسقدر بالضرور بجزم و یقین جاگزین خاطر متین کر کہ ہر چند تو اسکو
نہین دیکھتا ہے مگر وہ تجھکو دیکھتا ہے اور ہر گاہ بادشاہ قہار و جبار خالق آفریدگار
قادر مختار لیل و نہار تجھکو دیکھتا ہے تو پھر تو کسواسطے غیر کیطرف دیکھتا ہے تو منعم
حقیقی خالق تحقیقی تیری طرف ہے اور تیری توجہ دوسری طرف ہے نظر عاطفت
جناب احدیت تیری جانب معطوف ہے اور تو اشتغال باطل مین مصروف
امور لاطائل سے مالوف ہے نہ تجھکو جناب رب الارباب سے شرم و حجاب ہے
نہ کچھ امید اجر و ثواب ہے نہ کچھ خوف عذاب و عقاب ہے پس عبادت جناب
احدیت بجمعیت عقل و حواس بلا خطور ہواجس و وساوس اور طاعت
جناب صمدیت بخضوع و اخلاص و خشوع و اختصاص ادا کرنا لازم ہے۔

روایت

ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپنے مشاہدۂ جمال حضرت
ذوالجلال کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر دیدار وجود و ملاحظۂ انوار شہود نہین کیا
تو اسکی عبادت کیونکر کی اُسنے عرض کیا کہ کیونکر مشاہدہ کیا حضرت نے فرمایا کہ
لم تره العیون بمشاهدة العیان ولکن تراه القلوب بحقائق الایمان یعنے
چشم سر سے لقاء جمال باکمال اُسکا محال و دشوار اور دیدۂ ظاہری سے مشاہدۂ

جلال اسکا نا سزاوار ہی مگر جنہاے دل اسکو بوسیلۂ عرفان وایقان اور دیدہ ہاے باطن بذریعۂ حقائق ایمان و اذعان مشاہدہ کرتے ہین۔

روایت

منقول ہی کہ حضرت سید الاوصیا امام الاتقیا علیہ آلاف التحیۃ والثنا اسقدر محو عبادت کردگار مستغرق طاعت پروردگار ہوتے تھے کہ اُس شاہ خیبر گیر کے جسم اقدس سے پیکان تیر نکالے جاتے تھے اور حضرت کو خبر نہوتی تھی۔

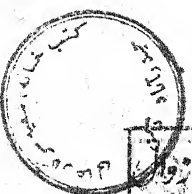
روایت

منقول ہی کہ ایک دن ایوان ولایت بنیان حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام مین آگ لگی اور لوگون نے غل کیا کہ یا ابن رسول اللہ النار النار لیکن وہ حضرت بدستور مشغول عبادت کردگار مستغرق طاعت پروردگار رہے تا اینکہ وہ آتش خاموش ہو گئی۔

اشارۃٌ فیہا بشارۃٌ

مدارج اخلاص اور معارج اختصاص مختلف ہین منجملہ اُنکے تین قسم مشہور ہین ایک یہ کہ بطمع نعمات ریاض رضوان وامید لذایذ فرادیس جنان عبادت کرے پس یہ عبادت مزدوران خدمتگذار بطمع حصول اُجرت ہی اور ایک یہ کہ بخوف عقاب نار عذاب دار البوار وعتاب بادشاہ قہار عبادت کرے یہ عبادت غلامان خطاوار خادمان گنہگار بخوف عقوبت ہی اور ایک یہ کہ قطع نظر جمیع امور سے صرف ذات پاک جناب احدیت کو مستحق عبادت و سزاوار اطاعت سمجھکر عبادت کرے پس یہ عبادت مقربان خاص بندگان با اخلاص برگزیدگان با اختصاص ہی جو اعلے مدارج کمال اور اقصی معارج عرفان ذو الجلال ہے چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوندا مین نے تیری عبادت بطمع جنت

اقسام عبادت اخلاص



یا بخوف عقوبت کبھی نہین کی بلکہ اسوجہ سے تیری عبادت کی کہ تیرا وجود لایزوال
تو ذات بیمثال جمال باکمال سزاوار عبادات بے غایات مستحق طاعات بے نہایات ہے
واضح ہو کہ مراتب خلوص اور طریقۂ حضور قلب اور منافیات خلوص مین اس
نحیف نے ایک رسالہ کنوز قدسیہ بعبارت فارسی تالیف کیا تھا اب اگر زمانہ
بے مدار عمر ناپائدار حیات مستعار تقالیب لیل ونہار نے فرصت دی تو ایک رسالہ
زبان اردو مین بھی تالیف کرکے پیشکش ارباب بصیرت ہدیۂ اصحاب خبرت
کیا جائیگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

(۳) اعلوات اول عبادۃ اللہ المعرفۃ بہ انہ الاول قبل کل شیٔ
فلا شیٔ قبلہ والفرد فلا ثانی لہ والباقی لا الی غایتہ فاطر السموات
والارض وما فیہما وما بینہما من شیٔ وھو اللطیف الخبیر وھو
علی کل شیٔ قدیر۔

یعنے اے ابوذر جان تو کہ اول عبادات افضل طاعات معرفت ذات وصفات
خالق موجودات مکون کائنات ہی کیونکہ ہرگاہ اسکی معرفت سے جاہل اسکی
عظمت لاہوتی سے غافل اسکی شوکت ملکوتی جلالت جبروتی مین متساہل ہے
تو عبادت کسکی کریگا اور مجمل معرفت وخداشناسی یہ ہی کہ خالق کائنات ہر شیٔ سے
اول ہی جسکے ماقبل کوئی اول نہین اسواسطے کہ وہ واجب الوجود ہی اور اسکا
وجود کسیوقت معدوم اور مفقود نہین فلہذا اسکی ابتدا اور انتہا نہین وہی
اول ہی وہی آخر ہی وہی ازلی ہی وہی باقی ہی وہی ابدی ہی وہی سرمدی ہی پس
وہی قدیم ہی اور ہر شیٔ حادث ہی اور ہر حادث فانی ہی اور چونکہ معنے اول مین
یہ اشتباہ ہو سکتا تھا کہ کوئی ثانی یا ثالث بھی ہو تو حضرت نے فرمایا کہ وہ
فرد ہی جسکا کوئی ثانی نہین ہی یہ معنی کہ اسکا کوئی شریک ذات ہے

بیان معرفت ذات وصفات حق تعالیٰ

نہ شریک صفات نہ اُسکا کوئی معین و نصیر ہی نہ عدیل و نظیر بلکہ واحد یکتا فرد بے ہمتا ہی نہ بطور
عدد اضافی کے اول ہی جسکو منجملہ اعداد کے شمار کرسکتے ہین نہ اُسمین ترکیب اجزا یا اعضا ہی
جسکو مرکب تصور کرسکتے ہین نہ اُسمین ترکیب ذہنی ہی کہ جسکے وجود مین ہر جزو محتاج وجود
جزو دیگر ہو کیونکہ اگر ہر جزو اُسکا واجب الوجود ہو یا مثل و نظیر اُسکا واجب الوجود
ہو تو ہر ایک واجب الوجود مستقل بالذات موثر تام ہوگا اپنے وجود مین دوسرے کا
محتاج نہوگا نہ ایجاد عالم مین دوسرے کی شرکت کا محتاج ہوگا پس ایجاد عالم مین
تناقص ہوگا چنانچہ اگر ایک واجب الوجود کو خلقت زید مین اصرار اور دوسرے کو
انکار ہی تو وجود اُسکا محال و دشوار ہی اور اگر حسب مشیت ایک کے خلاف مشیت
دوسرے کے وجود اُسکا آشکار ہوگا تو ایک قوی و مختار دوسرا مجبور و ناچار ہوگا
پس یہ کامل الصفات مستقل بالذات نہ رہا اور اگر دونون کی مشیت باہم موافق
با یکدیگر مطابق ہی تو وجود زید کا ایک کے ارادہ سے ممکن الحصول ہی یا نہین اگر
ممکن الحصول ہی تو دوسرا خدا بیکار و فضول ہی اور اگر نا ممکن الحصول ہی تو ہر واحد
دوسرے کا محتاج بالذات ناقص الصفات ہی اور اگر ایک نے زید کو پیدا کیا ایک نے
عمر کو پیدا کیا ایک نے رات کو ایک نے دن کو بنایا تو ایک خدا اس فعل سے عاجز
ٹھہرا دوسرا اس فعل سے عاجز ٹھہرا پس جو عاجز ہی وہ کامل الصفات نہین اور جو
کامل الصفات نہین وہ واجب الوجود بالذات نہین اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ
صفات خالق کائنات زائد علے الذات نہین ہی کیونکہ اگر زائد علے الذات ہوتے
تو ناقص بالذات محتاج بصفات ہوگا چنانچہ جبتک ہر صفت اُسکو شامل ہوگی
اُسکی ذات کامل نہوگی اور اگر ہر صفت علحدہ مستقل و موجود بالذات تصور کیجاوے
تو تعدد واجب الوجود لازم آویگا اور ہر صفت مستغنی بالذات ہوگی ایک کو دوسرے
کی ضرورت نہوگی اور اگر ضرورت ہوگی تو مرکب ہوگا ایک دوسرے کا محتاج

ہوگا اس صورت مین مستغنی بالذات کامل الصفات قدیم بالذات نہ رہا پس یہ
سمجھنا چاہیے کہ وہ واحد یگانہ ہی اپنی ذات وصفات مین اور صفات اُسکی عین ذات
ہی نہ زائد بر ذات بلکہ باطلاق تعدد صفات اُسکا بنظر تعدد متاثرات ہی چنانچہ جو
اثر اُسکا آفرینش مین ہی اُسکو صفت خلق وایجاد کہتے ہین اور جو اثر اُسکا معلومات سے
متعلق ہی اسکو صفت علم کہتے ہین پس عین ذات اُسکی عین صفات ہی نہ زائد بر ذات
اور واضح ہو کہ واجب الوجود کا اعیان ممکنات مین حلول کرنا ناروا ہی اور
ممکنات سے اتحاد کرنا ناسزا ہی اور اطلاق وحدت وجود نازیبا ہی ورنہ ہر معلول
علت تام ہوجاویگا اور علت تام معلول ہوجاویگی اور جب وہ صفت اپنی موصوف
مین نہ رہی تو نہ یہ شئی ممکن الوجود رہی نہ خدا واجب الوجود رہا پس نہ قادر ہی نہ مقدور
نہ عالم ہی نہ معلوم نہ خالق ہی نہ مخلوق اور یہ امر سراسر باطل خیر اعتبار سے عاطل ہی
فلہذا بالضرور خالق کل علت تام مستقل بالذات کامل الصفات واحد یکتا فرد
بے ہمتا ہی نہ اُسکا شریک ومشیر ہی نہ عدیل ونظیر ہی نہ کسی مین حلول کرتا ہی نہ کسی مین
نزول کرتا ہی نہ کسی سے اتحاد ہی نہ کسی سے وحدت ایجاد ہی اور ہرگاہ معلوم ہوا
کہ وہ واجب الوجود ہی یعنے کبھی معدوم نہ تھا نہ کبھی معدوم ہوگا تو ثابت ہوا
کہ وہ ازلی ہی جسکی ابتدا نہین اور باقی ہی جسکی انتہا نہین اور ہرگاہ یہ معلوم ہوا
کہ وہ موثر کامل علت کل ہی تو وہی صانع مصنوعات مبدع مبدعات مکون
کائنات خالق ارض وسموات آفریدگار موجودات ہی اور جو کہ اُسنے بعلم
وحکمت آفرینش کی ہی تو عالم معلومات ہی اور وہ آفرینش بحسب ارادہ ومشیت
ہی تو وہ قادر مقدورات ہی اور جناب رسالت مآب نے بدین وجہ لطیف
فرمایا کہ کنہ ذات اُسکی ہر فہم سے باریک تر اور تمامی ادراکات اور تعلقات
اور قیاسات سے لطیف تر ہی کیونکہ جملہ محسوسات اور معقولات سے ذات پاک

اُسکی برتر ہی اور نیز بدین وجہ اُسکو لطیف فرمایا کہ وہ خالق اشیاء لطیفہ ایسی چیز
ہی جو غیر مرئی اور غیر مشہود ہی مثل ارواح لطیفہ اور ذرات خفیفہ کے اور نیز بدین وجہ
لطیف فرمایا کہ وہ عالم اشیاء لطیفہ ہی مانند عناصر اربعہ و اجرام لطیفہ و ارواح
و اجسام لطیفہ کے اور نیز بدین وجہ لطیف فرمایا کہ لطف و انعام اُسکا یا اتمام اور
احسان و اکرام اُسکا عام ہی اور جبکہ وہ خالق ہر شئی ہی تو ضرور ہی کہ وہ عالم
و خبیر دانا و بصیر ہو کیونکہ اگر صاحب علم و خبیر نہو گا تو وہ ایجاد موجودات نظم
و نسق کائنات بحسب ارادہ و مشیت موافق حکمت و مصلحت کیونکر کریگا اور
ضرور ہی کہ وہ قادر و مختار بھی ہو کیونکہ اگر قادر نہو گا تو عاجز ہو گا اور یہ منافی
تقدس و کمال مخالف عز و جلال ہی اور اگر موجب ہو مانند آتش سوزان کے
جو اپنے اشتعال حرارت مین مجبور و ناچار ہی اور مانند آفتاب تابان کے جو
اپنی تجلی مین بے اختیار ہی تو لازم ہو گا کہ ہر شئی کبھی معدوم و زائل نہو کیونکہ
ہر شئی مین اُسکا اثر کامل ہی اور وجود متاثر و موثر باہم مرتبط و متصل ہی حالانکہ ہر شئے
کبھی موجود و مشہود ہی اور کبھی معدوم و مفقود ہی پس ثابت ہوا کہ واجب
الوجود صاحب ارادہ و اختیار مالک قدرت و اقتدار ہی۔

(۳) شعبۃ الایمان بی والاقرار بان اللہ تعالیٰ ارسلنی الی کافۃ
الناس بشیراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہ سراجاً منیراً۔

ہر گاہ جناب سید المرسلین اول اصول دین مبین افضل معارف شرع متین
یعنے معرفت توحید جناب رب العالمین بیان فرما چکے تو اب بعد اُسکے اصل
اصول ایمان اعتقاد واجب الاذعان تصدیق لازم الایقان کا بیان فرماتے
ہین کہ ایہا الموذیہم مجانب حضرت مفضل منعام واسطے ہدایت و ارشاد انام
رہنمائے خاص و عام کے رسول برحق و رہنمائے صادق ہون بندگان نیکو کار مستقیم

پرہیزگار مطیعان خوش کردار عابدان ابرار زاہدان تقوی شعار کو بشارتہاے
نامتناہی سے شاد ان وشادمان کرتے ہین اور بندگان بدکردار اور کفار اشرار
اور فساق وفجار کو عذابہاے الٰہی سے خائف وترسان کرتے ہین جانب توحید
حضرت احدیت کی دعوت اور طرف طاعات جناب صمدیت کے ہدایت کرتے
ہین ہم واسطے عالم وعالمیان کے چراغ ہدایت وارشاد ہین اور جہان وجہانیان کے
واسطے شمع صدق وسداد ہین۔

ارشاد فیہا السداد

واضح ہو کہ بنا بر مذاق اصحاب فہم وفراست وارباب حکمت وکیاست ضرورت
نبوت یہ ہی کہ از بسکہ انسان ضعیف البنیان عوائل ہواجس دنیاے فانی رزائل
وساوس شیطانی مکائد شہوات نفسانی مین اسیر وگرفتار ہی اور نشائے شراب
جہل ونادانی غفلت اشتغال لذات فانی مکارہ تعیشات زندگانی مین مدہوش
وسرشار بدین وجہ مصالح معاش وسعاد منافع صلاح وسداد مضار امور عباد
سے غافل اور فلاح ونجاح عقباوی حسن وقبح معاملات دنیاوی سے ذاہل
شرف طاعات وعبادات سے نادان وجاہل ہی ہمیشہ خواب غفلت اور
جہالت مین بیہوش زخارف دنیاے دنی سے ہمدوش معشوقان دنیوی سے
ہم آغوش اطاعت نفس امارہ سے حق فراموش امور باطل پر مائل اشتغال
لاطائل مین شاغل امور خیر مین کاہل اکتساب سعادات مین متساہل ہی پس
ضرور ہوا کہ ایک ہادی صراط مستقیم رہنماے دین قویم عالم معالم ربانی عارف
معارف یزدانی واقف اسرار دوجہانی کاشف رموز ایمانی مہبط وحی والہام
سبحانی واسطے ہدایت وارشاد امور معاش ومعاد تعلیم منافع ومضار عباد
تادیب امور صدق وسداد تنبیہ ارباب فتنہ وفساد کے مبعوث کیا جاوے

پس اگر عارف امور معاش و معاد نہوگا تو تمامی عباد کی رہنمائی نہ کرسکیگا اور اگر واقف امور
عقباوی نہوگا تو مہالک ضلالت و گمراہی اور مخاوف عقوبات الٰہی سے رہائی
نہ دیسکیگا اور اگر بوحی و الہام حضرت مالک العلام سرفراز اور عصمت و طہارت
معاصی و آثام سے ممتاز ہوگا تو اُسکی ہدایت و ارشاد کو دیگر عباد سے امتیاز ہوگا
کیونکہ ہر شخص کو اپنی عقل و فراست پر اعتماد و اطمینان اور اپنے علم و حکمت پر
غرور و طغیان ہے پس ضرور ہوا کہ کوئی شخص بجانب خالق انام قابل وحی و الہام
واسطے ہدایت انام کے امور پر تبلیغ احکام کیا جاوے جو لغزش و خطا سے مبرا اور
جہالت و نفسانیت سے معرا ہو اور چونکہ امور خیر کیواسطے ترغیب اور امور شر کے
واسطے ترہیب ضرور ہے لہذا واسطے فضائل کریمہ جمیلہ خصائل جلیلہ جزیلہ کی بشارت
لذائذ بہشت نعیم نوید خوشنودی پروردگار کریم دیوے اور واسطے خصائل
خسیسہ دنیہ رذائل خبیثہ ردیہ کی تخویف عذاب الیم ترہیب عقوبات نار جحیم
فرماوے اور ہرگاہ زبان مخبر صادق و بیان رسول برحق سے حالات نار جحیم
و نعمات دار نعیم مسموع ہونگے تو بسبب خوف عقاب قہاری اور خشیت عذاب
جباری کے ہر خلوت و جلوت میں امور قبیحہ سے پرہیز و افعال شنیعہ سے
گریز لازم امتثال احکام اقدس الٰہی انقیاد شریعت رسالت پناہی محتم ہوگا
اور اگر باوصف اسکے بھی بسبب شقاوت نفسانی یا غوایت شیطانی یا جہل
و نادانی یا طمع زخارف فانی کے ارتکاب امور قبیحہ افعال شنیعہ پر اصرار کریگا
تو حدود و تعزیرات شریعت اور قصاص و دیات و دیگر احکامات طریقت سے
جزا و سزا پاویگا پس نفس الامر میں دین مبین و شرع متین حضرت سید المرسلین کی
جامع مصالح دنیا و دین حاوی امور صدق و یقین افضل شرائع انبیاء و مرسلین ہے
اب رہا یہ امر کہ یہ ارشادات و ہدایات موجب فلاح و نجات موافق رضا کے

پیغ

خالق کائنات مطابق وحی والہامات ہین تو تصدیق اُسکی معجزات وکرامات نبویہ ہدایات وارشادات مصطفویہ سے واضح ہی کیونکہ ایسے مضامین عالیہ ہدایات صافیہ مواعظ شافیہ ارشاد فرمانا بجز تائیدات ربانی الہامات سبحانی متعسر ہی اور تمامی بنی آدم کو بجز برگزیدۂ خداوند عالم کے ایسے جواہر کلم جوامع حکم ظاہر کرنا متعذر ہی چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید احادیث حضرت ختم المرسلین ہدایات ائمۂ معصومین علیہم السلام سے جسقدر احکام شرعیہ معالم دینیہ معارف یقینیہ واسطے مصالح دنیویہ اور طریقۂ تہذیب اخلاق وعادات اصلاح حالات وصفات آداب حسن معاشرت ومعاملات وظائف ادعیہ ومناجات طرز اداے عبادات وطاعات انواع مواعظ وہدایات صنوف نصائح وارشادات مستفاد ہین اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ حضرات مؤید بتائیدات غیبیہ موفق بتوفیقات لاریبیہ مطرح انوار الہام مہبط وحی خالق الانام مقرب درگاہ ذوالجلال والاکرام بہترین کافۂ انام ہادیان تمامی خاص وعام ہین اور اسیواسطے جناب رسالت مآب نے بعد معرفت جناب احدیت کے معرفت نبوت اور بعد اُسکے معرفت اہل بیت عصمت وطہارت تلقین فرمائی۔

(۴) تو حب اھلبیتی الذین اذھب اللہ عنھم الرجس و طھّرھم تطھیرا۔

یعنے ای ابو ذر بعد اسکے محبت اہل بیت طاہرین اختیار کر اور ولایت وطاعت ائمۂ معصومین کا اقرار کر کیونکہ اُنکو خداوند بے نیاز نے تمامی ارجاس و ازلام سے طاہر معاصی وانجاس آثام سے مطہر انوار معارف غیبیہ واسرار رموز لاریبیہ سے منور فرمایا ہی اور اسیوجہ سے بموجب مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے واجب سمجھا گیا ہی کہ امام زمان جمیع فضائل وکمالات مین افضل تمامی بادات

چوتھی محبت اہل بیت معصومین

سکارم عادات مین اکمل ہون جمیع گناہان سے معصوم عارف جمیع حکم و علوم ہون شجاعت وسخاوت مین معروف عصمت وطہارت سے موصوف عبادت وقناعت سے مالوف ہون عدالت ومروت مین افضل زمان شریعت وطریقت مین اکمل دوران علوم حکمت مین افسر جہان وجہانیان ہون بخلاف اہل خلاف کے کہ افضلیت واعلمیت وعصمت کو شرط صحت خلافت نہین قرار دیا بلکہ جاہل ہو یا فاسق ہو یا فاجر ہو خلیفہ جہان مطاع واجب الانقیاد و الاتباع ہو سکتا ہے پس درمیان فریقین کے تطویل قال وسقال بیجا اور انجرار بحث وجدال ناروا ہے جبکہ انکا عقیدہ فاقد ہے ہمارا عقیدہ اور ہے اُنکے شرائط اور ہین ہمارے شرائط اور ہین اُنکے امام اور ہین ہمارے امام اور ہین تا اینکہ بعض علماے اہل سنت نے اسلام کو بھی شرط صحت خلافت نہین قرار دیا پھر اب محل نزاع وملال گنجایش بحث وجدال ضرورت قیل وقال باقی نہین رہی قال اللہ تعالےٰ انّ الابرار لفی نعیم وانّ الفجار لفی جحیم فکفی اللہ المؤمنین القتال والیہ المبدء والمآل ۔

(۵) واعلم یا اباذر انّ اللہ عزّ وجلّ اھلبیتی فی اُمّتی کسفینۃ نوحٍ من رکبھا نجا ومن رغب عنھا غرق وھوی ومثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ کان امنا ۔

یعنے جان تو اے اباذر کہ خداوند غفار نے میرے اہل بیت اطہار کو اس اُمت گنہگار مین مانند کشتی نوحؑ کے سفینۂ نجات وسخاح زورق فوز و فلاح گردانا ہے پس جو شخص راکب سفینۂ محبت اہل بیت طاہرین تابع اوامر واحکام ائمہ معصومین ہوگا وہی شخص ناجی ورستگار مستحق ثواب دار القرار مقرب درگاہ کردگار لائق خوشنودی پروردگار ہوگا اور جو شخص اُنکی اطاعت وانقیاد سے

عدول و انحراف اُنکی محبت و اعتقاد سے نکول و استنکاف کریگا وہ شخص غریق
بحرادبار حریق کرہ نار داخل دارالبوار مستاصل عقوبت قہار ہوگا اور ہمارے
اہل بیت جلیل مانند باب حطۃ بنی اسرائیل کے ہین کہ جو اُس دروازہ سے داخل ہوا
اُسکو عذاب اُخروی سے اطمینان حاصل ہوا اور جسنے مخالفت کی وہ جہنم مین واصل
عقوبت کونین کے قابل ہوا جو کہ حضرت رسول مختار نے اہل بیت اطہار کو نظیر باب
حطۃ بنی اسرائیل قرار دیا ہے پس توضیح اُنکی دوسری حدیث متفق علیہ بین الفریقین سے
ظاہر ہے یعنے انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا فمن اراد العلم فلیأت بابہ
پس جو شخص طالب علم و عرفان راغب دین و ایمان ہوگا وہ دروازہ شہرپناہ سے
داخل اور شہر علم تک واصل ہوگا اب رہا یہ اشتباہ کہ بموجب حدیث ستفترق
امتی علی ثلاثۃ و سبعین فرقۃ کلہا فی النار الا واحدۃ منجملہ تہتر فرقہ
اسلام کے کونسا فرقہ ناجی ہے اور کونسا فرقہ ناری ہے تو حدیث متفق علیہ بین الفریقین
مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا سے صاف ظاہر ہے کہ
راکبان سفینۂ محبت اہل بیت طاہرین ناجی ہین اور یہ وہی لوگ ہین جو اسمائے
متبرکۂ اہل بیت طاہرین کو حرز جان اور شب و روز ورد زبان کرتے ہین انھین کے
احادیث و روایات طریقہ عبادات و مناجات منقول کرتے ہین مسائل حلال
و حرام اور معاملات و معاہدات اور طہارات و نجاسات مین انھین کے
احکام کو اپنا مختار و معمول کرتے ہین انھین کو ذریعہ قبول دعوات و اذکار سمجھتے
ہین انھین کی شفاعت کے خواستگار انھین کے توسل سے امیدوار رحمت غفار
رہا کرتے ہین اور بموجب حدیث شریف نبوی علیؑ باب الحطۃ انھین کے
در پر جبہ سائی عجز و انکسار اور بموجب حدیث شریف حب علیؑ برأت من
النار انھین کے خمخانۂ محبت سے سرشار رہا کرتے ہین اللہم اجعلنا منہم و الی

بیان نعمت صحت وفرصت

محمدؐ وعلیؑ والهما الاطهار وارزقنا شفاعتهم فی دار القرار۔

(۶) یا اباذر احفظ ما اوصیک به تکن سعیدا فی الدنیا والاخرة
یا اباذر نعمتان مغبون فیهما کثیر من الناس الصحة والفراغ۔

یعنی ای اباذر ہم نصیحت حق طراز تیرے سامع نواز کرتے ہین اُسکو لوح خاطر پہ نقوش حاشیہ خیال پر محفوظ گوشہ دل مین مرکوز رکھ تا کہ سعادت دارین فلاح کونین تجھکو حاصل ہو ای ابوذر دو نعمت جسمانی عطیہ ربانی ایسی ہین کہ اُنمین انسان فریب کھا کر ندامت وپشیمانی اُٹھاتا ہی ایک صحت جسمانی کہ انسان اُسکی قدردانی نہین کرتا ہی حالانکہ جو کام صحت مین ہو سکتا ہی بیماری مین نہین ہو سکتا ہی دوسری نعمت وقت فرصت ہی لیکن انسان وقت فرصت کو غنیمت نہین جانتا ہے اور جب فوت ہو جاتا ہی تو پھر تحسر وتاسف اور تالم تلہف لاحق ہوتا ہی۔

تنبیہ بر غنیمت دانستن پنج چیز

(۷) یا اباذر اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل هرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک۔

ای ابوذر پانچ چیزون کو قبل پانچ چیزون کے غنیمت سمجھنا (۱) عنفوان جوانی وریعان شباب زندگانی کو قبل زمان پیری کے وناتوانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ اگر شباب زندگانی اور آوان نوجوانی مین طاعات ربانی عبادات یزدانی نہ کریگا تو پھر وقت حلول پیری وناتوانی ہنگام نزول اسقام جسمانی وآلام روحانی وانقراض ایام زندگانی کیا کر سکے گا (۲) صحت بدنی اور سلامت جسمانی کو قبل بیماری وناتوانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ جو افعال حمیدہ واعمال پسندیدہ زمان صحت وآوان عافیت مین کر سکتا ہی وہ ایام بیماری وعلالت مین نہین کر سکتا ہی بلکہ وہ زمان مجبوری وناچاری ہنگام نالہ وزاری وقت درد وبیقراری ہے

کہ تواوامر طاعات جناب باری تحصیل نکوکاری وخوش کرداری سے عاری ہوجاویگا (٣) اگر صاحب ثروت ہی تو اُس متاع وبضاعت کو قبل ورود فقروغربت کے غنیمت سمجھنا کیونکہ جسقدر مال ودولت صرف راہ جناب احدیت کریگا ایام فقرومصیبت مین نہ کرسکے گا پس اگر اُس مال کو ملاعب وملاہی ممنوعات ومناہی مین صرف کریگا تو آیام فقر مین مصارف امورخیر سے محروم ومایوس اور اُس صرف بیجا سے پرحسرت وافسوس رہیگا (٤) اوقات فرصت وایام فراغت کو قبل اشغال دنیاے فانی اور مشاغل جسمانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ بوقت فرصت عبادت جناب احدیت وطاعت حضرت صمدیت بخوبی کرسکتا ہی اور اگر اوقات فرصت منقضی اور حالات فراغت منتفی اور اشغال باطل مستولی ہوجاوینگے تو پھر بجز یاس وحسرت اور انفعال وندامت کے کچھ حاصل نہوگا۔

حدیث

منقول ہی کہ بعد موت کے چوبیس صندوق مقفل واستوار مقابل ساعات لیل ونہار مفتوح ہونگے کہ وہ سب خزینۂ اوقات عمر فانی گنجینۂ ایام زندگانے ہین چنانچہ بعض صنادیق لوامع نور وسواطع فرحت وسرور وخوشبوہاے موفور ونکہت ہاے نامحصور سے معمور ہونگے پس ملائکہ کرام بیان کرینگے کہ یہ وہ اوقات ہین کہ جسمین طاعات ربانی عبادات یزدانی حسنات ایمانی سعادات جاودانے کو حاصل کیا ہی اور بعض صنادیق سے ظلمتہاے تیرہ وتاریدبوہاے ناگوار عفونتہاے گندہ ومردار ظاہر وآشکار ہوگی یہ وہ ساعات ہین کہ جسمین افعال ردیہ اعمال دنیہ اشغال خسیسہ حرکات خبیثہ کارہاے ناصواب کا ارتکاب کیا ہی اور بعض صنادیق مانند دلہاے مایوس اور خاطرہاے

پر افسوس کے خالی ہونگے یہ وہ اوقات ہین کہ ارتکاب خیر و شر سے بیزار کارہا ہے
ثواب و عقاب سے معرا رہتا تھا یا اُسوقت خواب نوشین مین غافل یا مشاربہ
و ماکل یا دیگر مشاغل مباح مین شاغل تھا پس اُسوقت اپنے تضییع اوقات
زندگانی سے متاسف و متحسر اور نقصان سرمایۂ ایام عمر فانی سے متالم و
متاثر ہوگا (۵) ای ابوذر حیات کو قبل ممات کے غنیمت سمجھنا کیونکہ جو کچھ
اکتساب حسنات و خیرات تحصیل سعادات و برکات ایام حیات مین
کرسکتا ہی وہ بعد وفات و ممات نہین کرسکتا ہی چنانچہ بعد موت کے حس
و حرکت دشوار ہر عضو بیکار ہر عمل مین بے اختیار ہر فعل مین مجبور ہونا جاری ہی
نہ وجود اعضا و جوارح جسمانی ہی نہ بقاے آلات زندگانی ہی نہ اداے عبادات
ربانی کا کچھ اختیار نہ عمر گذشتہ کا کچھ چارۂ کار ہی جو زمانہ حیات ذریعہ تحصیل
سعادات وسیلۂ اکتساب نجات تھا اُسکو ملاعب و ملاہی محارم و مناہی مین
کھو چکا پس بجز حسرت و حرمان کے اب کیا ہوسکتا ہی۔

روایت

منقول ہی کہ ایک دن فرمانرواے کشور دنیا و دین حضرت امیرالمومنین ع
تشریف فرماے گورستان سلمین ہوے اور زبان ہدایت ترجمان سے ارشاد
فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ بجواب اُسکے آواز آئی عَلَیْکُمُ
السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ حضرت نے فرمایا ہم حالات دنیا کی تمکو خبر دین
یا تم ہمکو اپنے حالات سے خبر دوگے آواز آئی کہ آپ ہمکو خبر دیجیے حضرت نے
فرمایا ازواجکم قد تزوجوا واموالکم قد قسمها وراثکم وحشر
فی الیتامی اولادکم والمنازل اللتی شیدتموها وبنیتموها
سکنها اعداءکم فما اخبارکم یعنے تمھاری زنان با حسن و جمال ازواج

کلام امیر المومنین علیہ السلام با اہل قبور

پری تمثال زیب آغوش اجانب و اغیار ہمکنار رقیبان عیار ہین خزائن اموال و دولت دفائن متاع و ثروت بنصیب وارثان بو اہل قرابت دست بردار
باب عداوت و خصومت ہین اولاد و احفاد تمھاری بے سرپرست و یتیم اسیر مصیبت ہاے عظیم گرفتار کربت ہاے الیم ہین اور عمارات مشیدہ و رفیعہ مکانات بدیعہ و منیعہ تمھارے مسکن دشمنان خصام ماواے اعادی نافرجام مستقر غاصبان بدانجام ہین اب تم اپنا حال بیان کرو اموات نے جواب دیا کہ
قد تخرقت الاکفان وانتشرت الشعور وتقطعت الجلود وسالت الاحداق علے الخد ود وتنازلت المناخر والافواہ بالقیح والصدید وما قدمناہ وجدناہ وما نفقناہ ربحناہ وما خلفناہ خسرناہ ونحن مرتھنون بالاعمال نرجو من اللہ الغفران بالکرم والامتنان یعنے کفنہاے جسمانی ہمارے پارہ پارہ و چاک چاک
اور گیسوہاے عنبرین بو ہمارے پریشان ہوکر تودۂ خاک ہوگئے اندام نازنین اور اجسام نزاکت آگین ہمارے نیست و نابود اور پیکرہاے سیمین و لبہاے رنگین ہمارے معدوم و مفقود ہوگئے دیدہاے سرمہ آلود ہمارے آب چشم ردا اور رخسارہاے حسن اندود ہمارے خون و خونناب ہوکر بہ گئے جو کچھ ہمنے زاد راہ عقبیٰ بیشتر بھیجا تھا وہ ہمنے پایا اور جو کچھ صرف امور خیر کیا تھا اُسکا نفع پایا اور جو کچھ ہم چھوڑ آئے تھے اُس سے نقصان اُٹھایا اب ہم اپنے اعمال مین وابستہ و مرہون ہر طرح سے مایوس و محزون ہین خداوند غفار سے ہر وقت امیدوار ہین کہ اپنے لطائف لطف و احسان و مکارم کرم و امتنان سے ہمارے گناہون کو بخشدے۔

(۸) یا ابا ذر ایاک والتسویف بامالک فانک لیرمالک و ...

بعدہ فان یکن غد لك فکن فے الغد کما کنت فے الیوم وان لم یکن غد لك لم تندم علی ما فرطت فے الیوم۔

مذمت طول امل

ای ابوذر اسید دور و دراز آرزوہاے غفلت طراز سے پرہیز اور تاخیر و تطویل لاطائل تسویف و تاسیل بیحاصل سے گریز کر امروز کا فردا پر ٹالنا بیکار اور فردا کو پس فردا محول کرنا ناسزاوار ہی کیونکہ آجکے دن تو موجود و برقرار اور عمل نیک کرنے کا تجھکو اختیار ہی لیکن دوسرے دن کچھ معلوم نہین کہ تو موجود ہوگا یا معدوم اور اعمال نیک سے کامگار ہوگا یا محروم پس اگر تو دوسرے دن بھی زندہ و خوش حال رہا تو اعمال حسنہ روزگذشتہ سے مطمئن البال رہیگا اور مثل روزگذشتہ کے آج بھی امور خیر مین مصروف عبادت الٰہی سے مالوف محبت خدا مین مشغوف رہیگا اور اگر دوسرے دن نشانہ تیر قضا شکار شہباز فنا ہوگیا تو اعمال خیر ہونے سے نادم و پشیمان پر حسرت و ارمان گریان و نالان جاویگا یا ب تلافی امور مسدود چارہ کار مقصود مفقود ہوجاویگا۔

ہدایت

آفات طول امل

واضح ہو کہ اس طول امل سے چار قبائح عظیمہ فضائح ذمیمہ پیدا ہوتے ہین (۱) انسان غافل اور نفس جاہل کو خیال باطل ہوتا ہی کہ ابھی عمر ناپائدار ثابت و برقرار ہی عبادت کردگار مین تعجیل کرنا بیکار ہی تا اینکہ ایام جوانی ہوا و ہوس نفسانی لذائذ دنیاے فانی مین گذر جاتے ہین بعد اسکے ایام پیری مین یہ خیال ہوتا ہی کہ آج ضعف و اضمحلال ہی یا کچھ ملال و کلال ہی یا کسیطرح کا انتشار و اختلال ہی آپ دوسرے وقت تدارک مافات تلافی نقصانات کرینگے تا اینکہ وقتاً فوقتاً انحلال و اضمحلال اور آناً فاناً آثار فنا و زوال کو

ترقی ہوتی ہی اور آخر کار چراغ حیات تصادم صرصر حمات سے منطفی اور حباب آب روان عمر گرداب فنا اور طوفان قضا سے منتفی ہو جاتا ہی (۲) بسبب آرزوے طول حیات ناپایدار اور اعتبار بقاے عمر بے اعتبار کے توبہ و استغفار سے محروم و بر کنار رہتا ہی تا آنیکہ کشتی حیات دیفعتہً دفعتہً لطمۂ امواج قضا سے غرق گرداب فنا ہو جاتی ہی اور مہلت ساعت واحد واسطے توبہ و انابت کے نہین ہوتی ہی (۳) آرزوے دور و دراز سے طول حرص و آز ہوتی ہی چنانچہ اس خوف سے کہ عمر طویل ہی اور مال ناکافی و قلیل ہی نہ دولت موجودہ پر قناعت کرتا ہی نہ صرف راہ جناب احدیت کرتا ہی نہ کچھ سامان زاد آخرت کرتا ہی (۴) بسبب امل دور و دراز کے دل سے خوف عقبیٰ فراموش اور نفس سرکش بادۂ غفلت سے مدہوش اور خمخانۂ دماغ مین صہباے شقاوت کو جوش ہوتا ہی بس ہمیشہ خدا و ندعالم سے غافل اور امور عقبا مین متساہل اور اشتغال لاطائل مین شاغل رہا کرتا ہی بدین وجہ امید امور خیر بیحاصل اور حصول فوز و فلاح عقبا مشکل ہو جاتی ہی

(۵) یا اباذر کم مستقبل یوماً لا یستکملہ و منتظر غداً لا یبلغہ۔

ای ابوذر بہت لوگ وقت صبح امیدوار شام ہوتے ہین لیکن قبل شام کے محروم و ناکام رہجاتے ہین اور بہت لوگ انتظار صبح کرتے ہین لیکن قبل صبح کے بے نیل و مرام مرجاتے ہین بسبب انقطاع رشتۂ زندگانی کے امیدوار شام کو شام نصیب نہین ہوتی اور بسبب انقلاع بنیاد عمر فانی کے طلبگار صبح کو صبح دلارام نصیب نہین ہوتی ہے۔

بے اعتباری امید صبح و شام

(۶) یا اباذر لو نظرت الی الاجل و مسیرہ لابغضت الامل و غرورہ۔

بیان سرعت قضا

ای ابوذر اگر تو چشم عبرت بین اور دیدۂ خبرت آئین سے نظر کرکہ صرصر زندگانی اس دار فانی سے کس سرعت آنے کے ساتھ گذر جاتی ہی اور برق اجل انسانی کس عجلت ناگہانی کے ساتھ در آتی ہی تو امید دور و دراز سے تجھکو کراہت و نفرت

اور حرص و آز حسرت طراز اور مکر و فریب نفس عربدہ باز سے تجھکو عداوت ہو جاوے

(۱۱) یا اباذر کن کانک فی الدنیا غریب او کعابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور۔

ای ابوذر دنیائے ناپائدار میں اسطرح مقام و قرار کر کہ گویا ایک غریب الوطن تارک مسکن ہی یا کوئی مسافر کسی منزل پر غلس میں واسطے چند نفس کے فروکش ہے نہ وہان اُسکو قیام مستقل نہ وہ منزل اُسکا مقام و محل ہی بلکہ قبر پر وحشت تیرا مکان مستقل اور گور پر دہشت تیرا اصلی مقام و منزل ہی بس سزاوار ہی کہ تو اپنے تئین اصحاب قبور سے شمار کر کہ جنکا قبر مین پوست و استخوان اور دنیا مین انکا نام و نشان باقی نہین رہا۔

حکایت

ایک دن بہلول نیکوکار دیوانہ وار اسپ نے پر سوار جاتے تھے ہارون رشید نے التماس کیا کہ ای زاہد پرہیزگار کوئی نصیحت میرے گوش گذار کر بہلول نے کہا کہ ایھا الامیر ھذہ قصورکم وھذہ قبورکم یعنے ای امیر عالی وقار تمھین سکے یہ مکانات زرنگار عمارات طلاکار مین اور تمھین سکے یہ قبور پر غبار گورستان عبرت آثار مین کل تو مکانات رفیعہ مین قیام اور عمارات بدیعہ مین مقام تھا اور آج اُنکو قبر تنگ و تاریک مین آرام ہی نہ فرش و لحاف ہی نہ خلعت کمخواب و زری باف ہی نہ مال و جمال ہے نہ شوکت و اقبال ہی بلکہ فراش خاک و غبار مکان تیرہ و تار مقام کژدم و مار ہی عجیب حالت بیکسی و غربت مقام تنہائی و وحشت لائق تاسف و حسرت ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱۲) یا اباذر اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح۔

اے ابوذر اگر تجھکو صبح نصیب ہو تو شام کا انتظار اور شب کو اپنی عمر مین شمار نہ کرنا اور اگر شام نصیب ہو تو صبح کا انتظار اور بقاے زندگی کا اعتبار نہ کرنا ہزارون آدمی تمناے شام مین مرگئے اور انکو شام دیکھنا نصیب ہوا اور ہزارون آدمی تمناے صبح مین مرگئے اور انکو صبح کا دیکھنا نصیب ہوا پھر تجھکو صبح ہونے پر کیا اعتماد واطمینان اور شام دیکھنے کا کیا اذعان وایقان ہے۔

(۱۳) یا اباذر خذ صحتک قبل سقمک ومن حیاتک قبل موتک فانک لاتدری ما اسمک غداً۔

اے ابوذر تو قبل بیماری وعلالت کے اپنی تندرستی وصحت سے ایک حصہ صرف توشۂ عاقبت کر کیونکہ اگر علیل وبیمار شدائد مرض سے نحیف وزار درد والم سے دلفگار چنگال مرض مین گرفتار ہو جاویگا تو جینا ناگوار دنیا ومافیہا سے دل بیزار ہو جائیگا تحصیل سعادات واکتساب مثوبات وتوفر ادخار حسنات سے مجبور وناچار ہو جاویگا اور اپنی حیات سے قبل حلول ممات کے ایک حصہ صرف طاعات وعبادات بذل خیرات وحسنات کر کیونکہ بعد مرنے کے تو محروم ومایوس پر حسرت وافسوس ہو جاویگا آج تو زندون مین تیرا نام اہل دنیا کے ساتھ مقام ہے مگر معلوم نہین کل تیرا کیا نام ہوگا یعنے صاحبان حیات مین تیرا نام ہوگا یا اموات مین نام ہوگا سعداے اخیار کے ساتھ بہشت مین مقام ہوگا یا اشقیاے گناہگار کے ساتھ دوزخ مین قیام ہوگا پس جسقدر ہو سکے صحت جسمانی اور سرمایۂ زندگانی کو رضاے ربانی مین بذل وایثار اور متاع صحت وحیات کو راہ خدا مین تصدق ونثار کر۔

(۱۴) یا اباذر ایاک ان تدرکک الصرعۃ عند الغرۃ فلا تمکن من الرجعۃ ولا یحمدک من خلفت بما ترکت ولا یعذرک من تقدم علیہ بما اشتغلت بہ۔

اے ابو ذر پرہیز کر اس بات سے کہ تو بادۂ غفلت سے مدہوش اور عروس دنیا سے
ہم آغوش ہوا اور اسی حال مین دفعتہً صرصر ممات تیرے چراغ حیات کو خاموش
اور لطمۂ اجل تجھکو صریع و بیہوش کر دے پھر اگر تو چاہے کہ ایک دم کے واسطے
دنیا مین مراجعت ایک لحظہ کے واسطے پھر معاودت کرے تو ہرگز ممکن نہوگا علاوہ
یہ ہے کہ تیرے اعقاب و اخلاف تیرے متروکات کثیر پر تعریف و شکر گذاری یا تیرے
واسطے صرف امور دینداری یا اُسکے ذریعہ سے تقویٰ و پرہیزگاری نہ کرینگے ہر چند مال
کثیر یا دولت خطیر ہوتا ہم اُسکو حقیر و بے توقیر سمجھینگے ایصال حقوق مین حسد و عناد
تقسیم اموال مین فتنہ و فساد برپا کرینگے بلاعب و ملاہی مین اشتغال محرمات و
مناہی مین صرف اموال کرینگے پس تجھکو بجز ندامت و ملال یا خجالت و انفعال کے
کچھ حاصل نہوگا کیونکہ جہان تو جاتا ہے وہان ملائکہ رب العباد تیرا یہ عذر کہ بسبب
محبت اولاد رعایت احفاد کے مال و متاع چھوڑ آیا ہون منظور نہ کرینگے یا بخوف
شکایت اعقاب اپنا مال و اسباب بطور میراث دے آیا ہون معفو و معذور
نہ رکھینگے اسواسطے کہ تو نے قوائے جسمانی اور اوقات زندگانی اور مال دنیائے فانی
صرف طاعات ربانی بذل عبادات یزدانی نہین کیا پس کیونکر تیری معذرت لائق
پذیرائی تیری شکایت لائق شنوائی ہو سکتی ہے۔

(۱۵) یا اباذر ما رأیت کالنار نام ھاربھا ولا مثل الجنۃ نام
طالبھا۔

اے ابو ذر ہمنے مثل نار جہنم کے کوئی چیز نہین دیکھی کہ جس سے ترسان ہوا اور پھر خواب
غفلت مین آرام کرے اور مثل بہشت کے کوئی چیز نہین دیکھی کہ جسکا طالب و
خواہان ہوا اور پھر خواب غفلت مین سویا کرے کیونکہ لازم خوف یہ ہے کہ ہر امر
مخوف سے گریز اسباب خوف سے پرہیز کرے نہ یہ کہ خواب غفلت مین سویا

کرے اور لازمۂ طلبگاری یہ ہی کہ امر مرغوب کی جستجو حصول مطلوب ہر ہونگا ہو
کرے نہ یہ کہ خواب غفلت مین سویا کرے۔

(۱۶) یا اباذر کن علے عمرک اشح منک علے درہمک و دینارک۔
ای ابوذر مال و دولت سے زیادہ اپنے سرمایۂ زندگانی پر بخل وصنت اور متاع
عمر فانی پر امساک و خست کر کیونکہ مال و دولت کا پھر حاصل کرنا غیر دشوار ہے
مگر نقد عمر کا پھر دستیاب ہونا ناسزاوار ہی۔

(۱۷) یا اباذر ہل ینتظر احدکم الا غنے مطغیا او فقرا منسیا او
مرضا مفسدا او ہرما مفنیا او موتا مجہزا او الدجال فانہ شر غائب
ینتظر الساعتہ والساعۃ ادہی وامر۔
ای ابوذر ہر شخص کو ظہور چند آفات محذور و بلیات پر شرور کا اندیشہ و انتظار ہو فور
پر ضرور ہی (۱) اُس غنا و ثروت سے خوف کرنا جو باعث شقاوت و قساوت
موجب طغیان شرارت ہو یاد خداوندی سے غافل لذات فانی پر مائل رکھے
شہوات نفسانی پر راغب زخارف دنیا وی کا طالب کرے حق تعالی فرماتا ہی
ان الانسان لیطغے ان راہ استغنے یعنے اگر مال و دولت کا وفور ہو جاتا
ہے تو انسان فرط تمرد و طغیان سے مغرور کفران نعمت و احسان سے معمور
شراب ضلالت و غفلت سے مخمور ہو جاتا ہی (۲) ایسی فقر و پریشانی اور ناداری
و بے سامانی سے حذر کرنا جو یاد الہی سے غافل طاعات الہی سے متنفر و متساہل
کر دے (۳) ایسی بیماری سے ڈرنا جو طاعات الہی مین فساد یا عقل و ہوش مین
کساد یا اعضاے جسمانی کو برباد کر دے نہ توبہ و انابت ہو سکے نہ خدا کی عبادت
و اطاعت ہو سکے صحت و عافیت سے محروم و مایوس ہو کر عافیت سے پر افسوس
ہو جاوے (۴) ایسی پیرانہ سالی و خستہ حالی سے حذر کرنا کہ جس سے لب گور ہو

عمر زیادہ عزیز ہو

منتظر آفات ہر شخص رہتا ہی

انسان کو پانچ چیزون سے ڈرنا چاہیے (۱) غنا موجب غفلت ہو (۲) فقر و فاقہ مانع عبادت ہو (۳) بیماری مفسد عقل ہو (۴) پیری [illegible]

اداے عبادات وحسنات سے مجبور ہو امور دنیا سے معذور لوگون کو اُس سے نفور ہو

(ھ) ظہور دجال نابکار سے حذر کرتا کہ وہ سرگروہ اشقیاے اشرار ایک فتنۂ روزگار ملعون بارگاہ کردگار مردود درگاہ حضرت قہار ہے ہمیشہ منتظر زمان ظہور امیدوار ساعت شور نشور خواستگار ہنگامۂ فتنہ وشرور رہا کرتا ہے حالانکہ قیام قیامت سخت ترین مصیبت تلخ ترین کربت وزحمت ہے۔

روایت

ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ ایک دن خطیب منبر سلونی عالم علوم لدنی یعنے حضرت امیر علیہ السلام نے بعد خطبہ کے ارشاد فرمایا سلونی قبل ان تفقدونی یعنے پوچھ لو ہمسے جو کچھ چاہو کہ پھر مثل ہمارے نہ پاؤگے اُسوقت صعصعہ بن صوحان نے عرض کیا کہ خروج دجال بدمآل کب ہوگا حضرت نے فرمایا اُسکے زمان خروج کے علامات وآثار علے التواتر والتوالی آشکار ہونگے چنانچہ منجملہ علامات کے یہ ہے کہ لوگ نماز پنجگانہ مین غفلت کرینگے امانت مین خیانت کرینگے کذب مقال کو پاک وحلال جانینگے سودخوری ورشوت ستانی کو زیبا سمجھین گے عمارات رفیعہ مکانات بدیعہ بنا وینگے متاع دین کو زخارف دنیا کے ساتھ فروخت کرینگے سفیہان بے شعور کو کام سپرد کرینگے مشورۂ عورات ورائے مستورات پر عمل کرینگے صلۂ ارحام کو قطع کرینگے تحصیل شہوات نفسانی مین منہمک ومشغوف مشتہیات شیطانی سے مالوف ہونگے قتل بگناہ وخون ناحق کو آسان سمجھین گے حلم وبردباری کو ذلیل وحقیر ظلم وستمگاری کو باعث فخر وتوقیر سمجھین گے اُمرا فساق وفجار حکام وعمال بدکردار وزرا ستمگار وجفاکار ہونگے رؤسا خائن وغدار قاریان قرآن بدکار وبدشعار ہونگے شیوع شہادت باطل کو وفور رواج گواہی ناحق کو ظہور ہوگا زناکاری کو اعلان کذب وزور بے پایان تہمت وبہتان کو طغیان

ہوگا مصحف مجید قرآن حمید کو مثل زیور کے آراستہ مساجد کو نقش ونگار زرین سے پیراستہ
کرینگے منارہاے مسجد کو بلند و استوار کرینگے بدکاران روزگار کو گرامی و بزرگوار
صاحب عز و وقار سمجھینگے جابجا محافل ومجالس مین مجمع واتفاق کرینگے لیکن عقول
وارامین اختلاف ونفاق کرینگے عہد و پیمان بستہ پیمانہاے بستہ کو شکستہ کرینگے
تجارت ومنفعت مین عورات کی مشارکت کرینگے فساق وفجار صداہاے باطل
بلند کرینگے۔ اور لوگ اسکو مقبول وپسند کرینگے صداے اکابر نیکوکار کو پست اور
اُنکے عز و وقار کو شکست کرینگے بسبب خوف فساق بے ایمان کے تقیہ وکتمان کرینگے۔
صاحبان کذب کی تصدیق ارباب خیانت کی توثیق کرینگے کنیزان نغمہ پرداز و
رقاصان عربدہ باز کو اپنا دمساز دلنواز بناوینگے اخلاف ارزال واجلاف کی
تحسین کرینگے اسلاف حمیدہ اوصاف کی نفرین کرینگے عورات پردہ دار اسپان
تیزرفتار پر بے حجاب سوار ہونگی مستورات بدشعار وضع ولباس مردانہ دار اختیار
کرینگی اور مردان نابکار لباس زنانہ اختیار کرینگے گواہان باطل کوش شہادت
باطلہ اور اپنی غرض ومنفعت کے واسطے حلفہاے کاذبہ ادا کرینگے علوم دینیہ سے
کراہت ونفور علوم دنیویہ سے انہماک وغرور کرینگے زخارف دنیا امور قبیح کو امور
عقبےٰ پر ترجیح دینگے مانند گرگان بد اوصاف کے پوست گندیدہ میش کو اپنا غلاف
کرینگے اور دل اُنکے بوے مردار سے متعفن تر اور صبر وحنظل سے تلخ تر ہونگے بس
وقت قیام قیامت قریب تر اور ان نشور محشر بہت نزدیک تر ہوگا۔ اصبغ بن
بنانہ نے عرض کیا کہ دجال کون ہے حضرت نے فرمایا کہ نام اُسکا صاید بن صید ہے
اشقیا اُسکی تصدیق کرینگے سعدا اُسکی تکفیر وتفسیق کرینگے شہر اصبہان مقام مشہور
یہودیہ سے اُسکا خروج ہوگا چشم راست اُسکی کور چشم چپ اُسکی پیشانی پر مانند
ستارہ کے پُر نور ہوگی درمیان چشم اُسکے ایک پارۂ خون نمایان اور درمیان

دونون چشم کے سخط بمعانی هذا کافر آشکار وعیان ہوگا روے دریا پر مثل زمین کے شتابان اور ایک کوہ دخان اُسکے سامنے اور ایک کوہ دخان پس پشت اُسکے روان ہوگا جس سے لوگون کو خزانہ دولت اور ذخیرۂ معیشت کا گمان ہوگا اور اُس سال خروج لئیم ہوگا جس سال قحط عظیم ہوگا اشتر سفید رنگ پر سوار ہوکر ہر قدم ایک میل طی کریگا اور زیر قدم اُسکے زمین کشیدہ یعنے بطور طی الارض پیچیدہ ہوگی اور جس پانی پر گذر کریگا خشک ہوجاویگا اور آواز بلند ندا کریگا کہ ای دوستان باوفا ہمارے پاس حاضر ہو کہ ہم خداوندگار خالق آفریدگار تمھارے ہین ہمنے تمکو پیدا کیا اعضا وجوارح کو ہویدا کیا ہے رزق انسانی کو مقرر امور خلائق کو مقدم کیا ہی حالانکہ وہ دشمن پروردگار کا فر نابکار کذاب وغدار بددین ومکار ہی کیونکہ ایک آنکھ ہی جس سے وہ دیکھتا ہی جسم رکھتا ہی اور منھ سے غذا کھاتا ہی پانون رکھتا ہے اور انھین سے چلتا ہی لیکن پروردگار حقیقی آفریدگار تحقیقی ایسے خصائص ردیہ خصائص دنیہ سے منزہ ومبرا ہی نقائص جسم وعوارض جسمانیہ سے معلا ومعرا ہی مگر اُس کافر نافرجام کا کلام کفر التیام سب خاص وعام سماعت کرینگے اور اولاد حرام وصاحبان کلاہ سبز فام اُسکی اطاعت ومتابعت کرینگے پس بحکم حضرت آفریدگار ایک مقرب درگاہ کردگار رہنمای روزگار ظاہر وآشکار ہوگا اور وہ اُسکو شمشیر آبدار سے واصل دار البوار کریگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جسکے حکم کی حضرت عیسیٰؑ اقتدا اور اُنکے پیچھے نماز جماعت ادا کرینگے بعد اُسکے ابتلاے عظیم وامتحان شدید آشکار ہوگا یعنے بحکم حق تعالے کوہ صفا سے دابۃ الارض آشکار ہوگا جسکے پاس انگشتری سلیمانؑ اور عصاے موسیٰؑ ہوگا اُس انگشتری سے ہر ایک مؤمن کی پیشانی پر نقش کریگا کہ هذا مؤمن حقًا اور کافر کی پیشانی پر نقش کریگا کہ هذا کافر حقًا پس

مؤمن دیکھکر کافر سے کہے گا کہ وائے تیرے حال پر ای کافر تابکار اور کافر کہیگا خوشا حال تیرا ای مومن دیندار کاش ہم بھی تیرے مثل ہوتے کہ سعادت عظیم سے ممتاز بشارت جنت نعیم سے سرفراز ہوئے پس بحکم خداوند کریم دابہ اپنا سر عظیم بلند کریگا کہ سب لوگ دیکھین گے اوران وقائع عجیبہ سوانح غریبہ کواسوقت شیوع ہوگا کہ جب آفتاب عالمتاب مغرب سے طلوع کریگا اور اُس ہنگام مین توبہ وانابت مقبول بارگاہ صمدیت اور کوئی عمل منظور درگاہ احدیت نہوگا دروازۂ قبول توبہ و استغفار مسدود ایمان لانا بے سود ہوگا۔ بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ زیادہ اس سے حال نہ پوچھو کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا ہی کہ سوائے اہل بیت کے کسی سے حال ظاہر نہ کرنا نزال کہتا ہے کہ مین نے صعصعہ سے پوچھا کہ کسکے پیچھے حضرت عیسٰی علیہ السلام نماز پڑھین گے صعصعہ نے کہا کہ وہ فرزند ہین حضرت امام حسین علیہ السلام کے اور امام دوازدہم ہین ائمہ کرام سے اور وہ آفتاب عالمتاب ہین جو مغرب سے طلوع اور درمیان رکن و مقام ابراہیم کے مانند صبح صادق کے سطوع کرینگے اور روے زمین سے ظلمت کفر وضلالت کو دور اور لوامع ہدایت سے پرنور اور عدل و انصاف سے عالم کو معمور فرماوینگے

(۱۸) یا اباذر ان شر الناس منزلة عند الله یوم القیامة عالم لا ینتفع بعلمه ومن طلب علما لیصرف به وجوه الناس الیه لم یجد ریح الجنة

(۱۹) یا اباذر من ابتغی العلم لیخدع به الناس لم یجد ریح الجنة

(۲۰) یا اباذر اذا سئلت عن علم لا تعلمه فقل لا علم لی تنج من تبعته ولا تفت الناس بما لا علم لك به تنج من عذاب الله یوم القیمة

(۲۱) یا اباذر یطلع قوم من اهل الجنة علی قوم من اهل النار فیقولون ما ادخلکم النار وقد دخل الجنة قوم بفضل تادیبکم

وتعلیمکم فیقولون اناکنا نامر بالخیر ولا نفعله -

یعنے ای ابوذر پروردگار عالم کے نزدیک بدترین بنی آدم زبون ترین اہل عالم روز قیامت وہ شخص ہوگا کہ صاحب علم و بصیرت ہو لیکن علم سے اُسکو کچھ منفعت نہو نہ دوسرے کو منتفع کرے نہ اپنے تئین شائع کرے آی ابوذر جو شخص تحصیل علوم اسواسطے کرے کہ اُسکی طرف رجوع انام از دہام خاص و عام ہو تو شمیم بہشت اُسکے مشام تک واصل نہوگی - اور جو شخص کہ تحصیل علم اسواسطے کرے کہ اشخاص کثیر کو اپنے دام تزویر مین گرفتار و اسیر کرے تو اُسکو نعمت استشمام جنت حاصل نہوگی - ای ابوذر اگر تجھسے کسی امر کا سوال یا کسی علم مین قیل و قال کرین جس سے تو جاہل یا اُس سے واقفیت نہ حاصل ہو تو اُسکی لاعلمی کا اقرار اور اُسکی ناواقفیت کا اظہار کرنا تاکہ مہلکہ عقوبات سے تجھکو خلاصی و نجات ہو اور مسائل شریعت رسالت پناہی اوامر و نواہی اقدس الٰہی مین بدون علم و آگاہی فتوے نہ دینا تاکہ عقوبات الیمہ سے خلاص مثوبات عظیمہ سے اختصاص ہو آی ابوذر بعض اہل بہشت اہل جہنم سے استفسار کرینگے کہ کیا سبب ہی کہ بہت لوگ بسبب تمہاری تعلیم معالم دینی فیضان معارف یقینی کے اعاظم نعمات سے سرفراز اکارم سعادات سے ممتاز ہوگئے مگر معلوم نہین کہ تم کس سبب سے داخل عذاب نار و اصل دار البوار ہوے وہ جواب دینگے کہ ہم غیرون کو اعمال حسنہ کی نصیحت افعال صالحہ کی ہدایت کرتے تھے لیکن خود ادائے طاعات سے اعراض امور خیر سے اغماض کرتے تھے)

روایت

حضرت امام رضا اپنے جد امجد حضرت سید الانبیا سے علیہما التحیۃ و الثنا روایت فرماتے ہین کہ طلب کرنا علم دین کا ہر مسلمان پر واجب و لازم ہی لیکن طلب کرنا علم کا محل علم سے و اقتباس علم کرنا اہل علم سے مستحسن ہی کیونکہ صرف رضاے خداوند

جلیل کے واسطے تعلیم علم دین حسنۂ جمیل اور تحصیل علم دین عبادت جلیل اور مذاکرۂ علم دین
باعث اجر جزیل ہی اور شغل علم دین رکھنا مثل ثواب تسبیح و تہلیل اور یاد دلانا اسکا مثل
ثواب صدقۂ جمیل اور مستحقان علم کو تعلیم کرنا موجب تقرب کردگار جلیل ہی بسبب علم دین کے
اوامر و نواہی شریعت پناہی سے واقفیت ثواب و عقاب حضرت اقدس الہی کی
معرفت حاصل ہوتی ہی علم دین مشعل راہ ہدایت و رہبر راہ جنت ہی علم دین انیس
وحشت و جلیس صحبت ہی علم دین ہمراز خلوت و جلوت اور دمساز محبت و الفت ہے
علم دین راہنمائے گنجینۂ سرور و بہجت خزینۂ راحت و فرحت ہی مقابل اعادی
خصام حربۂ انتقام اور مقابل احباب کرام طغرائے محبت و التیام ہی۔ حضرت
کردگار بروز قیامت اُس جماعت باوقار کا درجۂ اقتدار بلند کریگا جو پیشوائے
مومنین مقتدائے اہل یقین رہنمائے دین مبین ہادیان شرع متین ہونگے ملائکہ
مقربین اور قدوسیان و کروبین اُس سے اختلاط اور مجالست و ارتباط کرینگے
اپنے پر و بال برکت اشتمال سے اسکے بدن کو مس کرکے فیوض قدس سے مالامال کرینگے
درود و سلام حضرت ملک العلام سے اسکو شادکام کرینگے ہر رطب و یابس سطح غبرا
اور ماہیان دریا و وحشیان صحرا و مرغان ہوا اُسکے واسطے استغفار و دعا کرینگے
وقت نماز کے برکت خدا نازل اور وقت دعا رحمت خدا واصل ہوتی ہی۔ علم دین
باعث زندگانی مورث حیات جاودانی نور دیدۂ دلہائے ظلمانی چراغ شبستان
ایمانی باعث قوتہائے روحانی ہی انسان کو منازل برگزیدگان خاص درجات
عالیہ اولیائے با اختصاص تک کامیاب ہی اور محفل نیکوکاران با اخلاص تک باریاب
کرتا ہی ذکر و فکر علوم دین ثواب صیام ایام کے برابر اور مدارسہ و مباحثہ علم دین
ثواب قیام لیل کے ہمسر ہی حصول علم سے طاعات یزدانی عبادات ربانی تک عبور
اور علم حلال و حرام اور صلۂ ارحام تک عبور ہو سکتا ہی علم پیشوائے عمل ہی اور عمل تابع

علم ہی علم دین سعداے نیک انجام کو الہام ہوتا ہی اور شقی بد انجام اُس سے محروم و ناکام ہوتا ہی پس خوشا حال اس شخص کا جسنے خط اجزل اور قسط الملک اُسکا حاصل کیا ہو کیونکہ عالم با ایمان درمیان جاہلان نادان کے اسطرح سے ہین کہ جیسے زندگان درمیان مردگان کے ہین۔

روایت

خشیہ علم دین سے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اے طالبان علوم دینیہ و مشتاقان معارف یقینیہ فضائل علم دین بہت اکثر اور خصائص علم دین بیحد افزون ہین چنانچہ علامت علم دین تواضع و خاکساری اور خشیہ علم دین حسد سے بیزاری ہے کوشش علم دین فہم معانی اور زبان علم دین راست بیانی ہی حافظہ علم دین تفحص حقائق اور تفتیش دقائق ہی دل علم دین حسن نیت و پاکیزگی طبیعت اور فراست علم دین حقائق اشیا کی معرفت اور دست علم دین بذل مرحمت و مکرمت ہی پاے علم دین زیارت علماے کرام اور ہمت علم دین عدم ایلام خاص و عام ہی حکمت علم دین اکتساب ورع و پرہیزگاری و تقرب پروردگاری ہی مستقر و ماواے علم دین فلاح و سعادات اُخروی اور نجاح و نجات عقباوی ہی قائد علم دین قبائح سے محفوظ اور محاسن اعمال سے محظوظ رہنا مرکب علم دین عہود خدا کا وفا اور معاہدات بندگان خدا کا ایفا کرنا حربہ علم دین نرمی گفتار اور شمشیر علم استرضاے اہل روزگار ہی کمال علم دین مدارات دشمنان اور لشکر علم دین صحبت عالمان ہی دولت علم دین اداب جمیلہ اور خزینہ علم دین اجتناب اخلاق رزیلہ ہی توشہ علم دین خلائق پر نیکی و احسان اور اسایش علم دین خلائق کا صلح و امان سے اطمینان کرنا ہی رہنماے علم دین ہدایت و ارشاد اور رفیق علم دین صحبت اہل صدق و سداد ہی۔

(۲۳) یا ابا ذر ان حقوق اللہ جل ثناؤہ اعظم من ان یقوم

بها العباد وان تعدوا الله اكثر من ان تحصيها العباد ولكن امسوا
تائبين واصبحوا تائبين۔

بیان نعمتہاے الٰہی

حاصل کلام حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام یہ ہے کہ ای ابوذر حقوق حضرت
خالق دیان تمامی عالمیان پر اسقدر بے پایان ہین کہ بجا آوری عبادات اور ادای
طاعات محال ودشوار اور احصاے نعمتہاے حضرت ایزد منان اور استقصاے
تفضلات واحسان اسکا ناسزاوار ہے پس لازم ہے کہ جب صبح ہو تو درگاہ جناب
احدیت مین قصور عبادت سے عجز و معذرت اور عدم اداے شکر نعمتہاے جناب
صمدیت سے توبہ وانابت کرو اور جب شام ہو تو درگاہ ربانی مین عجز و ناتوانی کا
اقرار اور بسبب تقصیرات و معاصی کے ندامت و پشیمانی کا اظہار کرو واضح ہو
کہ اس وصیت مین جناب رسالت نے تین امور جلیلہ خصائل جمیلہ کی ہدایت فرمائی
ہے اوّل یہ کہ عبادت جناب ایزد غفور مین خود بینی و غرور نہ کرنا چاہیے دوسرے
یہ کہ شکر نعمتہاے جناب احدیت بحسب طاقت و استطاعت بجالانا چاہیے
تیسرے یہ کہ ہرگاہ انسان ضعیف البنیان اداے طاعت و عبادت و شکریہ
نعمت سے عاجز ہے تو اسکو توبہ وانابت کرنا چاہیے۔

روایت

حال عبادت ابلیس

چنانچہ رہنماے ہر برنا و پیر حضرت امیر کل امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ عبرت گیرو
ونصیحت پذیر ہو جاؤ حال بد مآل ابلیس بدخصال سے کہ اُسنے چھ ہزار سال عبادت
خداوند ذو الجلال کی تھی لیکن بسبب کبر و غرور ساعت واحد کے خداوند جلیل نے
اُسکے اعمال طول و طویل کو باطل حبط و جہد جزیل کو مستاصل کر دیا۔

حکایت

لکھا ہے کہ ایک زاہد نے ستر برس طاعت کردگار عبادت پروردگار بقیام لیل

وصیام نہار کی تھی لیکن اُسکو اپنی طاعت و انقیاد پر حسن ظن و اعتماد تھا ایک دن صحرائے
بے آب و گیاہ مین اُسکا گذار اور شدت تمازت و تشنگی سے اُسکو اضطرار ہوا اُسوقت
بحکم حضرت ایزد ذوالجلال ایک فرشتہ با حسن و جمال مع قدح آب زلال نمودار
ہوا زاہد نے کہا کہ تجھ سے ایک جرعہ آب زلال کا سوال ہے فرشتے نے کہا کہ بلاقیمت
ملنا محال ہے القصہ زاہد نے بعد انجرار قال و مقال اور طول بحث و جدال ثواب
عبادت ہفتاد سال اُسکو عطا کیا اور ایک جرعۂ آب اُس سے لیکر نوش کر لیا
اُس فرشتے نے کہا کہ جو عبادت کہ قیمت جرعۂ آب ہے اُسپر ناز و غرور کرنا
ناصواب ہے۔

حکایت زاہد

خصلت دوم

واضح ہو کہ شکر نعمتہائے حضرت مفضل منعام تمامی انام پر واجب و لازم اور
کفران نعمت حضرت ذوالجلال والاکرام سے احتراز کرنا فرض و متحتم ہے کیونکہ
عطایا و احسانات جناب احدیت اور نعمتہائے جناب صمدیت بلانہایت ہین
جنکا حصر و احصا تحدید و استقصا ناممکن ہے چنانچہ اگر چشم عبرت و دیدۂ بصیرت سے
لحاظ کرو تو ہر لقمہ مین نعمتہائے گوناگون حکمتہائے بوقلمون مملو و مشحون ہین پہلے
اُسکے تناول مین دست و دہان دندان و زبان و دیگر آلات جسمانی درکار ہوتے ہین اور
پھر قوتہائے ہاضمہ و ماسکہ و جاذبہ و دافعہ تغذیہ بدن اور تحلیل ما یتحلل اور تقسیم اخلاط
مین معین و مددگار ہوتے ہین اعماق بدن مین نفوذ غذا کا ہونا ہر رگ و پے
مین سرایت کرنا اخلاط جسمانی کا پیدا ہونا قواے حیوانی و روحانی کا ہویدا
ہونا دلیل قدرت کردگار و برہان حکمت آفریدگار ہے علاوہ اسکے بدو فطرت
انسانی و ابتداے خلقت جسمانی سے صنوف نعمتہاے جسمانی انواع تغیرات
حالات انسانی و قیام و قوام زندگانی و کیفیات زمانی و مکانی و امداد دیگر

بیان نعمتہاے الٰہی جسمانی

حیدر

موجودات ارضی و اجرام آسمانی میں الوف حکمتہائے ربانی صنوف نعمتہائے یزدانی آشکار ہیں کہ جسکے شکریہ سے انسان بطالت شعار مجبور و ناچار ہے پس ایسے منعم حقیقی محسن تحقیقی کا شکریہ نعمت لازم ہے جسنے بلا خدمت سابقہ یا استحقاق لاحقہ نعمتہائے گوناگون سے ممتاز احسانہائے از حد افزون سے سرفراز فرمایا لیکن جسقدر شکر گذاری وجبہہ سائی و فرمانبرداری ادا کرے اُسپر اعتماد نہ کرنا چاہیے کہ وہ شکر گذاری لائق درگاہ حضرت باری سزاوار بارگاہ کردگاری ہے۔

روایت

منقول ہے کہ حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام یہ مناجات فرماتے تھے الٰھی وعزتک وجلالک وعظمتک لوانی منذ بدعت فطرتی من اول الدھر عبدتک دوام خلود ربوبیتک بکل شعرۃ فی کل طرفۃ علی سرمد الابد بحمد الخلائق وشکرھم اجمعین لکنت مقصرا فی بلوغ اداء شکر خفی نعمۃ من نعمتک علی ولوانی کربت معادن حدید الدنیا بانسانی وضربت ارضیھا باشفار عینی وبکیت من خشیتک مثل بحور السمٰوات والارضین دما صدیدا لکان ذلک قلیلا فی کثیر ما یجب فی حقک علی ولوانک الٰھی عذبتنی بعد ذلک بعذاب الخلائق اجمعین وعظمت للنار خلقی وجسمی وملات جھنم واطباقھا منی حتی لا یکون معذب غیری ولا یکون لجھنم حطب سوای لکان ذلک علی قلیلا مما استوجب من عقوبتک حاصل مضمون دلگداز مناجات عبرت طراز یہ ہے کہ ای پروردگار میرے قسم ہے تیرے عظمت وجلال اور عزت وکمال لازوال کی کہ اگر زمانہ ابداع آفرینش اور ابتدائے زمان

ترجمہ مناجات حضرت امام زین العابدینؑ

حیدر

پیدایش سے تا دوام ربوبیت اور بقاے سرمدیت تیری عبادت و بندگی اور طاعت و سرافگندگی بجالاؤن اسطرح سے کہ ہر چشم زدن مین ہر موے بدن سے برابر حمد و شکر تمام عالم کے ابدالآباد تیری عبادت کرون تاہم تیری ادناترین نعمت کی شکرگذاری سے تقصیروار اور اداے خفیف ترین عبادت سے عاجز و شرمسار رہونگا اور اگر تمامی معادن آہنہاے زمین کو تیشۂ دندان سے کندہ و فگار کرون اور تمامی روے زمین کو نیشہاے مژگان چشم سے شیار کرون اور بسبب خوف عظمت کردگار کے دیدہاے گریان کو اشکبار اور سرشکہاے خون و خونناب سے تمام عالم کو مانند دریاہاے زمین و آسمان کے لبریز و سرشار کرون تاہم ادناترین حقوق الہی خفیف ترین طاعات نامتناہی کے ادا کرنے مین جیسا کہ سزاوار ہے قاصر و خطاوار ہونگا اور اگر تو اے خداوند بندہ نواز پروردگار کارساز باوصف اس شکر و بندگی اور عبادت و سرافگندگی کے مجھپر عقاب بیحساب کرے اور مثل عذاب تمام خلائق کے مجھپر عذاب کرے اور میرے جسم کو اسقدر عظیم کردے کہ سب طبقات جہنم میرے جسم سے مملو ہوجاوین تا آنکہ کوئی شخص بجز میرے کوئی معذب نار اور سواے میرے جسم کے کوئی ہیزم سوختنی موجود نہ رہے تاہم یہ ادنا عقوبت ہوگی جسکا مین سزاوار ہون انتہے اور ہرگاہ حضرات ائمۂ اطہار ہادیان ابرار و اخیار درگاہ کردگار مین اسقدر عجز و انکسار اداے شکر و عبادت مین قصور و خطاکار قرار فرماتے تھے تو دیگر بندگان گنہگار سرافگندگان خطادار کو اپنی عبادت گذاری و شکریہ جناب باری کا لاف و گزاف کرنا کیونکر سزاوار ہے اور یہی سبب ہے کہ خاصان جناب احدیت مقربان درگاہ صمدیت بسبب معرفت حقوق الہی و نعمات نامتناہی و عظمت و جلال کبریائی کے ہر عبادت کو قلیل و حقیر ہر طاعت کو ذلیل و بے توقیر سمجھتے تھے

ہر لحظہ اپنے تئین گناہگار خداوند کردگار اور ہر عبادت مین تقصیر وار تصور کرتے تھے
اور اسی سبب سے حدیث مین وارد ہی کہ حسنات الابرار سئیات
المقربین یعنے جو امور واسطے بندگان ابرار و نیکو کار کے حسنات ہین وہ
واسطے مقربان حضرت کردگار کے معاصی و سئیات ہین فلہذا جناب رسالتؐ
باوصف عصمت و طہارت ہر روز ستر مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور ہمیشہ زبانِ
صدق ترجمان سے ماعرفناک حق معرفتک وماعبدناک حق عبادتک
ارشاد فرماتے تھے۔

حکایت

منقول ہی کہ ایک عابد طاعت گذار نے بسبب زہد و عبادت کے کوہ نشینی و زاویہ
گزینی اختیار کی اور لیل و نہار عبادت پروردگار تسبیح و تہلیل آفریدگار مین
زندگانی تا پایدار بسر کی دامن کوہسار مین ایک دریاے شور و زخار تھا مگر رحمت
پروردگار سے بقدر ایک بالشت کے اُسمین آبشار شیرین و خوشگوار تھا اور
کنارۂ دریاے زخار ایک درخت انار نمودار تھا جسمین ہر روز ایک انار پیدار
ہوتا تھا اور عابد طاعت گذار ہر روز ایک انار سے روزہ افطار کرتا تھا اور
آب شیرین نوش کرکے بنیاز روز مشغول عبادت کردگار رہا کرتا تھا بعد
عبادت پانصد سال کے اُس عابد نے درگاہ ایزد معبود مین سر بسجود دیکے دعا
کی کہ ای پروردگار معبود اسیوقت میری روح بحالتِ سجود قبض فرما اور
بروز قیامت اسیطرح سے سربسجود محشور فرما حضرت مجیب الدعوات نے اُسکی
مناجات کو عز اجابت سے سرفراز اور قبض روح پرفتوح سے ممتاز فرمایا۔
جناب سید المرسلینؐ نے حضرت جبرئیل امینؑ سے سوال کیا کہ پھر روز قیامت کیا ہوگا
حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ روز قیامت روح اُسکی سربسجود محشور ہوگی اور

حکایت عبادت پانصد سالہ

ملائکۂ رحمت اُسکو سامنے بارگاہ معظم پیشگاہ عرش اعظم کے سربسجود حاضر کرینگے
اُسوقت سراپردۂ رحمتہاے ناعتناہی سرادق بارگاہ اقدس الٰہی سے خطاب
ہوگا کہ بہت اچھا بندہ ہی اُسکو میری رحمت سے داخل بہشت عنبرسرشت کرو
اُسوقت وہ عابد طاعت گذار عرض کریگا کہ بل بعملے یعنے بسبب حسن کردار
وحسن اطوار اور عبادت لیل ونہار کے مستحق ثواب دارالقرار ہون اُسوقت حکم
جناب احدیت صادر ہوگا کہ اچھا ہمارے جلائل نعمات کو اُسکی عبادت وطاعات
کے ساتھ وزن کرو چنانچہ جب میزان عدل مین موازنہ ہوگا تو عبادت پانصد سالہ
برابر نعمت ایک چشم کے ہوگی پس ملائکۂ رب الارباب اُس سے خطاب کرینگے کہ دوسری
چشم کی عبادت اور تمامی استناد جوارح اور قواے جسمانی وروحانی اور عمر طولانی
اور پانصد سالہ زندگانی کا شکریۂ نعمت بجالاؤ اور جو آب شور مین آب شیرین جاری
فرمایا اور ہر روزہ ایک انار شیرین وخوشگوار پیدا فرمایا اور تیری دعا کو مستجاب فرمایا
اور جو دیگر نعمات وعطیات حضرت خالق کائنات اوّل عمر سے آخر عمر تک بے نہایات
ہین اُن سب کا شکریہ وعبادت اداکرو اُسوقت وہ عابد نیکوکار ورگاہِ
کردگار مین بعجز وانکسار عرض کریگا کہ مین تیرا بندۂ ذلیل وخوار نہایت خطاوار
وگناہگار اپنے قول سے نادم وشرمسار تیری رحمت کا امیدوار ہون پس حق
تعالےٰ فرمائیگا الا نما الاشیاء برحمتی یعنے آگاہ ہو کہ وجود تمام جہان وجہانیان
اور شہود تمامی زمان وزمانیان کا بسبب ہمارے فیوض رحمت ورضوان اور
وفور فضل واحسان کے ہی پس اُسکو داخل بہشت عنبرسرشت کرینگے۔

حکایت وروایت

ایک دن حضرت سلمان فارسی نے حضرت ابوذر غفاری کی مہمانی کی اور دو گردۂ
نان برسم میزبانی پیشکش کیے حضرت ابوذر نے ایک گردۂ نان اُٹھا کر ہر طرف غور سے

جواب سلمانی حضرت ابوذر

دیکھا حضرت سلمانؓ نے استفسار کیا کہ آپ کیا ملاحظہ فرماتے ہین حضرت ابو ذرؓ نے کہا کہ شاید
کہین پختہ کہین خام ہو حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ آپ سو ہبت حق تعالیٰ مین بہت
جرأت اور نعمت الٰہی کی حقارت فرماتے ہین اس گردہ نان مین آب آسمانی ہے
جسکو ملائکہ ربانی نے حوالہ ہوا کیا اور ہوا نے تفویض ابر باران کیا اور رعد و برق
آسمانی و ملائکہ کارکنان مشیت ربانی نے اُسکا انتظام کیا تا اینکہ فیضان رحمت بے پایان
اور بارش ابر باران سے زمین کو سیراب اور نباتات و اشجار و ازہار و اثمار کو
سرسبز و شاداب کیا انسان و حیوانات کے ذریعہ سے تخم ریزی و تردد و آبپاشی
و آبپاشی اور درو ہو کر آرد خمیر ہوا اور ہیزم درختان قدرتی اور نمک شورہ زار
شامل ہو کر گردہ نان طیار ہوا پس ہر ایک چیز مین نعمتہائے الٰہی سو بہتہائے نامتناہی
شامل ہی جسکا احصا دشوار اور استقصا مشکل ہے یہ سنکر حضرت ابو ذرؓ نے ندامت کا
اظہار اور اپنے نقص معرفت سے اعتذار اور اپنی جسارت سے استغفار کیا۔

خصلت سوم توبہ

بیان وجوب توبہ فوری

ہرگاہ حقوق حضرت آفریدگار اسقدر بے پایان و بیشمار ہین کہ ادنا ترین حقوق کا
بذریعہ عبادت ادا کرنا دشوار ہی اور نعمتہائے جناب ایزد منان اسقدر فراوان
و بے پایان ہین کہ ادنا ترین نعمت و احسان کا ادائے شکر نا سزاوار ہے
تو بدین جہت حضرت نے فرمایا کہ صبحگاہ بھی توبہ و استغفار کر اور شبانگاہ بھی توبہ
و استغفار کر اور بدین جہت اکثر علما نے لکھا ہی کہ وجوب توبہ فوری ہی اسواسطے کہ
مبادا رشتہ عمر کو فوراً انقطاع اور بنیان حیات کو دفعتہً انقلاع ہو جاوے
تو شرف توبہ و انابت سے بھی حرمان ہو اور اپنی غفلت پر بھی نادم و پشیمان ہو
اور زیادہ تر امر حیرت انگیز اور اعجوبہ عبرت آمیز یہ امر ہے کہ شکریہ نعمتہائے
الٰہی اور ادائے حقوق الٰہی خود دشوار اور ہر فرد بشر اُس سے متعذر ہی لیکن انسان

ناپاک علاوہ اُسکے ارتکاب معاصی ومناہی مین بیباک اور اشتغال ملاعب و ملاہی مین انہماک اور گناہگاری اور بدکرداری مین بیباک ہی اور سبب یہ ہی کہ بموجب حدیث شریف کے ہر دل مین ایک نقطۂ سفید و نورانی نشان صدق وصفائے روحانی وعلامت آثار ایمانی ہی اور جب انسان ارتکاب گناہ کرتا ہی تو اُسمین ایک نقطۂ سیاہ پیدا اور نشان معصیت ہویدا ہوتا ہی پس اگر آب توبہ واستغفار سے پاک کیا تو آئینۂ دل کو انجلا اور اُس نقطۂ سفید مین ضیا وصفا حاصل ہوتی ہی ورنہ ارتکاب گناہان سے ہر مرتبہ ظلمت و سیاہی کو وفور زنگ کدورت کو ظہور ہوتا ہی تا آنیکہ وہ نقطۂ نورانی بالکل مکدر و ظلمانی ہوجاتا ہی پس بعد اسکے نہ توفیق توبہ ہوتی ہی نہ قبول توبہ ہوتی ہی اور بدین جہت علماے کرام نے تمثیل گناہ کی سم قاتل سے اور تمثیل توبہ کی تریاق سے دی ہی یعنے جسقدر تاثیر سم قاتل کو اشتداد اور تاخیر علاج مین ازدیاد اور استعمال تریاق مین امتداد ہوگا اُسیقدر قواے جسمانی مین کساد حیات انسانی مین فساد ہوگا اُسطرح سے جسقدر تدارک معصیت مین تاخیر و تساہل اور توبہ وانابت مین تغافل و تکاسل ہوگا اُسیقدر حالات روحانی کو عاطل کیفیات نفسانی کو مضمحل صفاے ایمانی کو باطل کردیگا فلہذا جسقدر جلد ممکن ہو تدارک سم قاتل بہ تریاق کامل لازم ہی اور تدارک عصیان کردگار بتوبہ واستغفار متحتم ہی ورنہ آخرکار نہ علاج جسمانی ممکن ہوگا نہ علاج روحانی۔

(۴۳) یا ابا ذر انک فے ممر اللیل والنھار فے اجال منقوصۃ و اعمال محفوظۃ والموت یاتے بغتۃ ومن یزرع خیرا یوشک ان یحصد خیرا ومن یزرع شرا یوشک ان یحصد ندامۃ ولکل زراع مثل ما زرع۔

ما حصل کلام عبرت انضمام یہ ہی کہ ای ابوذر تو گذرگاہ لیل و نہار اور سراے دنیاے

ناپائدار اور مقام گردش روزگار بیدار مین فرو کش ہو جسمین اعمار خفیفہ آجال قصیر
ساعات قلیلہ حیات کسیر ودیعت کی گئی ہی ملائکہ رب العالمین کرام الکاتبین محافظ اعمال
ناظر تمامی احوال ہین ہر نیکی کو نامۂ اعمال مین تحریر ہر بدی کو صحیفۂ افعال مین تسطیر
کیا کرتے ہین انسان خواب غفلت و نادانی مین غافل نشۂ شہوات نفسانی مین مخمور
ولایعقل ہوتا ہی کہ دفعتہً قضاے ناگہانی اساس زندگانی کو منہدم اور بنیاد وجود خاکی کو
فانی و منعدم کر دیتی ہی پس جسنے اپنی حیات مین تخم حسنات بویا ہی وہ عقبا مین ثمرۂ
نجات و سعادات پاتا ہی اور جسنے تخم معاصی و خطیات بویا ہی وہ بعد ممات اپنی
ثمرۂ عقوبات و نکایات پاتا ہی اسوقت بجز ندامت و پشیمانی اور تاسف و تالم
روحانی کے کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ ہر مزارع کو وہی ملتا ہی جو بوتا ہی ع
گندم از گندم بروید جو ز جو +

روایت

منقول ہی کہ ایک دن بعض اصحاب و بروایتے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ نے خدمت بابرکت
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض کیا کہ یا حضرت آپ عباے شریف زمین پر بچھا کر
استراحت فرماتے ہین اور جسم مطہر تنویر پر نشان سنگریزہاے زمین نقشہاے
حصیر ہو جاتے ہین اگر اجازت ہو تو عباے مبارک دو تا کرکے بچھا دیجاوے
اس ایذا و تکلیف مین کچھ تخفیف اور جسم شریف کو آسایش خفیف حاصل ہو حضرت
نے فرمایا مالی وللدنیا انما مثلی کمثل راکب سار فی یوم
صایف فاستظل تحت شجرۃ ساعۃ من نھار ثم راح و ترکھا
یعنے ہمسے اور دنیا سے کیا کام ہی ہماری مثال اُس سوار تیز رفتار کی ہی کہ جو
ہنگام شدت تمازت آفتاب صحراے پر تب و تاب مین گذر کرے اور ایک
درخت سایہ دار کے سایہ مین دم بھر قرار لیوے اور پھر اُسکو چھوڑ کر چلا جاوے فقط

تمثیل جمیل

حال انسان غافل مدہوش لذتہاے عاجل یہ ہی کہ ایک شخص چاہ عمیق اور ایک رسن کمزور و دقیق مین آویزان ہی اور سر چاہ دو موش سفید و سیاہ قطع و برید رسن مین مشغول شدید ہین اور قعر چاہ مین ایک اژدہاے مردم خوار مہیب و خونخوار یا دہان کشادہ اُسکے گرنے کا منتظر اور نگل جانے پر آمادہ ہے مقابل اُسکے شہد خاک آلود و لذت آسودہ ہی جسپر ہجوم مگس و زنبور نامحدود ہے وہ شخص اسقدر غافل مخمور و لایعقل ہی کہ زنبور و مگس ہٹانے پر مائل اور تکلیفات نیش زنبور کا متحمل اور شہد کھانے مین شاغل ہی بس وہ چاہ عمیق دنیاے ظلمت آثار ہی اور رسن باریک رشتۂ عمر ناپائدار ہی اور موش سیاہ و سفید لیل و نہار ہین کہ جو وندان ساعات سے قطع و برید عمر مین برسرکار ہین اور اژدہاے خونخوار قبر پر انتظار ہی جو ہر وقت دہن کشادہ طعمۂ انسانی پر آمادہ ہی اور شہد خاک آلود لذات خبائث آسودہ ہی اور ہجوم مگس و زنبور جمیع دنیاداران پرغرور مگس نفسانی پرشرور ہین کہ جنکے بغض و عناد اور فتنہ و فساد سے انواع داد و بیداد ہے مگر باینہمہ ہمہ تن اکتساب لذات خبیثہ مین مصروف اور تحصیل حلاوات خسیسہ سے مالوف ہے۔

ہدایت

حضرتؑ نے فرمایا کہ تمہارے اعمال محفوظ ہین یہ اشارہ ہی جانب آیہ وافی ہدایہ کے انّ علیکم لحافظین کراماً کاتبین یعنے اے بنی آدم تمپر فرشتہاے رب العالمین کرام الکاتبین موکل ہین جو صحیفۂ اعمال مین تمہارے اقوال و افعال تحریر کیا کرتے ہین اور سورۂ ق مین فرماتا ہی عن الیمین وعن الشمال قعید ما یلفظ من قول الّا لدیہ رقیب عتید یعنے جانب

راست وچپ دو فرشتۂ الٰہی موکل ہین کہ ہر گفتار وکردار کو نامۂ عمل مین تسطیر کیا کرتے ہین منقول ہی کہ اگر کوئی فعل بد کرتا ہی تو بامید توبہ واستغفار چھ ساعت تک اٹھا کرتے ہین اگر وہ شخص کمبخت و مشئوم شرف توبہ وانابت سے محروم رہتا ہی تو اُسکے فعل ملئوم وعمل مذموم کو نامۂ عمل مین مرقوم کرتے ہین اور جبکہ ہر لفظ وبیان وہر کلمہ زبان کے واسطے ایک فرشتۂ ایزد منان موکل ونگاہبان ہے تو انسانکو ہر گفتار وکردار سے ہوشیاری در کار اور ہر نیک وبد کی خبرداری سزاوار ہی فقط۔

(۲۴) یا ابا ذر لایسبق بطئی بحظہ ولا یدرک حریص مالو یقدر له ومن اعطے خیرا فاللّٰہ اعطاہ ومن وقی شرا فاللّٰہ وقاہ۔

بیان رزق مقسوم

خلاصۂ مضمون ہدایت مشحون یہ ہی کہ ای ابوذر جسکا جو رزق ہی وہ مقسوم ومقدری اور جسقدر حصہ اُسکا ہی وہ معین ومقرر ہی نہ کوئی شخص اسپر سبقت لیجا کر چھین لیگا اور نہ یہ شخص بسبب فرط حرص وآز کا کوشش ہاے دور ودراز کے اپنے نصیب سے زیادہ پاویگا۔ ای ابوذر جو شخص حصول خیر وخوبی سے محظوظ ہو تو یہ سمجھے کہ اُسکا معطی جناب احدیت ہی اور جو شخص شر وبدی سے محفوظ ہو تو یہ سمجھے کہ اُسکا محافظ جناب صمدیت ہی۔

بیان معانی رزق

تنبیہ نبیہ

واضح ہو کہ رزق ہر ذیحیات مقسوم ہی جو لوح محفوظ مین معین اور مرقوم ہی

انچہ نصیب است ہم بیرسد ✤ گر نہ ستانی بستم میرسد

النصیب یصیب ولو کان بین الجبلاین لیکن یہ امر لائق بحث ہی کہ مراد رزق سے کیا ہی اشاعرہ کے نزدیک رزق وہ ہی کہ جس سے ذیحیات منتفع ہوا خواہ حلال ہو خواہ حرام اور معتزلہ کے نزدیک رزق حلال مراد ہی۔ اور جو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہی وما من دابة فی الارض الا علے اللّٰہ

درختہاتو ہر ذیحیات مرزوق ہی چنانچہ اگر ذیحیات پیدا ہوکر چند لحظہ مین مرجاوے
تووہ بھی مرزوق ہی کیونکہ تنفس ہواسے اُسکو انتفاع ہوا ہی اور ہوا بھی داخل رزق
خدا ہی اور اگر کوئی شخص تمام عمر اکل حرام سے بسر کرے تب بھی بسبب انتفاع
آب وہوا و استعمال دیگر موجودات دنیا کے مرزوق خدا ہی پس جو چیز موجب
سدرمق حیات ہووہ منجملہ ارزاق وعطیات خالق البریات ہی لیکن مال ودولت
یا ثروت ومکنت رزق کو شامل سدرمق مین داخل نہین ہی چنانچہ اکثر اشخاص صاحب
مال خطیر صاحب دولت کثیر بسبب عوارض حلق کے ایک لقمہ کہانے سے دلگیر اور امراض
خناق وانطباق مری سے ایک جرعۂ آب بھی گلوگیر ہوجاتا ہی بعض اشخاص بسبب
اضمحلال قواے جسمانی یا وفور ضعف وناتوانی کے جیرا دشوربا یا غذاے قلیل کے کوئی
غذاے لذیذ بالفعل نہین کہاسکتے پس رزق وہی ہی جو سدرمق جانی یا قابل اغتذاے
جسمانی یا نافع زندگانی ہو نہ دفینۂ سیم وزر یا خزینۂ لعل وگوہر کہ یہ سب ذریعۂ حصول
معاش ووسیلۂ انتعاش ہین پس جس رزق کا وعدہ آسمانی اور جو مقدر ومقسوم
انسانی ہی وہ رزق وہی ہی جس سے بقاے جسمانی باعث قیام عمر فانی ہی اب رہا
یہ امر کہ تحصیل ووسیلۂ انتعاش اور اکتساب ذریعۂ معاش کسکی طرف سے ہی تو یہ
منحصر افعال عباد پر ہی یعنے اگر بوجہ حلال اور ذریعۂ محاسن افعال کے اُسنے حاصل
کیا ہی تو رزق حلال ہی اور اگر ذریعۂ حرام اور وسیلۂ مذموم وملام ہی حاصل
کیا ہی تو رزق حرام ہی چنانچہ جو لوگ ذریعۂ غصب وظلم سے سلطنت وحکومت
یا وسیلۂ رقص وغنا سے دولت وثروت یا شراب فروشی وقماربازی سے
مال ودولت حاصل کرتے ہین وہ حرام اور قابل مواخذہ یوم القیام اور موجب
عقاب حضرت ملک العلام ہی پس حکومت یزید مردود وسلطنت فرعون ونمرود
وثروت ودیگر جابرہ طغام وحشمت فجرۂ لئام ودولت کفرۂ بد انجام منجانب

روایت ذکر رزق حرام

خالی انام نہین ہی ورنہ قرآن مجید اور شریعت حمید مین نسبت اُسکی ممانعت شدید اور تاکید وتہدید وارد ہوئی کوئی ظالم ستمگار یا غاصب بدکار یا جابر ناہنجار دنیا وعقبا مین لائق عقاب خدائے قہار قابل انتقام خداوند جبار ہوتا۔ جناب رب العالمین نے قرآنِ شریف مین لعنۃ اللہ علے الظالمین ارشاد فرمایا ہی اور حدیث صحیح ہی کہ عمرو بن قرہ نے جناب رسالت مآبؐ سے عرض کیا کہ جناب احدیت نے میری قسمت مین شقاوت لکھی ہی کہ بذریعہ دف نوازی کے تحصیل معیشت کرتا ہون پس مجھکو نغمہ سازی و دف نوازی و زمزمہ پردازی کی اجازت بلاکراہت دیجیے حضرت نے فرمایا لا اذن لک ولا کرامۃ ولا نعمۃ ای عدو اللہ لقد رزقک اللہ طیبا فاخترت ما حرم اللہ علیک من رزقہ مکان ما احل اللہ لک من حلالہ اما انک لو قلت بعد ہذہ المقالۃ ضربتک ضربا وجیعا یعنے ای دشمن پروردگار وددود ہرگز تجھکو اجازت غنا و سرود وفعل خباثت آلود نہ دونگا نہ اُسمین کوئی بزرگی و کرامت یا نعمت و برکت تجھکو ہوگی ای دشمن خدا حق تعالی نے رزق حلال وطیب مقدر کیا ہی لیکن تونے اپنی شامت اعمال ردائت افعال سے بجائے رزق حلال کے رزق حرام اختیار کیا ہی آگاہ ہو کہ اگر بعد اسکے پھر کبھی ایسا مقولۂ زشت اور کلمہ خباثت سرشت زبان پر لائیگا تو ضرب شدید سے تجھکو تادیب و تعزیر دونگا۔ بہرحال اطلاق رزق حرام و حلال اکثر اوقات باعتبار مکاسب حلال و حرام اور افعال حسنہ و قبیحہ کے باطلاق خاص یا عام ہوتا ہی مثلاً غلہ اگر بقیمت خرید کیا جاوے تو رزق حلال ہی اگر بسرقہ حاصل کیا جاوے تو رزق حرام ہی اگر روپیہ بوجہ حلال پایا ہی اور اُس سے خرید کیا ہی تو رزق حلال ہی اور اگر بوجہ حرام پایا ہی اور اُس سے خرید کیا ہی تو رزق حرام ہی انگور کھانا حلال ہی اُسکا شراب بنانا و پینا حرام ہے وقس علی ہذا القیاس جو اشیا حرام و ناپاک یا جو اشیا حلال و پاک ہین اُنپر اطلاق

رزق حلال ورزق حرام باختلاف مواقع واختلاف اوقات بحسب احکام شریعت
باطلاق خاص یا عام کیا جاتا ہی فافہموا وتدبر۔

نکتۂ بدیعہ

واضح ہو کہ اِس وصیت سے مستفاد ہوتا ہی کہ انسان کو اکتساب شہوات نفسانی مین حرص
وآز طولانی اور تحصیل زخارف فانی مین طمع نفسانی اور مشاغل شیطانی مین تضییع زندگانی
بیکار ہی اور ہر فرد بشر کو جناب احدیت پر توکل وقناعت اور ہر شدت ومحنت پر
تحمل ومصابرت لازم وسزاوار ہی کتاب کافی مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے میرے
دل مین القا کیا ہی کہ کوئی نفس نفوس انسانی سے رہگراے عالم فانی نہوگا جبتک کہ
اپنے رزق مقدر سے بقدر کامل انتفاع کافی حاصل نہ کرلیگا پس تقوی وپرہیزگاری
خوف جناب باری اور تحمل وبردباری اختیار کرو اور کوشش طول وطویل اور
جد وجہد بلیغ وتعجیل عجیل سے اجتناب کرو بلکہ سعی مناسب اور کوشش لائق بقدر
واجب اختیار کرو اور بسبب تاخیر وسعت یا ضیق معیشت کے ارتکاب معاصی
ومناہی اور اکتساب عقوبات جناب اقدس الٰہی نہ کرو کیونکہ رازق بے منت
خالق بے صنعت نے رزق انسانی کو مناسب قوام جسمانی ومصالح زندگانی بوجہ
حلال تقسیم فرمایا ہی لیکن بوجہ حرام تقسیم نہین فرمایا ہی نہ اجازت اکتساب رزق
بوجہ حرام دی ہی پس جایز نہین ہی کہ دائرۂ تقوی وپرہیزگاری اور احاطۂ رضاے
باری سے اپنا قدم باہر نکالو لہذا جو شخص تقوی وپرہیزگاری اور تحمل وبردباری
کریگا اُسکو رزق حلال وپاکیزہ ملیگا اور جو شخص پردۂ ناموس شریعت کو دست
معصیت سے دریدہ اور حبل المتین شریعت کو مقراض ضلالت سے بریدہ کریگا تو
وہ رزق حلال سے محروم وناکام رہیگا اور یوم القیام سوء عقوبات حضرتِ

ملک العلام ہوگا اور محقق طوسی علیہ الرحمہ نے تجرید مین فرمایا ہی کہ اکتساب رزق کبھی
واجب ہی مثلاً انفاق عیال واجب النفقہ اور کبھی مسنون ہوتا ہی مثلاً توسعہ رزق
عیال بوجہ حلال اور کبھی مباح ہوتا ہی مثلاً جمع مال بوجہ حلال اور جناب عموی العلم
العلام سید العلما طاب ثراہ فرماتے ہین کہ کبھی مکروہ ہوتا ہی اور کبھی حلال ہوتا
ہی اور کبھی حرام ہوتا ہی لیکن جسکا اکتساب بوجہ حرام ہی وہ حرام ہی پس حرمت
رزق وقبح رزق جانب حق تعالی منسوب نہین ہی بلکہ اکتساب وتحصیل حرام ہی
جو متعلق افعال انام ہی اور تصریح حلت وحرمت متعلق احکام شریعت اسلام ہی

(۲۵) یا اباذر المتقون سادۃ والفقہاء قادۃ ومجالستہم زیادۃ

بیان صحبت فقہا واہل التقوے

ای ابوذر جو لوگ پرہیزگاران ابرار نیکوکاران تقوی شعار ہین وہی سرداران
بزرگوار ہین جنکی فرمانبرداری وخدمتگذاری کرنا سزاوار ہی اور عالمان دین
یعنی فقہائے شرع متین قائد جادۂ ہدایت ورہنمائے مسالک شریعت ہین
جنکی تقلید ومتابعت درکار ہی پس مجالست وموانست انکی موجب ازدیاد بصیرت
اور ہمنشینی وصحبت انکی موجب وفور علم وحکمت اور باعث حصول برکت وسعادت ہی

روایت

نصیحت لقمان بنابر صحبت علما

منقول ہی کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ ای فرزند دلبند
دیدۂ خبرت وچشم بصیرت سے نظر کرکہ جس محفل مین یاد جناب احدیت جس مجلس
مین ذکر حضرت صمدیت ہوتا ہی اُسمین نشست کرنا اختیار کر اسواسطے کہ اگر تجھکو
علم دین حاصل ہی تو اُس علم سے تجھکو نفع کامل حاصل ہوگا اور اگر تو جاہل ہی
تو تجھکو علم دین حاصل ہوگا اور اگر رحمت خدا اُنپر نازل ہوگی تو تجھکو بھی شامل
ہوگی اور اگر تو عالم ہی اور وہ فرقہ جاہل ہی تو علم تیرا بیکار وبیحاصل ہوگا اور
اگر تو جاہل ہی تو تیرے جہل کو طغیان کامل ہوگا اور اگر اُنپر کوئی عذاب نازل

ہوگا تو تجھکو بھی واصل ہوگا

یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمی بر جان زند

تا توانی میگریز از یار بد
یار بد بر جان و بر ایمان زند

(۲۶) یا اباذر ان المؤمن یری ذنبه کانه تحت صخرة یخاف ان تقع علیه وان الکافر یری ذنبه کانه ذباب مر علی انفه۔

(۲۷) یا اباذر ان الله تبارک وتعالیٰ اذا اراد بعبد خیراً جعل الذنوب بین عینیه ممثلة والاثم علیه ثقیلاً وبیلاً واذا اراد بعبد شراً انساه ذنوبه۔

اے ابوذر حال مؤمنین دیندار یہ ہے کہ گناہ پروردگار کو مانند کوہ عظیم القدر سمجھتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ اُسکے بار وقوع سے مورد دار البوار مستوجب عقاب قہار نہو جاویں اور حال فساق و فجار کفار اشرار یہ ہے کہ گناہ عظیم و کبیر کو مانند مگس حقیر یا پشہ صغیر کے سمجھتے ہیں کہ آنکھی بینی پر گذر گیا اور اُنکو بسبب خود بینی کے کچھ اثر نہوا اے ابوذر ہر گاہ جناب باری کو نیکی و احسان منظور ہوتا ہے تو بار عصیان کو بطور وبال فراوان کے اُسکے سامنے ممثل اور بشکل کوہ گران کے اُسکی نظر مین متشکل کرتا ہے اور شقاوت و خذلان منظور ہوتا ہے تو گناہ کو اُسکے خاطر سے فراموش اور غفلت و جہالت سے ہم دوش کرتا ہے۔

(۲۸) یا اباذر لا تنظر الی صغر الخطیئة ولکن انظر الی من عصیت

(۲۹) یا اباذر ان نفس المؤمن اشد ارتکاضاً من الخطیئة من العصفور حین تقذف به فی شرکه۔

(۳۰) یا اباذر من وافق قوله فعله فذالک الذی اصاب حظه ومن خالف قوله فعله فانما یوبخ نفسه

(۳۱) یا اباذر ان الرجل لیحرم رزقه بالذنب یصیبه۔

ای ابوذر کسی گناہ صغیر کی قلت اور کسی خطاے خفیف کی خفت پر نظر نہ کر بلکہ عظمت جناب احدیت اور جلالت جناب سرمدیت پر نظر کر کہ جسکی تونے معصیت اور جسکے حکم کی تونے مخالفت کی ہی آی ابوذر نفس مومن دیندار کو ارتکاب معاصی سے اسقدر اضطراب و اضطرار اور تشتت و انتشار ہوتا ہی کہ گنجشک وحشی کو بھی اس مقدار اضطرار نہین ہوتا جو دام بلا مین اسیر و گرفتار اور قفس ظلم صیاد مین محبوس و ناچار ہوتی ہی آی ابوذر جسکا قول حق کے مطابق اور فعل اُسکے قول کے موافق ہوتا ہی اُسکو سعادت عاجل سے حظ کامل حاصل ہوتا ہی اور جسکے قول و فعل مین اختلاف اور صدق و صواب کے خلاف ہوتا ہی تو وہ شخص خود نفرین و الزام کے لائق اور خود نفس اُسکا ذم و ملام کے قابل ہوتا ہے آی ابوذر اکثر اوقات و اغلب حالات انسان کو بسبب ارتکاب معاصی اور ایقاع مناہی کے رزق سے حرمان اور وسعت روزی سے خسران و نقصان ہو جاتا ہی۔

ہدایت

واضح ہو کہ اگر بنظر دل آگاہ حقیقت گناہ پر نگاہ کیجاوے تو ہر چند جرم صغیر اور گناہ حقیر اور خطاے بے توقیر ہی لیکن نفس الامر مین وہ گناہ عظیم ہی کیونکہ باعث خطرہ جسیم اور منجر بعقوبت الیم اور اندیشہ نار جحیم اور باعث ناراضی خداوند کریم اور خوشنودی شیطان رجیم ہی رفتہ رفتہ گناہان صغیرہ کی عادت ارتکاب معاصی کی جرأت ہوتی ہی شیطان سے مؤانست قواے شہوانیہ کو قوت دل مین قساوت و ظلمت پیدا ہوتی ہی ساحت قدس جناب احدیت سے مباعدت رضاے جناب سرمدیت سے مخالفت ہویدا ہوتی ہی اور بتدریج ارتکاب

گناہ کی خفت پر نظر نہ کرے بلکہ عظمت پر نظر کرے

قباحت گناہان صغیرہ

محرمات عظیمه اور اشتغال بسیات جسیمه کو سهل و آسان تصور کرتا ہی علاوہ بران اصرار گناہان صغیرہ حکم گناہان کبیرہ مین داخل اور اصرار گناہان کبیرہ حکم کفر کو شامل ہی۔

بیان گناہ و خوف مرگ

روایت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ دل کے واسطے کوئی امر گناہ سے زیادہ تردد و جانکاہ و خطرناک نہین ہی اور کوئی خوف یاد مرگ سے زیادہ تر ہولناک و ہیبت ناک نہین ہی احوال گذشتگان ملک عدم واسطے عبرت کے کافی ہی اور حال موت و فنائے عالم واسطے وعظ و نصیحت کے وافی ہی۔

روایت بتفصیل و تأثیر گناہان

روایت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو گناہ موجب تغییر نعمت ہی وہ بغی و تکبر و فساد ہی اور جو گناہ موجب ندامت دنیا و آخرت ہی وہ قتل ناحق عباد ہی اور جو گناہ موجب نزول عذاب قہاری ہی وہ ظلم و ستمگاری ہی اور جو گناہ موجب رسوائی و مذلت باعث ننگ ناموس شریعت ہی وہ شرابخواری ہے اور جو گناہ مانع رزق و معیشت ہی وہ زناکاری ہی اور جو گناہ موجب زوال عمر و صحت ہی وہ قطع صلہ رحام قرابت داری ہی اور جو گناہ باعث عدم قبول دعا و تکدر نفس باصفا ہی وہ ناراضی والدین اور انکی نافرمانبرداری ہی۔

بیان حفظ لسان

(۲۳) یا اباذر دع مالست منہ فی شیٔ ولا تنطق فیما لا یعنیک واخزن لسانک کما تخزن ورقک۔

ای ابوذر اُس بات سے پرہیز کر جو نفع دین و دنیا سے خالی ہو اور اُس کلام سے گریز کر جو علم و حکمت سے عاری ہو اور اپنی زبان کو اسطرح شور و شر سے محفوظ و مصئون رکھ جسطرح سے ستاع سیم و زر اور سرمایۂ لعل و گہر کو مخزون رکھتے ہین۔

روایت

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام خوبیاں عالم مین چیز مین فراہم ہی نظر کرنا اور سکوت کرنا اور کلام کرنا بس جو نظر کہ عبرت دنیاے ناپائدار سے معرا ہو وہ بیکار ہی اور جو خاموشی کہ تفکر صنائع حضرت کردگار سے مبرا ہو وہ غفلت دل آزار ہی اور جو کلام ذکر خداوندگار سے خالی ہو وہ بیہودہ و ناسزاوار ہے پس خوشا حال اُس شخص کا کہ نظر دوربین اُسکی سُرمہ چشم عبرت و اعتبار اور کحل دیدۂ اولی الابصار ہو اور خاموشی و نشین اُسکی ہمہ تن تفکر ذات کردگار معرفت قدرت پروردگار ہو اور کلام صدق آئین اُسکا سبحہ ذکر خالق کائنات وظیفۂ اوراد خالق البریات ہو خوشا حال اُس شخص کا کہ ہمیشہ اپنی خطا پر گریان و اشکبار اور اپنے گناہ پر نادم و شرمسار رہے اُسکے فتنہ و شر سے خلائق کو امان اور اُسکے مفاسد سے عالم کو اطمینان رہے

ہدایت

واضح ہو کہ خاموشی و حفظ لسان اختیار کرنا ایک حصار امن و امان اور حصن حصین عافیت و اطمینان اور اُسکے واسطے ایک نقیب شوکت و شان ہے چنانچہ فوائد ظاہری اُسکے یہ ہین (۱) سکوت و صموت ایک عبادت ہے بے رنج و عنا کی (۲) ایک زینت رعنا ہی بے تکلفات زیور گران بہا کے (۳) ایک ہیبت ہی بے حکومت سلطانی کے (۴) ایک حصار ہی بے جرأت و نگاہبانی کے (۵) ایک محافظ عذر خواہی و شرمساری ہی (۶) ایک پردہ پوشش عیوب و بدکاری ہی (۷) ایک وسیلہ اطمینان ہی کہ کرام الکاتبین کو تحریر کی زحمت سے اور انسان کو عقوبت سے محفوظ رکھتا ہی قال اللہ تعالےٰ فی سورۃ القاف ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید

در سکوت و نظر و کلام

فوائد خاموشی

فائدہ

حدیث شریف مین وارد ہی کہ لسان ابن آدم یشرف کل یوم علے
جوارحہ فیقول کیف اصبحتم فیقولون بخیر ان ترکتنا یعنے ہر روز
زبان متوجہ اعضا و جوارح انسان ہوکر استفسار کرتی ہی کہ تمنے کیونکر صبح کی
وہ کہتے ہین کہ خیر و خوبی کے ساتھ صبح ہوئی بشرطیکہ تو ہمکو خیریت کے ساتھ چھوڑ دے
اور تیرے آسیب و گزند سے کوئی مضرت و آفت نہ پہونچے یہ کلام جوارح کا بیجا
نہین ہی کیونکہ فی الواقع زبان انسان ایک توسن سرکش و بے لگام ناعاقبت
اندیش و نافرجام غافل از نتائج آغاز و انجام ہی کہ جسکو کلمات تفرقہ اندازی
فقرات فتنہ پردازی سے کچھ پروا نہین غیبت مومنان بدگوئی مسلمانان سے
بناہ نہین افشاے راز احباب دلنواز سخن چینی و تمامی اصحاب دمساز اتہام
دوستان بے گناہان سے کچھ احتراز نہین ہزارون احباب مین بسبب سخن بیاری
کے تفرقہ و عداوت رنج و خصومت پیدا کرتی ہی ہزارون مقام پر بسبب
دروغ بے فروغ کے مفسدہ قتل و غارت ہویدا کرتی ہی اقوال زور و باطل سے
ہزارہا مومنین کو گمراہ اور بہتان بیہودہ و لاطائل سے ہزارون گھر کو تباہ
کر دیتی ہی حلال کو حرام اور حسنات کو معاصی و آثام اور کبھی بیقصور کو لائق
انتقام اور کبھی مجرم کو لائق احسان و انعام اور کبھی بحیا کو مورد ملام و مشتوم
فحش و دشنام کرتی ہی طبیعت ملامت سرشت کے واسطے ایک آلہ ہر روز
ہی اور توسن طبیع سرکش کے واسطے ایک لجام درشت ہی بس اسکو قبضۂ
اقتدار مین رکھنا ایک کار مردانہ ہی اور اپنے دست اختیار مین رکھنا ایک
ہمت جوانانہ ہی اور پنجۂ قدرت مین تھامنا ایک شیوہ فرزانہ ہی اور
سکوت و صموت کرنا واسطے اسرار باطنی کے ایک قفل خزانہ ہی لیکن جنکے

نفوس قدسیہ زیور صلاح و سداد سے آراستہ اور طبایع زاکیہ جواہر فلاح و رشاد سے
پیراستہ ہیں اُنکے واسطے زبان صدق بیان وحی ترجمان ایک مفتاح روضۂ
رضوان ایک کلید غرفات جنان ایک شمع فروزان علم و عرفان ایک لمعہ ضیاے
ایمان و ایقان ہی اور لسان حق بیان اُنکی ید بیضاے ہدایت و نجات تازیانۂ
تادیب عقوبات سرمایۂ حسنات و خیرات اصطرلاب فلک سعادات گلدستۂ
حدیقۂ برکات و حسنات عنوان صحیفۂ اذکار و مناجات سبحۂ اوراد و عبادات
ہے اس سبب سے عباد کو تمامی عباد پر فضل عظیم اور علما کو بسبب ترویج علوم کے
عباد پر شرف جسیم اور انبیا و اوصیا کو علما پر بسبب ہدایت و ارشاد کے
شرف عمیم عنایت ہوا ہی مشہور ہے کہ آنچہ در دیگ است بچمچہ مے آید آنچہ در دل است
بزبان مے آید پس فضل و شرف حضرت سید المرسلین و ائمۂ طاہرین ع اُنکے
خطب و مواعظ و نصائح و احادیث و ادعیہ و مناجات سے ظاہر ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم		چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

من لم یجعل الله له نوراً فما له من نور۔

(٣٣) یا اباذر ان الله جل ثناؤه لیدخل قوم الجنة فیعطیهم
حتی یملوا و فوقهم قوم فی الدرجات العلی فاذا نظروا الیهم
عرفوهم فیقولون ربنا اخواننا کنا معهم فی الدنیا فلم فضلتهم علینا
فیقال هیهات هیهات انهم کانوا یجوعون حین تشبعون
ویظمئون حین تروون ویقومون حین تنامون ویشخصون
حین تخفضون۔

ای ابوذر خدا وند کریم اپنے فضل عمیم سے ایک گروہ کو داخل بہشت عنبر سرشت
کریگا اور نعمتہاے گوناگون سے مالامال اور لذتہاے از حد افزون سے

خوش حال کریگا مگر پھر جب نظر کرینگے تو ایک قوم کو درجات عالیہ مین اپنے مرتبہ سے اعلے تر اور سعادات نامتناہیہ مین اپنے درجہ سے ادنی تر پاوینگے پس عرض کرینگے کہ بار الٰہا یہ لوگ ہمارے برادران ایمانی ہم صحبت دنیاے فانی شغل ہمارے مشغول طاعات ربانی تھے لیکن انکو کس وجہ سے رتبہ اعلے درجہ اسنے ہمسے افضل و اولے عنایت ہوا اُسوقت خطاب ہوگا ہیہات ہیہات کہان تمہارا مرتبہ کہان انکا مرتبہ حال انکا یہ تھا کہ جب تم کھانے سے سیر ہوتے تھے تو یہ لوگ گرسنہ رہتے تھے اور تم آب شیرین سے سیراب ہوتے تھے تو یہ لوگ تشنہ رہتے تھے تم شب کو بالین استراحت پر آرام کرتے تھے اور یہ عبادت الٰہی مین قیام کرتے تھے تم اپنے گھرون مین استراحت کرتے تھے اور یہ راہ خدا مین مہاجرت کرتے تھے اِسوجہ سے انکو مرتبہ اعلے درجہ قصوے دیا گیا۔

(۴۳) یا ابا ذر جعل الله تعالی قرۃ عینی فی الصّلوۃ وحبب الی الصّلوۃ کما حبب الی الجایع الطعام والی الظمان الماء وان الجایع اذا اکل شبع وان الظمان اذا شرب روی وانا لا اشبع من الصّلوۃ۔

اے ابوذر خداوند بے نیاز نے نماز کو میرے واسطے نور دیدہ راز و نیاز تسکین بخش سوز و گداز قرار دیا ہی اور نماز میری محبوب جانی اور مطلوب زندگانی اور مرغوب جاودانی ہی جسطرح سے گرسنہ حصول طعام کا طالب و خواستگار رہے اُسیطرح سے میرا دل نماز کا مشتاق و طلبگار رہے اور جسطرح سے تشنہ آب مشتاق آب خوش گوار رہے اُسیطرح سے میرا دل بھی واسطے نماز کے مضطرب و بیقرار ہے لیکن گرسنہ تناول طعام سے شکم سیر ہو جاتا ہی مگر مین نماز سے دل سیر نہین ہوتا اور تشنہ کام آب شیرین سے سیراب ہو جاتا ہے لیکن مین نماز سے سیراب

نہین ہوتا ہون۔

روایت وحکایت

کتاب امالی طوسی علیہ الرحمہ مین منقول ہر کہ حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام شبانروز اسقدر مشغول عبادات ربانی محو مناجات سبحانی رہا کرتے تھے کہ کثرت عبادات وطول مناجات وریاضات دیکھکر بعض مخدرات سرادق عظمت ومعظمات اہل بیت طہارت بفرط رافت وعطوفت اور وفور شفقت ورحمت پاس جابر بن عبد اللہ انصاری مصاحب خاص جناب رسول باری کے تشریف لے گئین اور التماس کیا کہ ای یار وفادار رسول کردگار ہم اہل بیت اطہار کے تمپر حقوق بیشمار ہین اور آپ جانتے ہین کہ حضرت علی بن الحسین بقیہ آل عبا نشان جناب سید الشہدا ہیں وچراغ خاندان رسول خدا ہین انکا یہ حال ہے کہ بسبب کثرت طاعات وعبادات ربانی کے تمام پیشانی نورانی مجروح وخون آلودہ اور جسم زار وجان نزار کاہیدہ وفرسودہ ہوگئی ہے آپ جاکر واسطے قصر عبادت کے سفارش اور واسطے تخفیف ریاضت کے گذارش کیجیے چنانچہ جابر موصوف الشان حاضر آستان ہدایت نشان ہوے دیکھا کہ وہ حضرت محراب عبادت مین نشستہ با جسم خستہ وجان گسستہ عبادت الٰہی مین دل بستہ ہین حضرت نے اٹھکر تعظیم کی اور پہلوے مبارک مین جگہ دی جابر نے عرض کیا کہ ما علمت ان اللہ تعالے انما خلق الجنۃ لکم ولمن احبکم وخلق النار لمن ابغضکم وعاداکم فما ھذا الجھد الذی کلفتہ نفسک یعنے کیا آپ نہین جانتے ہین کہ خداوند کریم نے بہشت نعیم کو واسطے آپ اہل بیت طاہرین اور آپکے دوستان بالیقین کے پیدا کیا ہی اور نار جحیم و دار عذاب الیم کو واسطے آپکے دشمنان بیدین کے پیدا کیا ہو لیس آپنے کسواسطے

کثرت عبادت حضرت امام زین العابدین

جد و جہد فراوان اور اشتد تکلیف جسم و جان اختیار فرمائی ہے حضرت نے فرمایا کیا تمکو یقین جانو ہے
کہ ہمارے جد امجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان مین حضرت ایزد سبحان نے فرمایا تھا
کہ غفر اللہ لک من ذنبک ما تقدم و ما تاخر اور باوصف اسکے ہمارے
والدین فدا ہون آنحضرت کہ بسبب کثرت عبادات ربانی شدت طاعات یزدانی کے
قدم مبارک متورم ہو جاتے تھے چنانچہ اصحاب حضرت رسالت آپ نے ہر گاہ بشدت
اشتغال طاعات و کثرت عبادات و مناجات دیکھا تو واسطے تخفیف عبادات
کے گذارش کی حضرت نے فرمایا افلا اکون عبدًا شکورا جابر انصاری رضنے
عرض کیا کہ آپکے وسیلہ سے استجابت دعوات و دفع بلیات و قضاے حاجات ہوتی ہے
اور آپکے طفیل سے باران رحمت نازل ایمان و عرفان جناب احدیت حاصل ہوتا ہے
حضرت نے فرمایا کہ ای جابر ہم ہمیشہ اپنے جد امجد حضرت سید المرسلین کی تاسی کرتے ہین
اور طاعات الٰہی مین قدم بقدم اپنے جد امجد حضرت امیر المومنین کی پیروی کرتے ہین
آخر کار جابر دیدار مایوس و ناچار باچشم اشکبار واپس آئے۔

(۳۵) یا اباذر ان اللہ بعث عیسٰی بن مریم بالرھبانیۃ و بعثت بالحنفیۃ
السمحۃ و حبب الی النساء والطیب و جعل قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔

ای ابوذر حق سبحانہ تعالٰی نے عیسٰی بن مریم کو واسطے طریقہ رہبانیت و ترک معاشرت
و لذت اور زہد و عزلت کے مبعوث کیا تھا اور مجھکو واسطے اجراے عمدہ ترین شریعت
اور اولے ترین دین و ملت کے مبعوث کیا ہے جسمین سہولت عبادات و استقامت
احکامات و معاشرت مخلوقات بوجہ احسن ہی چنانچہ تکلیفات شرعیہ مین نہ
شدت مشقت ہی نہ احوجاج و زحمت ہی مباشرت نسوان و محبت زنان بھی
روا ہی استعمال خوشبو ہاے روح پرور غالیہ ہاے مشک و عنبر بھی زیبا ہی عمدہ عمدہ
طریقہ عبادات و مناجات اور قیام جمعہ و جماعات اور اشتغال اذکار و دعوات

اور سہل ترین طرق معاملات و معاہدات اور احکام متوسط طہارات و نجاسات اور طریقہ تہذیب
اخلاق و عادات و تزکیۂ نفوس و مکارم صفات اور احکام قصاص و دیات و حدود
و تعزیرات تجویز فرمایا ہو کہ جسمین تفریط ہی نہ افراط ہی بلکہ ایسی شریعت متوسطہ ہی کہ ہر متوسط
المزاج اسکا متحمل اور ہر بالغ و عاقل اسکا متکفل ہو سکتا ہی اور باوصفیکہ میرے واسطے
الف و استیناس نسوان جائز کیا ہی لیکن میرے دلکے واسطے باعث فرح و سرور اور
میری چشم کے واسطے باعث ضیا و نور نماز کو فرمایا ہی۔

اشارۃ فیہا بشارۃ

دلائل عقلیہ ور بسیار نکاح

واضح ہو کہ معاشرت زنان و الفت نسوان بوجہ حلال عقلاً و نقلاً ممدوح اور سلفاً
و خلفاً غیر مذموم و غیر مقبوح ہی عقلاً اسوجہ سے کہ جناب ربانی نے طبع انسانی کو حسب
قواے جسمانی واسطے توالد و تناسل انسانی کے خواہش نفسانی پر مجبول فرمایا ہی اسواسطے
کہ اگر محبت زنان و رغبت نسوان نہوتی تو توالد و تناسل بنی آدم کو انقطاع اور بقاے
نوع بشری کو انقلاع ہو جاتا اور اگر باوصف خواہش نفسانی اور صحت قواے جسمانی
کے ترک معاشرت نسوانی ممنوع کیجاتی تو باعث امراض جسمانی موجب انسقام روحانی
ہوتا پس موانست نسوان و موالفت زنان عقلاً لازم و طباً و حکمۃ فرض و متحتم ہے۔

ذکر تعدد ازدواج

اب واضح ہو کہ تعدد ازدواج مین مصلحت عقلی و حکمت عملی یہ ہی کہ بعض عورات عاقرہ
ہوتی ہین جنسے امید اولاد نہین ہوتی بعض عورات دائم المرض ہوتی ہین جنسے لذت
معاشرت و امید نسل دونون منقطع ہو جاتی ہی اور بعض اشخاص بلاد بعیدہ مین بسبب
مسافرت یا تجارت یا کسب معیشت کے سکونت کرتے ہین اور بسبب عدم استطاعت
یا دیگر موانع کے اپنی عورات کو ہمراہ نہین رکھ سکتے یا بعض عورات بسبب خبث
طینت کے شوہر سے نفاق یا خشونت مزاج کے شوہر سے شقاق رکھتی ہین یا کسی
مرد کو بسبب قوت مزید اور غلبہ شبق شدید کے ایک عورت پر قناعت دشوار ہ

یا اُسکی عورت خائن و بدکار ہی یا غیر منتظم و بیکار ہی جسکے سبب سے دوسری عورت کرنے پر مجبور
و ناچار ہی علیٰ ہٰذا القیاس بہت منافع و مضار عقلی بحسب حالات و اطوار و اوقات روزگار
بیشمار ہین کہ جنکا احصا دشوار ہی فلہذا شریعت اسلام مین ایک نکاح واجب اور تعدد
ازواج کو بشرط عدل و انصاف و دیگر وجوہ شرعیہ کے جائز فرمایا ہی پس اگر جواز نہوتا
تو بجز زناکاری اور فسق و بدکرداری کے کوئی چارہ کار نہوتا چنانچہ مشاہد ہی کہ جو لوگ از رو
مخالفت مذہبی کے تعدد ازواج سے مجبور اور بسبب مباعدت اوطان و طول مسافت
و امتداد زمان کے اپنی عورات سے مجبور ہین وہ لوگ ہمیشہ مشغول زناکاری و مصروف
لواطہ و حرامکاری رہا کرتے ہین توالد و تناسل بھی منقطع ہوتا ہی اور سرمایہ معاش بھی ضایع
ہوتا ہی بسبب اختلاط نطفہ کے توارث مین فتور ہوتا ہی اور بسبب ارتباط محارم کے
انواع فساد کو ظہور ہوتا ہی پس حکمت عاقلانہ و مصلحت فرزانہ جو بقاے نسل و حفظ خاندان
و انضباط دودمان اور انتظام مصارف خانہ و جمع مال و خزانہ و حفظ عزت و آبرو داری کے
و لحاظ صلہ رحم و قرابت داری بذریعہ انعقاد جائز کے ہو سکتی ہی وہ زناکاری و حرامکاری
مین نہین ہو سکتی اور جبکہ ایک طریقہ مجوزہ سے زوجہ ثانیہ کے مانند زوجہ اولیٰ کے پابندی
ہو گئی تو مرد بھی پابند ہی اور وہ عورت بھی پابند ہی جو اُسکو دیا جاوے وہ اپنا مال ہی
جو اُسکا مولود ہی وہ اپنا فرزند ہی ہر جا و بیجا سے اُسکی فہمائش ہر امر نیک و بد مین
اُسکی سرزنش ہو سکتی ہی فلہذا شارع علیہ السلام نے ہر عورت و مرد کو ایک طریقہ
قویم سے مقید و محدود اور ابواب آوارگی اور مفاسد کو مسدود فرمایا نہ اسقدر
مقید فرمایا کہ اگر زوجہ مغرب مین ہی اور شوہر مشرق مین ہی تو دونون کو بجز زناکاری
کے کوئی چارہ کار نہو اور نہ اسقدر مطلق العنان فرمایا کہ بے عقد شرعی و طریقہ جائز
کے ہر مرد و عورت ملوث ہو سکے اب رہی یہ بات کہ عورت ناراض ہو یا مرد
ملتفت نہو یا عدل نہ کر سکے یا بسبب دیگر وجوہ نامرضیہ کے نفاق و شقاق ہو تو اُسکے

ضرورت تجویز حرامکاری

واسطے طلاق اور قید عقد سے اطلاق تجویز فرمایا تاکہ نزاع باہمی سے مرد و عورت ولتنگ اور شنائع افعال و قبائح اعمال سے مبتلاے سکارہ عار و ننگ نہون اور عورت بمقصود ہو تو بفایدہ اسیر رنج والم مبتلاے کربت و غم نرہے یا بسبب بداطواری و بدکرداری نسوان کے نوبت بہتک ناموس یا قتل نفوس یا اضرار جسمانی و ایلام روحانی نہ پہونچے جو عقلاً ملوم اور شرعاً مذموم ہی اور اگر باوصف ان طریقہ ہاے نامرضیہ کے بھی ارتکاب زناکاری اور بدکرداری کرین تو انکے واسطے احکام حدود و تعزیرات صادر فرمائے پس جو طرق نکاح و طلاق شریعت اسلام مین تجویز ہوے ہین وہ سراسر حکمت آمیز مصلحت انگیز ہین جسکے ادراک سے عقل عقلاً کما کملا قاصر اور ذہن علما و حکما خاسر ہے علاوہ اسکے جو جو ضروریات مصالح خانہ داری و انتظام دنیاداری و منافع تعیش روحانی اور فوائد آسائش جسمانی و حفظ ناموس خاندانی و بقاے نسل انسانی ایک عورت مین ہین درصورت ناقابلیت اسکی وہی منافع بعینہ دوسری یا تیسری عورت مین ہین پس اگر ایک عورت جائز ہی تو بنظر مصالح مذکورہ تعدد ازدواج بھی جائز ہے اور اگر کسی شخص کو کوئی حاجت ازدواج نہین ہی تو نہ ایک عورت کی حاجت ہی نہ دوسری کی ضرورت ہی پس وجوب بھی بمصلح ہی اور جواز بھی بمصلح ہی اور چونکہ زناکاری مین ایک صورت مطلق العنانی طرفین کی ہی اور مضار عدیدہ و نتائج ناپسندیدہ متصور ہین بدین جہت ایک طریقہ معاہدہ بشرائط و حدود و قیود کے معین و محدود اور طرفین کو تعیین حقوق جانبین سے پابند قیود فرمایا اور جن عورات کا انعقاد نظر بمصالح عباد و رضاے رب العباد قابل صلاح و سداد تھا انکو حلال کیا اور جنسے ازدواج کرنا باعث فساد معاش یا معاد یا منافی مصالح عباد تھا انکو حرام کیا اور چونکہ اکثر اوقات مشاہدہ حسن و جمال زنان گلعذار مشافہ طلعت حسیناں لالہ رخسار مہیج قواے شہوانی محرک رغبتہاے نفسانی

ضرورت پردہ و نقاب

سعین اغواے شیطانی ہوتا ہی فلہذا حکم جناب احدیت صادر ہوا کہ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم یعنے اے محمد تم حکم دو مومنوں کو کہ اپنی چشم کو مشاہدۂ نامحرمان شرعی اور زنان اجنبی سے محبوس اور تمامی فروج جسمانی اور اعضاے شہوانی کو ممنوعات ربانی و محرمات قرانی سے محروس رکھین کیونکہ یہ امر واسطے طہارت باطنی و نظافت نفسانی کے بہتر اور واسطے صفاے طینت انسانی اور رضاے روحانی کے اولیٰ تر ہے وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین من زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن یعنے اے محمد حکم دو عورات مومنات کو کہ اپنی چشم کو نگاہ عربدہ باز و نظارہ عشوہ پرداز و کرشمہ چشم فسون ساز سے محافظت اور اپنی فروج جسمانی یعنے چشم و گوش و اعضاے نہانی کی نگاہ و آواز اغیار اور ملامت نامحرمان عیار سے حراست کرین زیب و زینت باطنی کو نظر بازان دنی سے مخفی اور زیور و آرایش بدنی کو نگاہ نامحرمان اجنبی سے مستور و مخفی کرین مقنع و نقاب سے سر و گردن کا چاک گریبان تک حجاب اور پازیب و خلخال پا کی آواز سنانے سے اجتناب کرین کیونکہ یہ سب امور باعث میلان خاطر اغیار نامحرم اور سلسلہ جنبان شہوات اہل عالم ہین اور جو کہ سماعت آواز دلنواز بھی مانند نگاہ فسون ساز رخنہ انداز طبع عشاق اور کمند ولولۂ اشتیاق اور ترانۂ جوش ستائگی و وفاق اور افسانۂ دیوانگی و فراق ہوتی ہی لہذا سماعت آواز نامحرم بھی شریعت حضرت سید الانام مین ممنوع و حرام لکھی اور زنان اجنبیہ کو بسبب ضرورت شرعیہ پانچ کلمہ سے زیادہ اجازت کلام نہین دی گئی ہے

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کین دولت از گفتار خیزد

پس اگر مصالح احکام شرعیہ متروک و مطروح یا مجروح و مفقود سمجھے جاوین
تو صرف بنائے عقل ناقص پر زن و مادر اور خواہر و دختر مین کوئی مابہ الفرق باقی
نہین رہتا ہی کیونکہ اعضائے جسمانیہ اور صور نوعیہ و ترکیبات بدنیہ مین زن و مادر
و دختر و خواہر سب برابر ہین اور پھر ایک عورت سے انعقاد کی کیا ضرورت ہی
بلا تکلف بسبب شہوت نفسانی و خواہش شیطانی ہر عورت مرغوب سے زناکاری
اور مراودت و بدکاری جائز سمجھی جاوے پس وہی محذورات خبیثہ مکروہات
خبیثہ مدارج فضیحہ نتائج قبیحہ لازم ہونگی یہ چند وجوہ عقلیہ باجمال و اختصار نگارش
کیے گئے اب چند وجوہ نقلیہ گذارش ارباب دانش و بینش ہین پس واضح ہو
کہ کتب آسمانی و صحف ربانی سے امتناع تعدد ازدواج ثابت نہین ہی بلکہ جواز
و اباحت تعدد ازدواج ثابت ہی چنانچہ توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی تین عورتین تھین اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار عورتین
دو منکوحہ جو باہم خواہر زن حقیقی تھین اور دو لونڈیان حرمین تھین اور حضرت
موسی علیہ السلام کی ایک منکوحہ اور ایک حبشیہ حرم تھی اور اجازت تھی
کہ اسیرون مین جس عورت پر رغبت ہو اُسکو خدمت مین لاوین چنانچہ
کتاب استثنا باب ۲۱ ورس ۱۱ لغایتہ ۱۳ حکم ہی کہ اسیرون مین جس
خوبصورت عورت کو جی چاہے اُسکو اپنے گھر مین لاکر سر منڈوا اور ناخن
کٹوا اور اسیری کا لباس اُتروا تا کہ ایک مہینہ بھر کامل اپنے مان باپ کے
سوگ مین بیٹھے پھر اُسکے ساتھ خلوت کر کہ تو اُسکا شوہر اور وہ تیری جورو ہے
اور کتاب اخبار ایام باب ۲۲ ورس ۹ مین حق تعالے نے حضرت
داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم تجھکو ایک فرزند دینگے کہ وہ صاحب
راحت ہوگا اور ہم اُسکو سب دشمنون سے راحت بخشینگے نام اُسکا

سلیمانؑ ہوگا ہم اُسکے عہد میں بنی اسرائیل کو سلامتی و آرام بخشینگے اور وہ ہمارا گھر بناویگا وہ ہمارا بیٹا ہوگا اور ہم اُسکے باپ ہونگے آپ ملاحظہ ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خدا نے اپنا بیٹا کہا تھا اُنکی سات سو بیبیان اور تین سو حرمین تھین جیسا کہ کتاب اول سلاطین باب ۱۱ ورس ۳ مین مرقوم ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیان تھین اور بعد اسکے زن اوریا پر عاشق ہوے تھے علے ہذا القیاس تعدد ازواج اکثر انبیا کے عہد مین جائز رکھا گیا ہے اور کہین بالتصریح ممنوع نہین کیا گیا ہان البتہ حضرت عیسی مسیح علیہ السلام نے ایک عورت سے بھی ازدواج نہین فرمایا اسکا سبب یہی ہے کہ وہ مبعوث بہ رہبانیت ہوے تھے پس اقوال و انبیاے اغراض و اغماض یا افعال انبیا پر تشنیع و اعتراض کرنا کفر و الحاد ہے اور بتصریح کتب سماوی کفر و الحاد کا جواب جہاد ہے چنانچہ ہر گاہ بنی اسرائیل نے باوصف ہدایت و ارشاد کے بت پرستی و گوسالہ پرستی مین استمداد اور تعمیل احکام الٰہی اور متابعت اوامر شریعت پناہی مین کفر و الحاد کیا تو حضرت موسے علیہ السلام نے حکم قتل و جہاد دیا کیونکہ باوصف ارشاد و ہدایت کے اصرار جہالت و انہماک ضلالت اس لائق ہے کہ تادیب و تعزیر دیجاوے اور وہ طبقہ زمین اس قابل ہے کہ نجاست کفر سے تزکیہ و تطہیر کیجاوے علاوہ اسکے اگر کوئی کافر مطرود یا مرتد مردود معاذ اللہ نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہے کہ وجود و شہود اُنکا بغیر باپ کے ناممکن الوجود ہے جیسا گمان فاسد فرقہ یہود ہے یا یہ گمان باطل کرے کہ اُنکو بسبب ناقابلیت و عدم رجولیت کے عورات کی ضرورت نہ تھی معاذ اللہ اسقدر عیاش تھے کہ بحیلہ تعلیم کے عورات کو ہمراہ رکھتے تھے اور بہ نوعیہ ازدواج کی کچھ حاجت نہ تھی تو اس

قول باطل اور اس کفر کامل کا کیا جواب ہو سکتا ہے اعاذنا اللہ وسائر العباد عن سوء الاعتقاد وطغیان الکفر والالحاد وثوران الحقد والالداد۔

(۳۶) یا اباذر ایما رجل تطوع فی کل یوم ولیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ سوی المکتوبۃ کان لہ حقا واجبا بیت فی الجنۃ۔

(۳۷) یا اباذر انک ما دمت فی الصلوۃ فانک تقرع باب الملک الجبار ومن تکثر قرع باب الملک یفتح لہ۔

(۳۸) یا اباذر ما من مومن یقوم مصلیا الا تناثر علیہ البر ما بینہ وبین العرش ووکل بہ ملک ینادی یا ابن آدم لو تعلم ما لک فی الصلوۃ ومن تناجی ما انفتلت۔

ای ابوذر جو شخص لطوع ورغبت وخلوص نیت وحسن ارادت شبانہ روز میں ۱۲ رکعت نماز علاوہ نمازہائے فریضہ کے ادا کرے تو وہ ضرور بہشت عنبرسرشت میں جاگزین اور ایوان خلد بریں میں مکین ہوگا ای ابوذر جبتک تو نماز خالق بے نیاز میں مصروف اور راز و نیاز خالق کارساز سے مالوف رہتا ہی اسوقت تک گویا در دولت بادشاہ عالی وقار پروردگار قہار وجبار پر حاضر ہو کر زنجیر درگاہ رفعت اور حلقۂ بارگاہ عظمت کو ہلاتا ہی اور یہ امر یقینی ہی کہ جو شخص دروازۂ قصر سلطانی کے بکثرت سقارعت اور آستان ایوان جہانبانی کے باصرار واستمرار ملازمت کریگا اسکے واسطے بالضرور ایک دن دروازۂ احسان ومرحمت کشادہ اور فیضان برکت وسعادت اسپر زیادہ ہوگا ای ابوذر جو مومن کہ نماز ایزد معبود میں مشغول قیام وقعود مصروف رکوع وسجود ہوتا ہی اسپر عرش عظیم سے رحمت خداوند کریم نازل اور مغفرت

پروردگار رحیم واصل ہوتی ہی اور ایک فرشتۂ رب الارباب اُس سے خطاب کرتا ہی کہ ای فرزند آدم اگر تو لذت اسرار نماز سے واقف اور حلاوت راز و نیاز خدا ے کارساز سے عارف ہو جاوے تو کبھی جاے نماز سے مباعدت اور شغل نماز سے مفارقت نہ کرے۔

(۳۹) یا اباذر طوبے لاصحاب الالویۃ یوم القیامۃ یحملونہا فیسبقون الناس الا دھو السابقون الی المساجد بالاسحار وغیر الاسحار۔

(۴۰) یا اباذر الصلوۃ عماد الدین واللسان اکبر والصدقۃ تمحو الخطیئۃ اللسان اکبر۔

ای ابوذر خوشا حال ارباب اخیار اصحاب ابرار کہ بروز قیامت حامل علمہاے زرین نگار فراز ندہ رایات ضیا بار ہونگے اور سب لوگون سے مقدم داخل قصرہاے جنان واصل روضہ ہاے رضوان ہونگے یہ وہ لوگ ہین کہ سب سے پیشتر باوقات اسحار و اوقات مختلفۂ لیل و نہار داخل مساجد ہوکر مصروف اوراد و اذکار مشغول مناجات و استغفار رہا کرتے ہین ای اباذر نماز خالق بے نیاز ستون دین مبین رکن رکین شرع متین ہی اور جو اذکار و عقاید زبان سے جاری ہوتے ہین وہ بزرگتر ہین اور صدقات و خیرات ماحی سئیات و موجب دفع بلیات و قضاے حاجات و ترقی سعادات ہین لیکن ذکر خداوند داور و امر بالمعروف و نہی عن المنکر جو زبان سے جاری ہوتا ہے اُسکے فوائد عظیم تر ہین۔

(۴۱) یا اباذر الدرجۃ فی الجنۃ فوق الدرجۃ کما بین السماء والارض وان العبد لیرفع بصرہ فیلمع لہ نور یکاد یخطف

بصره فیقرع لذلک فیقول ما هذا فیقال هذا نور اخیک فیقول
اخی فلان کنا نعمل جمیعا فی الدنیا وقد فضل علی هکذا فیقال له
انه کان افضل منک عملا ثم یجعل فی قلبه الرضا حتی یرضی۔

ذکر فضیلت درجات مومنین

اے ابوذر درجات بہشت عنبر سرشت ایک دوسرے سے بلند تر اور مثل بلندی
آسمان کے زمین سے رفیع تر ہیں چنانچہ بعض بندگان مومن جانب اعلیٰ نظر کرینگے
تو ایک طرف جادہ عظیم نظر آویگا پس متوحش ہوکر استفسار کرینگے فرشتگان الٰہی
جواب دینگے کہ فلان مومن دیندار کا جلوہ انوار ضیا بار ہی وہ بندہ مومن کہے گا
یہ برادر مومن ہمارے ساتھ دنیا میں عبادت کردگار اور مثل ہمارے طاعت
پروردگار کیا کرتا تھا پس کس وجہ سے اسکے مرتبے کو مجھ سے رفعت اور میرے
درجات سے اسکو افضلیت ہوگئی اسوقت خطاب ہوگا کہ تیرے اعمال سے
اسکے اعمال بہتر اور تیری طاعات سے اسکی طاعات بیشتر تھی لیکن چونکہ جناب
احدیت کو از روئے وفور رحمت اس مومن کی بھی تسکین خاطر منظور ہوگی تو
اسکے قلب پر ضیا کو تسلیم و رضا سے معمور اور بلمعہ صدق وصفا سے پر نور کردیگا
جس سے اسکو ابتہاج موفور انبساط نا محصور حاصل رہیگا۔

دنیا کا قیدخانہ مومن [illegible]

(۲۴) یا اباذر ان الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر وما اصبح
فیها مؤمن الا حزینا وکیف لا یحزن وقد اوعده الله جل ثناؤه
انه وارد جهنم ولم یعده انه صادر عنها ولیلقین امراضا
ومصیبات وامورا یغیظه ولیظلمن فلا ینتصر یبتغی ثوابا من الله
تعالی فما یزال فیها حزینا حتی یفارقها فاذا فارقها افضی الی
الراحة والکرامة۔

(۲۵) یا اباذر ما عبد الله عز وجل علی مثل طول الحزن۔

ہی ابوذر دنیاے غدار اور یہ دار ناپائدار واسطے موٴمن دیندار کے ایک زندان دل آزار قید خانۂ ظلمت آثار ہی جس سے افسردہ وغمناک رہا کرتا ہی یا محبس آلام واضرار خارستان آزار دلفگار ہی کہ جس سے ہر وقت دلریش وسینہ چاک رہا کرتا ہے لیکن واسطے کفار اشرار فساق وفجار ملحدان بدکردار کے گویا بہشت فرحت قرار گلستان دلکشا ہی جسمین ہر وقت شادان وشادمان ہین یا بوستان عشرت خیز چمنستان نزہت انگیز ہی جسمین خوشحال وفرحان ہین یا صحن ایوان زرنگار فضا ہے قصر مرصع کار ہی جسمین بناز وتبختر خرام کرتے ہین یا بارگاہ رفیع الشان پیشگاہ راحت نشان ہی جسمین بخواب نوشین وغفلت شیرین آرام کرتے ہین اور حال موٴمن دیندار یہ ہی کہ جب صبح ضیا بار نمودار ہوتی ہی تو بسبب انواع آلام وہموم اور مکروہات وغموم کے محزون ومغموم متالم ومہموم اُٹھتا ہی اور حزن وملال اُسکا بجا ہی اسواسطے خداوند حمید نے تہدید وتوعید فرمائی ہی کہ ہر شخص وارد دار البوار ہوگا اور یہ وعدہ نہین فرمایا ہی کہ جہنم سے رستگار ہوگا مگر متقی وپرہیزگار متورع وابرار بالضرور رستگار ہوگا اور یہ اشارہ ہی طرف آیۂ کریمہ کے جسمین حق تعالی نے فرمایا ہی وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا پس موٴمن کو کیونکر یقین ہو سکتا ہی کہ ہم منجملہ ابرار واخیار اور اصحاب تقوی شعار ہین بدین وجہ وہ ہمیشہ غمناک وغمگین رنجور وحزین رہا کرتا ہی علاوہ اسکے انواع رنج وملال صنوف کلال ووبال الوف تشتت وبلبال وفور زحمت ونکال ہجوم اختلال احوال مین مبتلا رہا کرتا ہی جس سے دل پژمردہ خاطر افسردہ زندگی سے آزردہ غم وغصہ سے گلو فشردہ رہتا ہی اُسکی مظلومی مین کوئی مددگاری رنج ومصیبت کو کوئی غمخواری نہین کرتا ہی پس ہمیشہ دنیا مین مصائب روزگار سے دلفگار مراحل

وآزار سے خستہ و زار تقالیب لیل ونہار سے اسیر ادبار کاہش اغیار سے پر اضطراب
واضطرار رہا کرتا ہی لیکن ہر حال مین امیدوار اجر و ثواب طلبگار خوشنودی رب
الارباب رہتا ہی بدینوجہ ہرگاہ اس دار فنا سے نہضت اور سراے بیوفا سے رحلت
کریگا تو احتمالے عظیم کرامتہاے جسیم نعمتہاے فخیم سرہتاے بہشت نعیم تقرب درگاہ
خداوند کریم پاویگا اسی ابوذر کو یہی عبادت خدا کے نزدیک طول حزن و مصیبت سے
خوشتر اور صبر رنج و محنت سے بہتر نہین ہی۔

روایت

روایت وصف دار دنیا

روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے حال و وصف دنیا دریافت کیا
حضرت نے فرمایا ما اصف لک من دار من صح فیہا امن ومن سقم
فیہا ندم ومن افتقر فیہا حزن ومن استغنی فیہا فتن فی حلالہا
حساب وفی حرامہا عقاب۔ یعنے کیا وصف بیان کرون اس دار
ناپایدار سراے عبرت آثار کا جسمین انسان صحت و عافیت پاتا ہی تو مرنے سے
غافل ہوکر کمال اطمینان واسطے ہمیشہ کے موت سے امن و امان تصور کرتا ہی اور
اگر بیمار و سقیم مبتلاے درد الیم ہوتا ہی تو نادم و پشیمان ہوکر افسوس کرتا ہی کہ
مفت ایام صحت کو برباد اور اوقات عزیز مین نقصان و کساد کیا اور اگر مفلس
و نادار ہوتا ہی تو شبانروز فکر و پریشانی مین اندوہناک ہر وقت نشتر غم سے
سینہ چاک رہتا ہی اور اگر مال و دولت حاصل ہوتا ہی تو بادہ کبر و غرور سے
مدہوش فتنہ و شرور سے ہمدوش طغیان ہو فور سے باجوش و خروش ملاب
و ملاہی سے ہم آغوش ہوجاتا ہی اس دار عاجل مین ہر طرح سے قیام مشکل ہی
کیونکہ حلال دنیا مین حساب ہوگا اور حرام دنیا مین عذاب ہوگا پھر ایسے
مقام کا کیا حال بیان کیا جاوے۔

روایت

روایت طلاق دنیا

منقول ہی کہ شہریار کشور دنیا و دین تاجدار علم و یقین حضرت امیر المومنین امام المتقین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہی یاد نیا یا دنیا الیک عنی ابی تعرضت ام الیّ تشوقت لا حان حینک ھیھات غری غیری لا حاجۃ لی فیک قد طلقتک ثلثا لا رجعۃ فیھا فعیشک حقیر وخطرک یسیر و املک قصیر اٰہ من قلۃ الزاد وطول الطریق وبعد السفر یعنی اے دنیاے غدار عجوزۂ مکار پیرہ زال مردار شوہر کش خونخوار میرے پاس سے دور ہو خواہ تو مزاحمت و غمازی سے چاہے کہ کمند مکر و فریب مین مجھکو اسیر اد بار کرے خواہ مشتاقانہ عشوہ پردازی و کرشمہ سازی سے چاہے کہ دام محبت و الفت مین مجھکو گرفتار کرے لیکن کسیطرح سے وقت وصال وہم آغوشی اور موقع ہمکناری و ہمدوشی مجھکو نصیب نہوگا ہر طرح سے ہمارا اور تیرا فراق و وصال ناممکن و محال ہی پس میرے پاس سے دور ہو اور اس دام مکر و تزویر مین جاکر غیرون کو اسیر کر مجھکو تیری مواصلت کی کوئی حاجت اور کسیطرح سے رغبت صحبت یا موانست نہین ہے اور ہرگاہ مین نے تجھکو تین مرتبہ طلاق دیا ہی تو ہمیشہ کے واسطے تجھسے افتراق ہوگیا ہی میری آنکھون مین عیش و عشرت تیرا ذلیل و حقیر اور قدر و منزلت تیری تحلیل و یسیر اور آرزوے مواصلت تیری کوتاہ و قصیر ہی آہ آہ کسقدر زاد راہ قلیل اور راہ عدم دراز و طویل اور زمان مسافرت و رحیل کسقدر بعید و طویل ہے۔

روایۃ فیھا درایۃ

منقول ہی کہ قاضی شریح نے ایک مکان خرید کیا اسی دینار سرخ زر ثمن ادا کیا اور قبالہ مکان بگواہی گواہان مسجل کیا۔ یہ خبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو

پہونچی حضرت نے قنبر کو بھیجکر قاضی شریح کو طلب فرمایا جب قاضی شریح ارباب خدمت فلک جناب ہوا تو حضرت نے خطاب کیا کہ ای شریح تونے کوئی مکان باداے زر ثمن خرید کیا ہی اور قبالہ مکان بشہادت شہود عدول و شامل کیا ہو اُسنے عرض کیا کہ ہان حضرت نے فرمایا یا شریح اتق اللہ سیاتیک من لاینظر فی کتابک ولایسئل عن بینتک حتی یخرجک من دارک شاخصا ویسلمک الی قبرک خالصا یعنے ای شریح براہ تقوی و پرہیزگاری کے خوف خداوندباری کر کیونکہ عنقریب وہ شخص آویگا جو قبالہ مکان پر لحاظ نہ کریگا نہ گواہان دستاویز سے کچھ دریافت کریگا تیری روح کو قالب خالی اور جسم کو خانہ خالی سے نکال دیگا تو آنکھ کھولے دیکھتا رہجائیگا تا اینکہ تجھکو چند پارچہ کفن مین ملفوف کرکے تنہا قبر تنگ و تاریک مین مدفون کرینگے اُسوقت تیرے پاس نہ دولت و جاہ ہوگی نہ کوئی عمارت ہمراہ ہوگی انظر بنیانک ان لاتکون اشتریت ہذہ الدار من غیر مالک او وزنت مالا من غیر حلہ فاذا انت قد خسرت الدارین جمیعا الدنیا والاخرۃ پس خوف کر کہ مبادا بایع مکان اصل مالک مکان واقعی ہو یا زر ثمن حلال بوجہ شرعی نہو کیونکہ اگر ایسا ہوگا تو معاہدہ بیع سراسر باطل اور خسران دنیا و عقبا تجھکو حاصل ہوگا۔ بعد اسکے فرمایا کہ ای شریح اگر وقت خرید مکان کے ہمارے پاس حاضر ہوتا تو ہم تجھکو ایسی دستاویز لکھا دیتے جسکے دیکھنے سے وہ مکان بقیمت دو درم سیاہ بھی خرید نہ کرتا۔ شریح نے عرض کیا کہ ای مولائے مومنان آپ کیا تحریر فرماتے حضرت نے یہ مضمون ہدایت مشحون املا فرمایا

قبالہ مکان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما اشتری عبد ذلیل من میت ازعج

قبالۂ خانۂ آخرت

بالرحیل اشترے منہ دارًا فی دار الغرور من جانب الفانین الی عسکر الهالکین یعنے اس دار ناپائدار سراسے بے اعتبار کو خرید کیا ہی اس بندۂ ذلیل وخوار نے اُس بایع بیدار سے جسکی عمر فانی کا دنیا سے انتقال اور اساس زندگانی کا اس دار فانی سے انقلاع کیا گیا ہی اور یہ سراے ناپائدار واقع ہی شہر غدار دنیاے مکار مین مسافت رقبۂ اراضی اور وسعت صحن مکان خرید کردہ قاصی یہ ہی کہ جانب اہل فنا وزوال سے اُسکی ابتدا اور لشکرگاہ اہل انتقال وارتحال تک اُسکی انتہا ہی وتجمع هذه الدار حدودًا اربعة فالحد الاول منها ینتهی الی دواعی الآفات والحد الثانی منها ینتهی الی دواعی العاهات والحد الثالث منها ینتهی الی دواعی المصیبات والحد الرابع منها ینتهی الی الهوی المردی والشیطان المغوی وفیه یشرع باب هذه الدار اور یہ مکان ناچیز ونابود حدود اربعہ ذیل سے محیط ومحدود ہی حد اول دواعی آفات وبلیات سے ملحق ہی حد دوم دواعی امراض وشداید کربات سے ملصق ہی حد سوم الوف آلام وہموم صنوف مصائب وغموم کو شامل ہی حد چہارم ہوا وہوس نفسانی مکائد اغواے شیطانی سے متواصل ہی اور اسیطرف دروازۂ آمد ورفت شہوات نفسانی اور مدخل ومخرج تعیشات زندگانی مفتوح ہوا ہی اشترے هذ المفتون بالامل من هذا المزعج بالاجل جمیع هذه الدار بالخروج من عز القنوع والدخول فی ذلِ الطلب خرید کیا ہی اس مکان کو اس مفتون آمال واماني مجنون لیلاے حرص نفسانی نے اُس دار رفتہ ودر وزہ زندگانی دل تفتہ قضاے عمر فانی سے عوض اس زر ثمن کے جسکے سبب سے دائرۂ عز قناعت وادب سے

خارج اور احاطۂ ذلت خواہش وطلب مین داخل ہوگیا فما ادرك هذا
المشتری من درك فعلى مثلى اجسام الملوك وسالب نفوس
الجبابرة مثل كسرى وقيصر وتبع وحمير ومن جمع المال الى المال
فاكثر وبنى فشيد ونجد فزخرف وادخر بزعمه للولد اشخاصهم
جميعا الى موقعت العرض لفصل القضاء قد خسر هنالك المبطلون
خلاصہ ترک بائع ومشتری یہ ہی کہ اگر احیانا کوئی دعویدار پیدا ہو اس امر کا کہ بائع نے
بلا استحقاق فروخت کیا اور مشتری نے بغیر حق کے مول لیا تو فیصلہ اسکا ہوئیگا۔
قاضی یوم القیام مین ہوگا جسنے اجسام سلاطین وحکام اجساد وعظام ملوک
عظام اعضا وجوارح بادشاہان والا مقام کو زیر زمین وحشت ناک کے
تودۂ خاک کر دیا اور بڑے بڑے گردن کشان بنی آدم جباران عالم مانند
قیصر روم وتبع وحمیر حاکمان ملک یمن وکسرے بادشاہ اقلیم عجم کو ایکدم
مین ہلاک کر دیا جن لوگون نے سیم وزر کا خزینہ اور لعل وگوہر کا دفینہ اور
مال وحشمت کا گنجینہ فراہم کیا ہی اور عمارات رفیعہ کو نقش ونگار بوقلمون سے
مرصع اور مکانات بدیعہ کو فروش زرنگار آلات طلاکار گوناگون سے مرتع
کیا ہی اس امید پر کہ یہ سب اثاث جاہ وحشمت انکی اولاد وذریت کے بکار آمد
ہوگا یہ سب لوگ ایکدن عرصۂ محشر مین جمع کیے جاوینگے اور بائع ومشتری
اور دعویدار واسطے فیصلۂ حقوق کے روبروے حضرت عادل قہار حاضر کیے
جائینگے اسدن جو شخص باطل پر ہوگا اسکو خسران عاقبت اور نقصان آخرت
حاصل ہوگا شهد على ذلك العقل ان اخرج من اسر الهوى
ونظر بعين الزوال لاهل الدنيا وسمع منادى الزهد ينادى
فى عرصاتها ما ابين الحق لذى عينين ان الرحيل احد اليومين

فتزودوا من صالح الاعمال وقربوا الامال بالاجال گواہ صادق
اور شاہد واثق اسکا عقل متین اور رائے رزین ہی جبکہ قید ہوا و ہوس سے آزاد
ہوکر بنگاہ عبرت حال دنیائے خراب آباد پر نظر کرے اور بگوش ہوش صدائے
منادی زہد و تقویٰ کو سماعت کرے جسکی ندائے عبرت انتما یہ ہی کہ سامنے اولوالابصار
کے امر حق ظاہر و آشکار ہی بدرستیکہ دو دن سے ایک دن موت آنے کا دارومدار
ہے یعنے آج مرنا یا کل مرنا ہر فرد بشر کو لازم و سزاوار ہی جبتک کہ یہ عمر ناپائدار
اس دار بیمدار مین برقرار ہی ہر صبح و شام ہر روز موت کا انتظار ہی پس محاسن
افعال و محامد اعمال سے زاد راہ لیلو اور امیدہاے دور و دراز کو خوف
آجال سے قطع کردو۔

(۴۴) یا اباذر من اوتی من العلم مالا یبکیہ لحقیق ان یکون اوتی علم
مالا ینفعہ لان اللہ تعالیٰ نعت العلما فقال ان الذین اوتوا العلم من
قبلہ اذا یتلی علیہم یخرون للاذقان سجدا ویقولون سبحان ربنا
ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون ویزیدہم خشوعا
(۴۵) یا اباذر من استطاع ان یبکی فلیبک ومن لم یستطع فلیشعر
قلبہ الحزن ولیتباک ان القلب القاسی بعید من اللہ تعالیٰ ولکن
لا یشعرون۔

ای ابوذر جو شخص باوصف علم و عرفان جناب باری کے اسکے خوف سے گریہ و زاری
نہین کرتا گویا اسکو علم نافع عرفان صالح نہین ہی کیونکہ حق تعالیٰ نے عالمان ربحق کی
تعریف عارفان حق کی توصیف اسطرح فرمائی ہی کہ جن لوگون کو قبل نزول قرآن کے
علم کتب سماوی یا دین و ایمان سے آگاہی یا اطلاع بشارت رسالت پناہی حاصل
ہی وہ بمجرد سماعت آیات آسمانی اور تلاوت کلام ربانی کے سربسجود گرتے ہین اور

علم و عرفان ... (marginal note)

کہتے ہین کہ پاک و پاکیزہ ہی ہمارا پروردگار اور تمامی عیوب ذاتی و نقائص صفاتی سے
برکنار ہی اور جو وعدہ اُسنے ظہور نبوت و بعثت اور اجراے شریعت کا فرمایا تھا وہ
پورا ہوا اور جب سر بسجود گرتے ہین یا سماعت قرآن کرتے ہین تو خوف کردگار سے
گریہ وزاری اور تضرع و اشکباری کرتے ہین اے ابوذر اگر گریہ وزاری ممکن ہو تو
گریہ و اشکباری کر اور اگر نہو سکے با قلب حزین و طبع غمگین گریہ وزاری کی صورت
بنا کیونکہ قلب قساوت معمور درگاہ احدیت سے مہجور رحمت الٰہی سے دور ہوتا ہی
لیکن سنگدلان جاہل اس شرف کامل سے غافل ہین۔

(۶۴) یا اباذر یقول اللہ تعالیٰ لا اجمع علے عبد خوفین ولا اجمع له
امنین فاذا امننی فی الدنیا اخفته یوم القیامة واذا اخافنی فی الدنیا
امنته یوم القیامة۔

اے ابوذر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ بندہ کے واسطے نہ دو خوف جمع کرتا ہون نہ دو امن
مجتمع کرتا ہون چنانچہ اگر وہ دنیا مین میرے خوف سے ایمن میرے عقاب سے
مطمئن ہی تو اُسکو عقبیٰ مین خائف و ترسان کرونگا اور اگر وہ دنیا مین میرے
خوف سے ترسان و لرزان ہی تو اُسکو عقبیٰ مین مستوجب امن و امان مستحق رحمت
و غفران کرونگا۔

(۶۷) یا اباذر لو ان رجلا کان له کعمل سبعین نبیا لاحتقرها وخشی
انه لا ینجو من شر یوم القیامة۔

(۶۸) یا اباذر ان العبد لیعرض علیه ذنوبه یوم القیامة
فیقول اما انی کنت مشفقا فیغفر له۔

اے ابوذر اگر کوئی شخص مثل ستر پیغمبران برگزیدہ رسولان خدا رسیدہ کے
اعمال و طاعات بجالاوے تاہم اُسکو حقیر اور حقوق الٰہی کے سامنے بے توقیر سمجھے

اور ہمیشہ خائف و ترسان رہے کہ شر و ریوم نشور سے اُسکو رستگاری اور رحمت و مغفرت جناب باری سے کامگاری نصیب ہوگی ای ابوذر روز قیامت گناہان بندۂ گناہگار معاصی بندۂ خطا وار پیش ہونگے پس وہ نادم و شرمسار ہوکر کہیگا کہ میں ہمیشہ گناہ ہائے خائف و ترسان اور اسیدن کے واسطے لرزان و ہراسان رہتا تھا آخرکار وہی وقت اضطرار پیش ہوا پس بدینوجہ قلزم رحمت موجزن ہوگا اور داخل مغفرت جناب ایزد ذوالمنن ہوگا۔

(۴۹) یا اباذر ان الرجل لیعمل الحسنة فیتکل علیها و یعمل المحقرات حتے یاتی الله یوم القیامة وهو علیه غضبان وان الرجل لیعمل السیئة فیخوف منها فیاتی الله امنا یوم القیامة۔

ای ابوذر کبھی انسان اعمال حسنہ افعال صالحہ کرتا ہی اور اُسپر اعتماد تمام اور وثوق تام کرتا ہی اور بدینوجہ ارتکاب گناہان خفیف کو سہل و آسان سمجھتا ہی پس خداوند پاک بروز قیامت اُسپر غضبناک ہوگا اور کبھی انسان گناہ کرتا ہی مگر اُس سے خائف و ترسان ہوتا ہی پس بروز قیامت اُسکو عذاب الٰہی سے امن و امان اور عقوبت اُخروی سے اطمینان حاصل ہوگا۔

(۵۰) یا اباذر ان العبد لیذنب ذنبا فیدخل به الجنة فقلت فکیف ذلك بابی انت وامی یا رسول الله قال یکون ذلك الذنب نصب عینیه تائبا منه فارا الی الله تعالی حتے یدخل الجنة یا اباذر ان اول شیٔ یرفع من هذه الامة الامانة والخشوع حتے لا تکاد تری خاشعا۔

ای ابوذر بندۂ مومن کبھی گناہ کرتا ہی اور بسبب اُسکے داخل جنت عنبر سرشت ہوتا ہی ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہوں ماں باپ میرے تمپر اسکا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ گناہ کرتا ہی لیکن اُسکے ارتکاب سے منفعل و شرمندہ بارگاہ حضرت آفرینندہ

خائف وسپر افگندہ ہوتا ہی پس خالق جہان آفرین بسبب اسکے داخل خلد برین فرماتا ہی ای ابوذر سب اعمال جمیلہ سے پیشتر اور افعال جلیلہ سے مقدم تر عمل توبہ و شرمساری رجوع بجناب باری وخوف وخشیت تمہاری جانب آسمان بلند ہوتا ہی تا آنکہ عمل انابہ وخشوع صاحب تذلل وخضوع دنیا مین نہ دیکھیگا مگر یہ کہ آسمان پر پاویگا۔

(۵۱) یا اباذر الکیس من اذاب نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ وھواھا وتمنی اللہ عز وجل الامانی۔

ای ابوذر صاحب عقل وکیاست اہل فہم وفراست وہ شخص ہی کہ شقہائے جسمانی طاعات یزدانی مین اپنے جسم کو گداختہ وژولیدہ اور تحصیل رضائے ربانی مین اپنی جان ودل کو فرسودہ وکاہیدہ کرتا ہی اور واسطے عواقب امور عقبی کے حسنات وطاعات بجالاتا ہی اور اہل عجز وناتوانی صاحب سفاہت ونادانی وہ شخص ہی کہ جو متابعت ہوا وہوس نفسانی اطاعت اوامر شیطانی کرتا ہی اور بہم آرزوے خوشنودی ربانی تمنائے بہشت جاودانی کرتا ہی حق تعالی فرماتا ہی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی یعنے جو شخص کہ بسبب خوف ربانی کے ہوا وہوس نفسانی سے گریز زخارف شہوانی ومکائد شیطانی سے پرہیز کریگا جنت ماوا مین اسکا مقام فردوس اعلے مین اسکا قیام ہوگا۔

(۵۲) یا اباذر والذی نفس محمد بیدہ لو ان الدنیا کانت تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ او ذباب ما سقی الکافر منھا شربۃ من ماء۔

(۵۳) یا اباذر الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیھا الا ما ابتغی بہ وجہ اللہ وما من شیء ابغض الی اللہ تعالی من الدنیا خلقھا ثم اعرض عنھا فلا ینظر الیھا حتی تقوم الساعۃ وما من شیء احب الی

عزوجل من ایمان به و ترک ما امر به ان یترک۔
ای ابوذر قسم ہی اُس خدا وند با عظمت و جلالت کی کہ جان محمد اُسکے قبضۂ قدرت
مین ہی کہ اگر عز و وقار دنیاے ناپائدار برابر پر مگس بمقدار پشہ ہوتا تو
کوئی کافر ایک جرعۂ آب سے بھی سیراب ایک جام سے بھی کامیاب نہوتا لیکن
ای ابوذر یہ دنیاے دون اور زخارف دنیاے مفتون اور جو لذائذ نفسانی آمیز
مخزون و مشحون ہین سب رحمت خدا سے مطرود و ملعون اور عقوبت خدا سے
نامصئون و غیر مامون ہین مگر اُسیقدر کہ جسکے ذریعہ سے رضاے الٰہی مطلوب اور
جسقدر خدا کے نزدیک محبوب و مرغوب ہو ای ابوذر کوئی شئ خدا کے نزدیک مکروہ
و مذموم اور مبغوض و ملوم دنیاے مشئوم سے زیادہ نہین ہی چنانچہ حق سبحانہ تعالے
نے اُسکو پیدا اور اُسکی جانب سے اعراض کیا اور تا روز قیامت اُسپر نظر عاطفت
نگاہ مرحمت نہ فرماویگا بلکہ خدا کے نزدیک سب سے محبوب تر متاع ایمان سرمایۂ
عرفان و ایقان ہی اور پسندیدہ و مرغوب تر تعمیل احکام اور اجتناب معاصی
و آثام اور ترک مناہی و ازلام ہی۔
(۵۴) یا اباذر ان اللہ تبارک اوحی الی اخی عیسی یا عیسی لا تحب
الدنیا فانی لست احبھا و احب الاخرۃ فانما ھی دار البقا۔
(۵۵) یا اباذر ان جبرئیل اتانی بخزائن الدنیا علی بغلۃ شہبا
فقال لی یا محمد ھذہ خزائن الدنیا و لا ینقصک من حظک عند
ربک فقلت یا حبیبی جبرئیل لا حاجۃ لی فیھا اذا شبعت شکرت
ربی و اذا جعت سالتہ۔
ای ابوذر حق تعالی نے وحی فرمائی ہمارے بھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہ ای
عیسیٰ دنیاے دنی کو محبوب نہ رکھنا کہ وہ مجکو بھی نا مرغوب ہی اور طالب عقبی رہنا

کہ وہ دار جاودانی اور مقام تقرب یزدانی و تعینات روحانی ہی ای ابوذر میرے
پاس جبرئیل امین بحکم رب العالمین اشتر اشہب پر خزائن روے زمین لیکر آئے
اور کہا کہ خزینہ ہاے مال و دولت دفینہ ہاے متاع و ثروت حاضر ہی اور
بسبب اسکے آپکے مرتبہ و رفعت مین انخفاض عزت و عظمت مین انحطاط و
انتقاص نہوگا مین نے کہا ای جبرئیل مجھکو مال و متاع دنیا کی کچھ ضرورت
خزائن سیم و زر دفائن لعل و گوہر کی کچھ حاجت نہین ہی بلکہ مجھکو اسقدر مطلوب
اور جان و دل سے مرغوب ہی کہ جسوقت حق سبحانہ تعالی اپنے فضل و کرم سے
مجھکو شکم سیر کرے اُسوقت اُسکے حمد مین تر زبان اور اُسکے شکر سے رطب اللسان
رہون اور جسوقت گرسنہ ہون اُسوقت اُسکی درگاہ احدیت بارگاہ
صمدیت مین طلب کرون اس سے بہتر کوئی نعمت اور اس سے خوشتر
کوئی دولت نہین ہی۔

(۵۶) یا ابا ذر اذا اراد اللہ عز وجل بعبد خیرا فقھہ فی الدین
وزھدہ فی الدنیا وبصرہ بعیوب نفسہ۔

ای ابوذر جب خداے عز وجل کو منظور ہوتا ہی کہ کسی بندہ کے ساتھ نیکی فرمائے
تو اُسکو معالم دینیہ معارف یقینیہ کا عارف معائب نفسانیہ سے واقف کرتا ہی
لذائذ دنیاے فانی شہوات نفسانی سے اُسکو کارہ و متنفر اُسکے عیوب اور
معاصی پر مستبصر کردیتا ہی۔

(۵۷) یا ابا ذر ما زھد عبد فی الدنیا الا انبت اللہ الحکمۃ فی
قلبہ وانطق بھا لسانہ وبصرہ عیوب الدنیا وداءھا ودواءھا
واخرجہ منھا سالما الی دار السلام۔

ای ابوذر جو شخص لذات دنیہ شہوات ردیہ تعینات دنیویہ ہوا و ہوس نفسیہ کو ترک

کرکے زہد و قناعت اور فقر و سکنت اختیار کرتا ہی حق تعالیٰ اُسکے گنجینۂ دل کو
زواہر انوار علم و حکمت سے مشحون اور جواہر اسرار معرفت اُسمین مکنون و مخزون
فرماتا ہی زبان فیض ترجمان کو قلزم علم و حکمت سے موجزن اور دیدۂ بصیرت کو
سرمۂ ادراک ذمائم ملاذ دنیویہ معائب حظاظ نفسیہ اور امراض شہوات ردیہ
اور معالجات صافیہ و مداوات شافیہ سے روشن کر دیتا ہی پس وہ صحیح و سالم
رحلت کرکے بآرام تمام جاگزین دار السلام ہوتا ہی۔

(٥٨) یا اباذر اذا رایت اخاک قد زھد فی الدنیا فاستمع منه
فانه یلقی الیک الحکمة فقلت یا رسول الله من ازھد فی الناس
قال من لم ینس المقابر والبلی وترک فضل زینة الدنیا وآثر
ما یبقی علی ما یفنی ولم یعد غدا من ایامه وعد نفسه فی الموتی
ای ابوذر اگر کوئی برادر مومن تارک الدنیا تجھکو نظر آوے تو اُسکے قول کو دل سے
منظور و مقبول اور اُسکی اطاعت کو اپنا دستور و معمول کر کیونکہ وہ تجھکو بہرہ اندوز
حکمت و ارشاد مالا مال صدق و سداد کریگا حضرت ابوذر نے عرض کیا کہ یا رسول
الله کون شخص زاہد تر اور ترک دنیا مین بہتر سمجھا جاوے حضرت نے ارشاد فرمایا
جو شخص نزول ممات قبور اموات سے اندوہناک وحشت گورستان عبرت
گذشتگان بوسیدگی ابدان سے سینہ چاک رہتا ہی اور زیب و زینت فضول عیش
و عشرت نامعقول کو ترک کرکے لذتہاے فانی سے فرار اور نعمتہاے جاودانی کو
اختیار کرتا ہی اور روز فردا کو اپنی عمر ناپائدار مین شمار نہین کرتا ہی اپنے تئین
گذشتگان عالم اور خفتگان خواب عدم سے برکنار نہین سمجھتا ہی۔

(٥٩) یا اباذر ان الله تبارک وتعالی لم یوح الیّ ان اجمع المال
ولکن اوحی الیّ ان سبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد

ربات حتّٰے یاتیات الیقین۔

اے ابوذر مجھپر کوئی ہدایت ربانی نازل اور کوئی وحی آسمانی واصل نہین ہوئی اس حکم سے کہ متاع مال و دولت اور سامان عیش و راحت حاصل کر بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھکو اس حکم فیض شیم سے مامور اور میرے دل کو اس ہدایت و ارشاد سے معمور فرمایا ہے کہ تسبیح و تہلیل پروردگار حمد و شکر آفریدگار بجالایا کر نماز گزاری اور طاعت گذاری و شب بیداری اور جبہہ سائی و خاکساری مین مصروف رہا کرتا آنکہ تجھپر پیام اجل بالیقین نازل اور تو بجوار رحمت الٰہی واصل ہو۔

(۶۰) یا اباذر انی البس الغلیظ واجلس علے الارض والعق اصابعے وارکب الحمار بغیر سرج واردف خلفے فمن رغب عن سنتے فلیس منے۔

ذکر تواضع و خاکساری حضرت ؐ

اے ابوذر مین جامۂ کہنہ و دیرینہ و لباس درشت و پارینہ پہنتا ہون اور فرش خاک پر بے تکلف فرحناک بیٹھتا ہون اور چونکہ نعمت خدا کو عزیز و محبوب اور رزق خدا کو دل و جان سے مطبوع و مرغوب رکھتا ہون تو بعد انفراغ طعام کے ہاتھ چاٹ لیتا ہون تاکہ شست و شو مین تضییع نعمت الٰہی اور میری جانب سے کوئی بے التفاتی و بے پروائی ہو اور براہ عجز و انکسار بلا لحاظ عار و شنار پشت برہنہ استر و حمار پر سوار ہو جاتا ہون بلکہ دوسرے شخص کو بھی پس پشت اپنے ردیف وار سوار کر لیتا ہون تاکہ شائبۂ خودبینی و خودستائی لوث نخوت و خودنمائی غبار غرور و خودآرائی میرے دامن عفت و کمال سراپردۂ قدس و جلال تک نہ پہونچے پس تذلل و انکسار اور تواضع و افتقار میرا افتخار اور زہد و قناعت و غربت و مسکنت میرا شعار و دثار ہے پس جو شخص میری سنت سے کراہت و عدول اور میری طریقت سے نفرت و نکول کرے وہ میری

اُمت سے نہیں ہے۔

(۹۱) یا اباذر حب المال والشرف اذھب لدین الرجل من ذئبین ضاریین فی زریبة الغنم فاغارا فیھا حتی اصبحا فماذا ابقیا منھا۔

اے ابوذر محبت مال و دولت اور خواہش جاہ و ثروت دین و دیانت انسان کو معدوم و مفقود اور شرف ایمان و امان کو نیست و نابود کر دیتی ہے جسطرح دو گرگ گرسنہ و درندہ اور خونخوار موذی و گزندہ تمام شب گلہ گوسفند مین داخل ہوکر صبح تک ہلاک و مستاصل کر دیتے ہین پس نہ ان دونون کے دندان ستم سے صبح تک کچھ باقی رہتا ہے اور نہ ان دونون کے چنگال تظلم سے کچھ باقی رہتا ہے۔

حکایة فیھا عبرة ودرایة

حکایت رفیق حضرت عیسیٰ

حدیث مین ہے کہ حب الدنیا راس کل خطیئة یعنی محبت دنیا بے رشت انجام منبع جملہ معاصی و آثام منہل خباثت و ازلام ہے چنانچہ حکایت ہے کہ شخص بد سیر رفاقت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام مین ہمسفر تھا اثناے راہ مین حضرت نے دو گردہ نان کمر سے نکالکر ایک گردہ نوش فرمایا اور دوسرا گردہ نان بنا بر امتحان اسی مقام پر چھوڑ کر واسطے پانی کے لب دریا تشریف لیگئے جب وہان سے مراجعت فرمائی تو وہ نان پس ماندہ موجود نہ پایا حضرت نے اُس رفیق ناتوفیق سے استفسار فرمایا کہ وہ گردہ نان کیا ہوا اُسنے کہا کہ معلوم نہین حضرت نے سکوت فرمایا اور وہان سے مع رفیق کے تشریف لیچلے ایک صحرا مین دو بچہ آہو نمودار ہوے حضرت نے ایک کو طلب فرماکر ذبح کیا اور چند پارچہ گوشت کا کباب بریان فرماکر مع رفیق کے تناول فرمایا بعد اُسکے حضرت نے فرمایا قم باذن اللہ وہ بچہ آہو زندہ ہوکر چلا گیا حضرت نے فرمایا کہ راست راست بے کم و کاست بیان کر کہ وہ گردہ نان کیا ہوا اُسنے کہا معلوم نہین حضرت اُسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوے درمیان راہ ایک دریا

حائل ہوا حضرت نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور سطح دریا سے اسطرح عبور کیا جسطرح سطح زمین
خشک سے مرور کرتے ہین بعد اُسکے حضرت نے پھر استفسار فرمایا کہ وہ گردہ نان
کسنے لیا اُسنے کہا معلوم نہین بعد اُسکے حضرت نے ایک ریگستان مین جا کر ایک تودہ
خاک جمع فرما کر ارشاد کیا کن ذہبا باذن اللہ وہ تودہ خاک بالکل طلاے خالص
و پاک ہو گیا حضرت نے اُسکے تین حصہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ ایک حصہ میرا ہی اور
ایک حصہ تیرا ہی ایک اُسکا ہی جسنے گردہ نان لیا ہی اُسوقت اُس سیہ بخت وسیہ دلکو
محبت دنیاے عاجل مین تاب صبر و تحمل نہ رہی اور بولا کہ وہ گردہ نان مین نے
لیا ہی حضرت نے وہ سب طلاے خوش عیار اُس تیرہ بخت زیانکار کے حوالہ کیا
اور اپنی رفاقت کیمیا سوہبت و سعادت خدمت بابرکت سے اُسکو جدا کیا اتفاقاً
ایک مقام پر وہ بدنصیب و بدگہر اُس طلاے خالص کو دیکھ دیکھکر خوشنود و شادان
اور اُسکی آب و تاب دلفریب سے فرحان و شادمان ہو رہا تھا کہ اُس مقام [illegible]
دو مسافرون کا ورود ہوا اور دونون یہ طلاے کثیر مال خطیر دیکھکر اُسکے قتل کی
تدبیر مین دست بقبضہ شمشیر ہوے اُس شخص نے جب اُن دونون کا یہ عنوان اور
اپنے قتل کا سامان دیکھا تو التجا کی کہ اس مال کی تین حصہ پر قسمت کرو دو حصہ
تم قبول کرو اور ایک حصہ مجھکو عنایت کرو دونون مسافرون نے یہ امر منظور کیا
اور اُسکے قتل سے درگذر کیا لیکن باہم یہ قرار پایا کہ اُن دونون سے ایک مسافر
جا کر شہر سے کچھ طعام خرید لاوے دوسرا مسافر اُسکی حفاظت فرماوے چنانچہ
ایک مسافر بازار گیا اور اُس بدبخت و شوم نے طعام کو سم قاتل و زہر ہلاہل سے
مسموم کیا اور یہان اُن دونون مین یہ مشورہ ہوا کہ جب وہ مسافر کھانا لیکر
حاضر ہو تو اُسکو ہم دونون قتل کرین اور یہ مال باہم تقسیم کرکے ایک ایک حصہ
تسلیم کرین چنانچہ جب وہ طعام مسموم لایا تو اُن دونون جفاکار نے اُس بدبخت

تیرہ آثار کو کشتۂ شمشیر آبدار کیا اور جب یہ طعام مسموم دونوں نے کھایا تو ان کمبختوں نے بھی ملک عدم کا راستہ لیا چنانچہ وہ تینوں حصۂ طلائے خوش عیار اور تینوں لاشہاے کشتگان دنیاے خونخوار بحالت زار اُس دشت وحشت زار مین اُفتادہ تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حوارئین کو ہمراہ لیکر تشریف لائے اور اس حال بد مآل دنیاے غدار سے آگاہ و خبردار فرماکر ارشاد فرمایا کہ ھذہ الدنیا فاحذروھا یعنے اس دنیاے غدار شوہر کش خونخوار سے حذر کرنا لازم و سزاوار ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

(۶۲) قال قلت یا رسول اللہ الخائفون الخاضعون المتواضعون الذاکرون اللہ کثیرا اھم یسبقون الناس الی الجنۃ فقال لا ولکن فقراء المسلمین فانھم یتخطون رقاب الناس فیقول لھم خزنۃ الجنۃ کما انتم حتے تحاسبوا فیقولون بما یحاسب فواللہ ما ملکنا فنجور و نعدل ولا افیض علینا فنقبض و نبسط ولکنا عبدنا ربنا حتے دعانا فاجبنا۔

ابو ذر نے عرض کیا کہ یا حضرت جو لوگ خوف پروردگار اور خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت کردگار کرتے ہین اور شبانروز ورد اوراد و اذکار جناب باری اور بندگان خدا سے تواضع و خاکساری کیا کرتے ہین وہی لوگ سب سے بیشتر داخل بہشت ہونگے حضرت نے فرمایا نہین بلکہ وہ لوگ فقراے مسلمین غرباے مومنین ہین کہ تہیدستی و نا داری مین بھی عبادت جناب باری کرتے ہین پس یہ لوگ سب سے بیشتر گردنہاے مردم پر قدم رکھکر داخل بہشت ہونگے خازنان جنان خدام رضوان کہینگے کہ توقف کرو تاکہ تمھارے ثواب و عقاب اور اعمال نیک و بد کا حساب ہو جاوے پس وہ لوگ جواب دینگے کہ ہمکو کوئی حکومت و سلطنت ملی تھی کہ ہمنے ستم گستری یا عدل پروری کی نہ کچھ دولت و ثروت تھی کہ راہ خدا مین ہمنے بخل و خست یا امور خیر مین امساک و خست کی یا امور قبیحہ و خبیثہ پر عبادت یا مصارف

شنیعه و خسیسه مین وسعت یا اسراف ماکولات و ملبوسات مین مبادرت کی بلکه همیشه حالت فقر و پریشانی تهیدستی و بے سامانی مین بھی عبادت ربانی طاعات یزدانی ادا کی تا اینکه داعی اجل نے پیام رحلت دیا اور بہت خوشی سے لبیک اجابت کہا۔

(۴۶) یا اباذر ان الدنیا مشغلة للقلوب والابدان وان الله تبارک وتعالی سائلنا عما تنعمنا فی حلاله فکیف بما تنعمنا فی حرامه۔

(۴۷) یا اباذر انی قد دعوت الله جل ثناؤه ان یجعل رزق من یحبنی الکفاف وان یعطی من یبغضنی کثرت المال والولد۔

اے ابوذر اشتغال دنیائے باطل دلہائے انسانی کو مشاغل ابدان فانی کو عاطل نادِ الٰہی سے غافل بناتی ہی و ملاہی پر مائل کرتے ہین اے ابوذر جناب رب الارباب مال دنیا کا ذرہ ذرہ حساب لیگا پس مال حرام کا کیا حال ہوگا بجز اسکے کہ بحساب عقاب و عذاب و نکال ہوگا اسیواسطے مین نے دعا کی ہی جناب رب العزت سے کہ ہمارے دوستان باوفا احباب باولا کو اسقدر رزق عطا کرے جو بسر اوقات کافی سد رمق کو وافی ہو اور ہمارے اعادی خصام دشمنان لئام بدنیان نافرجام کو کثرت اولاد و مال حرام ترقیات جاہ و احتشام سے شادکام کرے اور ایک حدیث ہی کہ فے حلالها حساب و فے حرامها عقاب یعنے مال حلال مین حساب ہی اور مال حرام مین عقاب و عذاب ہی۔

روایت

منقول ہی کہ ایک شب ماہ منیر دین مبین چشم و چراغ شرع متین یعنے حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام حساب بیت المال المسلمین مین مشغول تھے بعض اصحاب واسطے مشاورت بعیت کے حاضر خدمت باسعادت ہوئے حضرت نے چراغ

روشن کو خاموش کر دیا مینے عرض کیا اسکا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ مین حساب مسلمین لکھتا تھا اور بیت المال کے فتیلہ و روغن سے چراغ روشن تھا پس اگر وہ فتیلہ و روغن اپنی ملاقات مین صرف کرتا تو اسکا جواب و حساب حضرت رب الارباب کو کیا دیتا اور یہ بھی منقول ہی کہ حضرت ام کلثوم خاتون جنان نے شب ضربت واسطے افطار حضرت امیر مومنان کے ایک کاسہ شیر و قدرے نمک کو ہمرہ اور دو گردہ نان حاضر لائین حضرت نے فرمایا ای فرزند دلبند کیا تمکو گوارا ہی کہ روز حساب واسطے سوال و جواب کے دیر تک پیشگاہ حضرت رب الارباب مین کھڑا رہون پس کاسہ شیر اٹھا دیا اور نان جو و نمک سے افطار فرمایا فاعتبروا یا اولی الالباب۔

(۶۵) یا اباذر طوبی للزاهدین فی الدنیا والراغبین فی الاخرة الذین اتخذوا ارض الله بساطا وترابها فراشا وماءها طیبا واتخذوا کتاب الله شعارا ودعاءه دثارا یقرضون الدنیا قرضا

(۶۶) یا اباذر حرث الاخرة العمل الصالح وحرث الدنیا المال والبنون۔

ای ابوذر خوشا حال تارکان دنیاے ناپائدار زاہدان عبرت شعار طالبان دار القرار راغبان رضاے کردگار آرزومندان نیکی آخرت خواہشمندان حسن عاقبت کا کہ جنہون نے زمین خداوند رب العالمین کو بساط کامرانی و خاک زمین کو فرش شادمانی تصور کیا ہی اور پانی کو بجاے خوشبو کے باعث فرحت روحانی زوال بدبوہاے جسمانی قرار دیا ہی اور صرف فرش خاک اور آب پاک کو باعث حظ زندگانی خیال کیا ہی تلاوت قرآن مجید قرائت فرقان حمید کو جامۂ آسائش اور دعا و مناجات کو لباس آرائش سمجھا ہی سلسلہ محبت دنیا کو مقراض زہد و

قناعت سے پارہ پارہ اور موانست دنیا سے بعزلت گزینی و خلوت نشینی کنارہ کیا ہے
دنیا کو بطور قرض غیرون کو دیا ہی اور اُسکا عوض عقبی مین لیا ہی ای ابوذر زراعت عقبی امور
خیرات و مبرات اور افعال حسنات و طاعات و عبادات ہی اور زراعت دنیا
دولت و مال حشمت و اجلال عیال و اطفال ہی حق تعالی فرماتا ہی من کان یرید
ثواب الدنیا فعند الله ثواب الدنیا والاخرة یعنے جو شخص کہ ثواب دنیا چاہتا ہے
ہو خدا کے پاس ثواب دنیا و آخرت دونون ہین اور فرماتا ہی من کان یرید
حرث الاخرة نزوله فی حرثه ومن یرید حرث الدنیا نوته منها
وماله فی الاخرة من نصیب یعنے جس شخص کو زراعت عقبا مطلوب ہی ہم اُسکے
واسطے ثوابہاے فراوان اجرہاے بے پایان مقسوم کرتے ہین اور جس شخص کو زراعت
دنیا مرغوب ہی اُسکو صرف دنیا دیتے ہین اور ثواب عقبا سے اُسکو بے نصیب و محروم
کرتے ہین۔

(۴۷) یا اباذر ان ربی اخبرنی فقال وعزتی وجلالی ما ادرک
العابدون درک البکاء عندی وانی لابنی لهم فی الرفیق الاعلی
قصرا لا یشارکهم فیه احد۔

مرتبۂ گریہ و زاری

ای ابوذر پروردگار نے مجھکو آگاہ و خبردار کیا ہی کہ قسم ہی مجھکو اپنے عزت و جلال اور
عظمت و کمال کی کہ عابدون نے جو لذت گریہ و زاری مین پائی ہی وہ کسی عبادت
و طاعت گذاری مین نہین پائی ہم اُنکے واسطے بہشت برین مین قصر زرین بنا کرینگے
جہان مقربان جوار رب العالمین جاگزین اعلے علیین ہونگے اُنکے درجۂ جمیل مرتبۂ
جلیل کا کوئی سہیم و عدیل نہوگا۔

(۴۸) قال قلت یا رسول الله ای المؤمنین اکیس قال اکثرهم للموت
ذکرا واحسنهم له استعدادا۔

مرتبۂ ذکر موت

ابوذر نے عرض کیا کہ یا حضرت مومنین مین صاحب کیاست و فراست زیادہ ترکون ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ذکر موت کرتا ہے اور سامان موت کا عمدہ مہیا رکھے۔

(۶۹) یا ابا ذر اذا دخل النور القلب انفسح القلب واستوسع۔

(۷۰) قلت فما علامة ذلك بابي انت وامي یا رسول الله قال الانابة الى دار الخلود والتجافي عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل نزوله۔

اے ابوذر جسوقت نور عرفان لمعۂ ایمان داخل قلب ہوتا ہے تو قلب مومن وسیع و نورانی مہبط تجلیات ربانی ہوجاتا ہے ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مادر و پدر میرے یا رسول اللہ اسکی علامت کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ دار جاودانی سے رغبت کرنا دار فانی سے نفرت کرنا اور نزول قضا اور حلول موت و فنا کا منتظر رہنا سامان دار آخرت اور اسباب زاد آخرت مہیا کرنا نشان قلب نورانی علامت تجلیات یزدانی ہے۔

تنبیہ نبیہ

منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت حضرت ابوذر غفاری مین عرض کیا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ ہم موت سے متنفر و گریزان ہمیشہ خائف و ترسان رہا کرتے ہین حضرت ابوذر نے فرمایا کہ عمرتم الدنیا وخربتم الاخرة فتكرهون ان تنقلوا من عمران الى خراب یعنے تمنے زیب و زینت دنیوی عیش و عشرت ظاہری سے سراسے دنیاے فانی کو آباد کیا اور دار باقی و مقام جاودانی کو ویران و برباد کیا پھر کیونکر گوارا ہو کہ عمران و گلستان چھوڑکر خانۂ ویران کیطرف جاؤ۔ عرض کیا کہ پھر پیشگاہ جناب الٰہی مین ہمارا جانا کیونکر ہوگا فرمایا کہ حال قدوم نیکوکار متقی و پرہیزگار مثل مسافر تارک الدیار کے ہے جو بعد مدت دراز محبوب وفادار تک واصل اور

دیدار فرحت آثار ملاقات ولد از گمشدہ سے اسکو سرور و استبشار حاصل ہوتا ہی اور حال
قدوم گناہگار مثل غلام گریختہ و بدکار بندۂ مجرم و خطاوار کے ہی جو سلاسل غزلت و فضیحت
مین گرفتار ہو کر آقا کے سامنے خائف و شرمسار حاضر ہوتا ہی راوی نے عرض کیا کہ پھر
ہمارا مآل اور نتیجہ احوال پیش خداوند ذوالجلال کیا ہوگا فرمایا کہ قرآن مجید اور فرقان
حمید سے دریافت کرلو حق تعالے فرماتا ہی انّ الابرار لفی نعیم وانّ الفجار لفی
جحیم یعنے نیکوکار داخل بہشت نعیم ہونگے اور بدکار داخل نار جحیم ہونگے راوی نے
کہا کہ پھر رحمت خدا کہان ہی حضرت ابوذر نے فرمایا ان رحمۃ اللّٰہ قریب من المحسنین
اور کتاب خصال مین منقول ہی کہ ایک شخص نے خدمت امام بحق ناطق حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ کیا سبب ہی کہ ہمکو موت و قضا مکروہ و ناگوار
اور قضا سے نہایت خوف و فرار ہوتا ہی حضرت نے فرمایا تو مالدار ہی اُسنے کہا کہ ہان حضرت نے
فرمایا کہ کچھ سامان عاقبت اور زاد راہ آخرت بھیجا یا ہی اُسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا
فمن ثمّ لا تحب الموت پس یہی سبب ہی کہ موت سے گریزان اور سفر آخرت سے
ترسان رہتا ہی واضح ہو کہ خوف ممات و اندیشۂ زوال حیات اکثر اوقات
واغلب حالات بسبب اشتغال ملاہی و منہیات و ارتکاب معاصی و سیئات
وانغماس تلذذات و تعیشات و انہماک رزائل افعال و خباثت صفات زیادہ تر
ہوتا ہی چنانچہ وجوہ مذکورہ مع دیگر وجوہ مخاوف و اہوال نزول قضا و حلول
آجال اور اندیشۂ فنائے ارواح و دغدغۂ انعدام اشباح وغیرہ اقل الانام نے
بتفصیل تمام و توضیح تام کتاب بشارات عقبیہ سعادات لاریبیہ مطبوعہ ۱۲۹۶ء
ہجری مین بیان کیے ہین من شاء فلیرجع الیہ۔

(۱۷) یا اباذر اتق اللّٰہ ولا تری الناس انک تخشی اللّٰہ فیکرموک
وقلبک فاجر۔

ای ابو ذر خوف جناب باری اور تقوی و پرہیزگاری اختیار کر اور زنہار ایسا نہ کر کہ لوگون کے دکھانے کے واسطے اظہار کر کہ ہم خوف خدا کرتے ہین دل تو تیرا گناہگار اور ریاکار ہوا اور ظاہر مین اپنی عزت بڑھانے کے واسطے تقوی و تقدس کا اظہار ہو

تنبیہ بنیہ۔

واضح ہو کہ ریا و سمعت ایک صفت ذمیمہ شرک خفی ہی جسطرح بت پرستی صفت لئیمہ شرک جلی ہی اسمین انسان کے واسطے عبادت کیجاتی ہی اُسمین اصنام کے واسطے عبادت کیجاتی ہی حق تعالی فرماتا ہی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنے جو شخص امیدوار لقاے رحمت کردگار خواستگار جوار قدرت پروردگار ملاقات خاصان آفریدگار ہو اُسکو چاہیے کہ خالصًا لوجہ اللہ عبادت کرے کسیکی شراکت نہ کرے حدیث مین وارد ہوا ہی کہ من صلے صلوۃ یرائی بہا الناس فقد اشرک یعنے جو شخص نماز پڑھے لوگون کے دکھانے کے واسطے تو اُسنے شرک خفی کیا پس جسطرح سے شراب ظاہر مین پاآب و تاب ہی اور باطن مین بے آب اسیطرح عبادت ریا و سمعت ظاہر مین خوشنما و پرصواب ہی اور باطن مین بے ثواب چنانچہ مصحف ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ کل ریاء شرک فمن عمل للناس کان ثوابہ علے الناس ومن عمل للہ کان ثوابہ علے اللہ یعنے ہر ریا شرک خفی ہی پس جو شخص انسان کے واسطے عبادت کرتا ہی اُسکا ثواب انسان پر ہے اور جو شخص خدا کے واسطے عبادت کرتا ہی اُسکا ثواب خالق جہان پر ہی جناب رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہی کہ روز قیامت اہل ریا سے خطاب ہوگا کہ اذہبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا ہل تجدون عندہم ثواب اعمالکم یعنے جاؤ تم اُنھین لوگون کے پاس جنکے دکھانے کے واسطے عبادت کرتے تھے پس دیکھو جا کر کہ اُنسے ثواب اعمال کیا ملتا ہی اور اہل ریا کی

شان مین حق تعالی فرماتا ہی اولئك الذین لیس لھم فی الاخرة الا النار
وحبط ما صنعوا فیھا وبطل ما کانوا یعملون یعنے اہل ریا کے واسطے کوئی ثواب
آخرت بجز آتش سوزان قیامت اور خسران عاقبت نہین ہی اور اعمال وطاعات
انکے درجۂ قبول سے ہابط وحابط اور حصول اجر وثواب سے عاطل وساقط ہین۔

(۲ ح) یا ابا ذر لیکن لك فی کل شئ نیة حتے فی النوم والاکل۔
ای ابوذر ہر فعل مین نیت ثواب اور ہر شئ مین رضاے رب الارباب ملحوظ ومکنون رکھنا
چاہیے تا اینکه آب وطعام سے غرض اصلی یہ ہنی کہ واسطے عبادت ملك العلام کے
قوت وطاقت بخشے اور خواب وآرام سے مطلوب قلبی یہ ہی کہ واسطے عبادت خالق
انام کے آسائش وراحت بخشے۔

(۳ ح) یا ابا ذر لیعظم جلال الله فی صدرك فلا تذکرہ کما یذکرہ
الجاهل عند الکلب اللهم اخزہ وعند الخنزیر اللهم اخزہ۔
ای ابوذر عظمت وجلال قہاری جبروت وکمال جباری سطوت وجمال جناب باری
سینۂ صفا گنجینہ مین ملحوظ رکھنا اور ذکر اقدس جناب باری با آداب وتعظیم اور باعزاز
وتکریم کرنا نہ مانند جاہلان ناشناس غافلان خدا ناشناس کے کہ سگ ناپاک کو
دیکھا تو کہنے لگے کہ خداوندا اسکو ذلیل وخوار کر اور خوک زشت ناک کو دیکھا تو
کہنے لگے کہ خداوندا اسکو ذلیل وخوار کر بس یہ قول فضول ومہمل بے حاصل اور
ذکر خداے عز وجل مقام نامناسب مین کرنا محض لاطائل ہی اُسکے نزدیک ذکر
خداوند عادل ایک مشغلہ لاحاصل اور شغل فضول شاغل اور فعل باطل وعاطل ہی

(۴ ح) یا ابا ذر ان لله ملائکة قیاما من خیفته ما رفعوا رؤسهم
حتے ینفخ فی الصور النفخة الاخرة فیقولون جمیعا سبحانك وبحمدك
ما عبدناك کما ینبغی لك ان نعبد ولو کان لرجل عمل سبعین نبیا

لا تستقل عملہ من شدۃ ما یری یومئذٍ ولو ان دلوا صبت من غسلین فی مطلع الشمس لغلت منہ جماجم فی مغربہا ولو زفرت جہنم زفرۃ لم یبق ملک مقرب ولا نبی مرسل الا خر جاثیا الرکبتہ یقول رب نفسی حتی ینسی ابراہیم اسحاق علیہما السلام ویقول یا رب انا خلیلک ابراہیم فلا تنسنی۔

یعنے ای ابو ذر ایک جماعت ملائکہ جلیل مشغول تسبیح وتہلیل مصروف عبادت حضرت رب جلیل ہین کہ روز پیدائش اور وقت وجود آفرینش سے ابتک بکمال تضرع وخضوع عبادت حضرت ربانی مین آمادہ وشبانروز باخلاص وخشوع طاعت جناب سبحانی مین ایستادہ ہین خوف کو کبۂ جبروت وجلال خشیت ودبدبہ کمال حضرت ذو الجلال سے ابتک سر نہین اٹھایا ہرگاہ حضرت اسرافیل بحکم خداوند جلیل صور پھونکینگے تو نفخۂ اولی مین وہ فرشتگان باری بسر تسلیم وخاکساری اٹھاکر بالحاح وزاری جناب باری مین عرض کرینگے کہ خداوندا ہم تجھکو تمامی عیوب ذات ونقائص صفات سے پاک وپاکیزہ جانتے ہین او رتمامی نعمات کا شکر وحمد ادا کرتے ہین اور بزبان عجز وانکسار اعتراف واقرار کرتے ہین کہ جس عبادت وبندگی طاعت وسرافگندگی کا تو سزاوار ہی اسکی بجاآوری سے ہم بندگان گناہگار سراپا تقصیر وار سراسر نادم وشرمسار تیرے عفو رحمت کے امیدوار تیری مغفرت کے طلبگار تیری بخشش کیلئے خواستگار ہین پس وہ روز ایسا ہولناک ہوگا کہ اگر کسی شخص نے بقدر انبیاے اصفیا صاحبان ولایت واصطفا کے برابر اعمال کیے ہونگے تو وہ بھی اپنے اعمال کو بسبب شدائد احوال اور مخاوف واہوال کے خفیف وحقیر نہایت صغیر وبے توقیر سمجھے گا اور اگر آب غسلین یعنے چرک وریم اہل جہنم جو دیگہاے آتشین مین جوش کھاتا ہی اسکا ایک دلو

جانب مشرق ڈالا جاوے تو اہل مغرب کے مغز ہاے سر بسبب فرط حرارت کے جوش کھا جاوین اور اگر ایک صداے خروش جہنم بلند ہو تو جملہ ملائکہ مقربین انبیاے مرسلین زانو کے بھل گر پڑین اُس روز ہر ایک کی زبان پر نفسی نفسی کا شور ہوگا تا آنکہ حضرت ابراہیمؑ خلیل اپنے فرزند جلیل حضرت اسحٰقؑ کو فراموش کرینگے اور عرض کرینگے کہ ای خداوند جلیل مین تیرا بندہ ابراہیم خلیل ہون مجھکو اپنی رحمت سے فراموش نہ کر

(۷۵) لو انّ امرأۃ من نساء اھل الجنۃ اطلعت من سماء الدنیا فی لیلۃ ظلماء لاضاءت لھا الارض افضل مما یضیءُ بالقمر لیلۃ البدر ولوجد ریح نشرھا جمیع اھل الارض ولو انّ ثوباً من ثیاب اھل الجنۃ نشر الیوم فی الدنیا لصعق من ینظر الیہ وما حملتہ ابصارھم

ای ابوذر اگر ایک حور عدیم المثال اپنا چہرۂ با حسن وجمال اور نور طلعت با کمال آسمان اول سے دکھا دے تو اُسکے حسن ضیا بار سے شب تیرہ و تار مانند شب مہتاب روشن و پر انوار ہو جاوے اور اُسکی بوے مشکین و شمیم زلف عنبرین و نکہت جسم نازنین سے تمام روے زمین معطر و مشکبار ہو جاوے اور اگر ایک حلۂ زرنگار جامۂ فاخرہ مرصع کار بہشت عنبر سرشت کا اہل دنیا کو دکھایا جاوے تو کوئی تاب مشاہدۂ آب و تاب نہ لاوے اور اُسکے لمعان نور و ضیا سے غش کھا کر بیہوش ہو جاوے۔

(۷۶) یا اباذر احفظ صوتک عند الجنائز وعند القتال وعند القرآن

(۷۷) یا اباذر اذا اتبعت جنازۃ فلیکن عملک فیھا التفکر والخشوع واعلم انک لاحق بہ۔

ای ابوذر تین مقام مین بجز ذکر خالق انام کے کلمہ و کلام نہ چاہیے اوّل وقت مشایعت جنازہ مردگان دوم وقت جہاد دشمنان سوم ہنگام تلاوت قرآن

صفت حور بیان بہشت

خاموشی و عبرت تین مقام پر بیان

ای ابوذر اگر کسی جنازہ کی مشایعت کرنا تو تین امر کی مواظبت کرنا پہلے فنائے
دنیائے ناپائدار اور انقضائے عمر بیدار پر حسرت اور بے ثباتی روزگار سے اعتبار
عبرت کرنا دوسرے تواضع و خشوع اور فروتنی و خضوع کے ساتھ جانا تیسرے
یہ سمجھنا کہ ہم بھی عنقریب اموات سے ملحق و کنار قبر سے ملصق ہونے والے ہین۔

(۷۸) یا اباذر اعلم ان فیکم خلقین الضحک من غیر عجب والکسل
من غیر سہو۔

ای ابوذر تم لوگون مین دو خصلت مذمومہ دو عادت مکروہ لائق پرہیز قابل گریز
ہین (۱) عبث عبث خندہ زن ہونا اور نا امر مین قہقہہ لگانا یعنے مومن کو
جب موت پیش نظر ہی تو وہ خوشحال کیونکر ہوگا اور جب اپنے گناہون پر نادم ہی
تو وہ متبسم کیونکر ہوگا اور جب عظمت الٰہی کا متذکر ہی تو پھر متکبر کیونکر ہوگا اور جب
عبرت دنیا مین متفکر ہی تو اسکو انبساط خاطر کیونکر ہوگا کیونکہ خصلت خندہ زنی
و عادت قہقہہ زنی اکثر بسبب استیلائے جہالت و بطالت یا تسلط کبر و نخوت
یا طغیان استغنا و غفلت کے ہوتی ہی (۲) خصلت مذمومہ یہ ہی کہ ادائے عبادات
و طاعات مین عمداً تکاسل اور اکتساب خیرات و مبرات مین تغافل اور بجا آوری
واجبات و مستحبات مین تکاہل کرنا چنانچہ یہ سجیہ مرضیہ شمیہ ردیہ اکثر اوقات موجب
فوت اوقات و تاسف حالات و فقدان امور خیرات و ندامت مافات ہی
کبھی پیام موت نازل ہوجاتا ہی کبھی کوئی امر مانع و حائل ہوجاتا ہی جس سے نوبت
ادائے خیرات بجا آوری عبادات نہین آتی ہی اور اسکی وجہ سے متاسف و متاثر
و متلہف و متحسر رہجاتا ہی۔

(۷۹) یا اباذر رکعتان مقتصدان فی تفکر خیر من قیام لیلۃ والقلب ساہ

ای ابوذر دو رکعت نماز متوسط المقدار جسمین نہ طول عمل ہو نہ اختصار مخل ہو اور اخلاص

وحضور قلب کے ساتھ بجالانا بہتر ہی اُس شب بیداری اور طاعت گذاری سے جس مین
طبع ساہی قلب لاہی خیالات واہی ہو۔

(۸۰) یا اباذر الحق ثقیل مر والباطل خفیف حلو ورب شہوۃ ساعۃ
تورث حزنا طویلا۔

ای ابوذر امر حق لوگون پر گرانبار اور ہر ایک کے خاطر کو تلخ وناگوار ہوتا ہی اور امر
باطل سہل وخوشگوار معلوم ہوتا ہی اور اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ انسان ایک ساعت
کے واسطے حظ نفسانی سے محظوظ لذات فانی سے متلذذ ومسرور ہوتا ہی مگر انکے سبب سے
ہمیشہ کے واسطے مصائب طولانی عقوبات ربانی آلام روحانی عذاب جاودانی
مین ماثور ومحصور ہوجاتا ہی۔

(۸۱) یا اباذر لا یفقہ الرجل کل الفقہ حتی یری الناس فی جنب اللہ
امثال الاباعر ثم یرجع الی نفسہ فیکون ہو احقر حاقر لہا۔

ای ابوذر مسائل دینیہ مین صاحب بصیرت معارف یقینیہ مین صاحب خبرت اُسوقت تک
کامل نہین ہوسکتا جبتک کہ مقابل عظمت وجلال کردگاری قدرت وکمال پروردگار
کے لوگون کو مانند شتران بے مہار کے نہ شمار کرے کیونکہ انکو مثل بہایم ووحوش کے
قبول طاعات وعبادات عطاے حسنات ومثوبات مین کچھ اختیار یا خلق ورزق
ذیحیات موت وحیات مخلوقات پر کچھ اقتدار نہین اور سرگاہ خداوند کریم خالق
آفریدگار قادر ومختار قہار وجبار رحیم وغفار ہے تو لوگونکا کسی شخص کی عبادت کو دیکھکر
رضامند ہونا یا نہونا بیکار ہی اور پھر جب تونے لوگون کو سبکسار تصور کیا تو پھر بعد
اُسکے اپنے تئین سب سے بدتر وسبکسار سب سے زیادہ تر ذلیل وخوار حقیر وگنہگار
تصور کرنا چاہیے۔

(۸۲) یا اباذر لا تصیب حقیقۃ الایمان حتی تری الناس کلہم حمقی فی

دینہم عقلاً فی دنیاہم۔

ای ابوذر حقیقت ایمان سے بہرہ اندوز اصلیت عرفان سے دل افروز نہو گا جبتک کہ تمامی اہل دنیا اور صاحبان نفس و ہوا کو یہ نسمجھے گا کہ یہ لوگ امور دین مین احمق و بیوقوف اور امور دنیا مین حکیم و فیلسوف شہوات ولذات مین بعقل و تدبیر موصوف ہین پس انکی رضامندی تیری عبادات یا تحصیل سعادات یا اکتساب مثوبات مین بے سود اور انکی عقل و تدبیر تیری نجات اور مخاوف حیات و ممات اور دفع عقوبات وحفظ ہلکات و درکات کے واسطے نابہبودہی۔

(۸۳) یا اباذر حاسب نفسک قبل ان تحاسب فھو اھون لحسابک غدا وزن نفسک قبل ان توزن وتجھز للعرض الاکبر یوم تعرض لا تخفی علی اللہ منک خافیۃ۔

ای ابوذر قبل اسکے کہ روز قیامت تیرے اعمال صالحہ و افعال قبیحہ کا حساب کیا جاوے تو خود اپنے اوقات زندگانی اور حالات عمر فانی اور اعضا و جوارح جسمانی و مال و متاع فانی کا حساب کر کہ کس کس چیز مین صرف کیا اور کس کس کام مین لایا اور ہر روز اپنے نفس سے محاسبہ کر کہ کسقدر حسنات اور کسقدر سیئات تجھسے صادر ہوے اور جبکہ تو نیکی کرنے کے واسطے پیدا کیا گیا ہی اور بسبب نیکی کے داخل بہشت نعیم ہوگا اور بدی کے واسطے پیدا نہین ہوا اور بسبب بدی کے داخل نار جحیم ہوگا تو ہر وقت اپنے نفس عزیز کے ساتھ مقابلہ اور مجادلہ و مقاتلہ کر تا کہ خواہی نخواہی طرف نیکی کے رجوع کرے یہ نکہ اسپ شریر سرکش کے بے لگام چھوڑ دیا جاوے اور چاہہاے ضلالت و مغاک ہاے غوایت مین گرا کر ہلاک کرے پس تو اپنے نفس دنی اور طبع ردی کی نیکی و بدی کو وزن کر اور عیب و صواب افعال و احوال اور نقص و کمال اعمال و افعال کو میزان عدل مین سنجیدہ کر کیونکہ بعد اسکے ایکدن تیرے اعمال و افعال خداوند ذوالجلال

سامنے میزان عدل مین وزن کیے جاوینگے اور واسطے روز قیامت کے مہیا وآمادہ رہ کہ اُس روز تیرے اعمال و افعال پیش ہونگے حضرت ذوالجلال مین عرض کیئے جاوینگے جسکے سامنے کوئی راز نہان وعیان مخفی و پنہان نہین رہ سکے گا۔

(۸۴) یا اباذر استحی من الله فانی والذی نفسی بیده لاظل حین اذھب الی الغایط متقنعاً بثوبی استحی من الملکین الذین معی۔

ای ابوذر خدا سے شرم وحیا کر کہ وہ ہر حال سے آگاہ وخبیر ہر امر کا ناظر وبصیر ہے اور ہر گاہ وہ تیرے عیوب ظاہریہ سے خبردار نقائص باطنیہ اُسپر آشکار ہین تو ارتکاب مناہی اشتغال ملاہی مین شرم وحجاب اختیار کر چنانچہ قسم بجناب احدیت کہ میری جان اُسکے قبضۂ قدرت مین ہی کہ مین جسوقت بیت الخلا جاتا ہون تو بسبب شرم وحجاب دونون فرشتون کے مقنع ونقاب سے سرورو کو چھپا لیتا ہون پس ہر گاہ عیوب ظاہریہ کثافات بدنیہ مین شرم وحجاب سزاوار ہی تو عیوب باطنیہ کثافات قلبیہ خباثات طبعیہ سے شرم وحجاب بطریق اولی درکار ہی۔

(۸۵) یا اباذر اتحب ان تدخل الجنة قلت نعم فداك ابی وامی قال فاقصر من الامل واجعل الموت نصب عینك واستحی من الله حق الحیاء قال قلت یا رسول الله کلنا نستحی من الله قال لیس کذلك الحیاء ولکن الحیاء ان لا ینسی المقابر والبلی والجوف وما وعی والرأس وما حوی ومن اراد کرامة الاخرة فلیدع زینة الدنیا فاذا کنت کذلك اصبت ولایة الله۔

ای ابوذر تیری خواہش ہی کہ تو داخل جنان شرف اندوز ریاض رضوان ہووے ابوذر نے عرض کی کہ ہان فدا ہون پدر ومادر میرے آپ پر حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواہش ہے تو آرزوہای دور و دراز حرص وآز دنیا سے فتنہ پرداز عیش وعشرت نفس شعبدہ باز سے

احتراز کر اور ہر وقت خوف نزول موت و قضا امید حلول فوت و فنا کو پیش نظر مکنون خاطر رکھ اور حضرت رب العلا سے جو حق حیا ہی ویسا ہی حیا کر ابو ذر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم سب خدا سے حیا کرتے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہین ہی بلکہ آفریدگار سے جو حیا کرنا سزاوار ہی وہ یہ ہی کہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک دن قبر مین جانا ہی اور جسم کو بوسیدہ و خاک ہو جانا ہی اور اعضاے جسمانی کو منہیات ربانی اور حواس ظاہری و باطنی کو ممنوعات ایمانی و محرمات قرآنی سے باز رکھنا چاہیے یعنے شکم کو خبائث طعام و فروج کو امور حرام اور دل کو ارادات لئام اور نفس کو شہوات نافرجام اور چشم کو نظر حرام اور گوش کو استماع فحش و دشنام اور زبان کو کلام عقوبت انجام سے محفوظ رکھنا چاہیے اور جس شخص کو شرف کرامت اُخرویہ اور کمال سعادات عقبا و تقرب درگاہ الٰہیہ مطلوب ہو اُسکو لازم ہی کہ زخارف لذات دنیویہ زیب و زینت دار فانیہ شہوات ردیہ نفسانیہ کو ترک کرے اُسوقت شرف ولایت الٰہی سے سرفراز اور کمال و سعادت انتہاہی سے ممتاز ہو گا۔

(۸۶) یا اباذر یکفی من الدعاء مع البر ما یکفی فی الطعام من الملح۔

اے ابوذر دعا سے حصول مرادات سوال انجاح حاجات درگاہ حضرت مجیب الدعوات بارگاہ قاضی الحاجات مین بقدر ضرورت ساتھ تقوی و طہارت کے اُسیقدر کافی ہی کہ جسقدر نمک واسطے طعام کے وافی ہی نہ یہ کہ مثل جہال واہی ساتھ بے پرواہی و قلب ساہی و طبع لاہی کے ملاعب و ملاہی محارم و مناہی کے واسطے بلا ضرورت داعی دعا کرے کہ ایسی دعا سے نامقبول درگاہ خداوندی مین مستجاب و مقبول نہین ہوتی۔

(۸۷) یا اباذر مثل الذی یدعو بغیر عمل کمثل الذی یرمی بغیر وتر۔

اے ابوذر جو شخص کہ بغیر اعمال صالحہ اور افعال حسنہ کے دعا کرتا ہی مانند اُس شخص کے ہی کہ کمان بے زہ سے تیر لگاتا ہی نہ اسکی دعا کو شرف اجابت حاصل ہوتا ہی اور نہ اُسکا

تیر نشانہ تک واصل ہوتا ہی۔

(۸۹) یا ابا ذر ان اللہ یصلح بصلاح العبد ولدہ وولد ولدہ ویحفظہ فی دویرتہ والدور حولہ ما دام فیھم۔

ای ابو ذر بسبب تقوی و پرہیزگاری اور صلاح و نیکوکاری کے جناب باری اُسکی اولاد و خاندان اور اہل جوار و ہمسائگان کو آفات و بلیات سے محفوظ اور صلاح حال و فلاح مآل و انجاح آمال سے محظوظ فرماتا ہی۔

(۹۰) یا ابا ذر ان ربک عزّ وجل یباھی الملائکۃ بثلاثۃ نفر رجل فی ارض قفر فیوذن ثم یقوم ثم یصلی فیقول ربک للملائکۃ انظروا الی عبدی یصلی ولا یراہ احد غیری فینزل سبعین الف ملک یصلون وراہ ویستغفرون لہ الی الغد من ذلک الیوم ورجل قام من اللیل فصلی وحدہ فسجد ونام وھو ساجد فیقول اللہ تعالی انظروا الی عبدی روحہ عندی وجسدہ ساجد ورجل فی زحف فیفر اصحابہ ویثبت وھو یقاتل حتی یقتل۔

ای ابو ذر خالق کردگار پروردگار عزیز و بزرگوار ملائکہ سمٰوات سے واسطے تین شخص کے مباہات کرتا ہی (۱) ایک وہ شخص کہ جو تنہا دشت صحرا مین خالصاً لوجہ اللہ اذان و اقامت کے ساتھ نماز و عبادت کرتا ہی پس حق تعالی ملائکہ سے فرماتا ہی کہ دیکھو یہ بندہ نیکوکار صرف واسطے ہماری رضا کے عبادت گذار ہی سوا ہمارے نہ کوئی دیکھتا ہی نہ کوئی خبردار ہی پس حق تعالی ستر ہزار ملائکہ کو بھیجتا ہی کہ اُسکے پیچھے نماز اور صبح تک اُسکے واسطے استغفار کرتے ہین (۲) دوسرے وہ شخص کہ جو شب بیداری و عبادت جناب باری و طاعت گذاری مین شب کو بحالت سجود سو جاتا ہی پس حق تعالی فرماتا ہی دیکھو ہمارے بندہ با اخلاص عابد با اختصاص کو

نمازگذار کی اولاد اور ہمسایہ بھی عذاب سے محفوظ رہتے ہیں

خدا تین شخصوں سے مباہات فرماتا ہی

کہ روح اُسکی جانب عالم بالا متصاعد ہی اور جسد اُسکا فرش خاک پر ساجد ہی (۳) تیسرے وہ شخص کہ جو جہاد خدا مین مشغول کارزار رہتا ہی اور رفقا اُسکے رو بفرار ہوجاتے ہین لیکن وہ تن تنہا مصروف جنگ و پیکار ہوکر جان نثار راہ پروردگار ہوجاتا ہی۔

(۹۰) یا اباذر ما من رجل یجعل جبہتہ فی بقعۃ من بقاع الارض الا شہدت لہ بہا یوم القیامۃ وما من منزل نزلہ قوم الا واصبح ذلک المنزل یصلے علیہم او یلعنہم۔

اے ابوذر جو شخص جس بقعۂ زمین پر عبادت سجود مین سربسجود ہوگا وہ زمین روز قیامت پیشگاہ جناب احدیت مین اُسکی عبادت کی شہادت دیگی اور جس منزل پر قیام اور جس زمین پر مقام کریگا بعد طلوع صبح کے وہ مقام اُسکے واسطے دعاے خیر کے ساتھ تحسین وآفرین کریگی یا بد دعا کے ساتھ لعن وتفرین کریگی یعنے جیسے اعمال اُسپر کریگا ویسا اُسکے حق مین دعا کریگی۔

(۹۱) یا اباذر ما من صباح ولا رواح الا وبقاع الارض ینادی بعضہا بعضا یا جارتی ہل مر بک ذاکر للہ او عبد وضع جبہتہ علیک ساجدا للہ فمن قائلۃ لا ومن قائلۃ نعم فاذا قالت نعم اہتزت وانشرحت وترى ان لہا الفضل علے جارتہا۔

اے ابوذر ہر صبح وشام بمرور لیالی وایام قطعات وبقعات زمین باہم دگر ندا کرتے ہین کہ اے ہمسایہ تجھپر کوئی شخص ایسا گذرا ہی کہ جسنے تجھپر کچھ ذکر پروردگار یا سجدۂ خالق کردگار کیا ہی بعض کہتے ہین کہ نہین اور بعض کہتے ہین کہ ہان پس جو کہتے ہین کہ ہان تو وہ اپنے فضل وشرف پر افتخار اور بسبب حصول برکت عبادت کے ابتہاج واہتزاز کا اظہار کرتے ہین۔

(۹۲) یا اباذر ان اللہ جل ثناؤہ لما خلق الارض وخلق ما فیہا من الشجر

لو یکن فی الارض شجرۃ یاتیھا بنو آدم الا اصابوا منھا منفعۃ فلم تزل
الارض والشجر کذلک حتے تکلم فجرۃ بنی آدم بالکلمۃ العظیمۃ قولھم
اتخذ اللہ ولدا فلما قالوا اقشعرت الارض و ذھبت منفعۃ الاشجار

ای ابوذر حق سبحانہ تعالیٰ نے جب زمین و درختان کو پیدا کیا تو اشجار و ازہار مین فوائد
و اثمار اور منافع بیشمار ہویدا کیا لیکن جس زمانہ سے کہ بنی آدم نے یہ کلام عقوبت انجام
نا قابل و ناسزا و نافرجام نسبت خالق انام کے زبان سے جاری کیا کہ خداوند خیر و شر
خالق جن و بشر بھی مثل انسان کے صاحب پسر ہے تو اُس زمانہ سے برکت اشجار و منفعت
اثمار جاتی رہی قال اللہ تعالیٰ یکاد السموات یتفطرن منہ و تنشق
الارض و تخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا ۔

(۳۹) یا اباذر ان الارض لتبکی علی المؤمن اذا مات اربعین صباحا

ای ابوذر مومن دیندار طاعت گذار کا یہ وقار ہے کہ جب فوت ہو جاتا ہے تو روے
زمین تک انقطاع برکت و عبادت بیشمار سے چالیس دن تک بچشم اشکبار زار
زار روتی ہے ۔

روایت

حضرت امیر علیہ السلام نے حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ سے سوال کیا کہ
صفات مومن کیا ہین حضرت نے فرمایا ۲۰ ہین ۱ ادا ے نماز و عبادت مین مبادرت
کرتے ہین ۲ ادا ے زکوٰۃ مین مسارعت کرتے ہین ۳ مساکین کا اطعام کرتے ہین
۴ یتامی پر شفقت و اکرام کرتے ہین ۵ جامہ کہنہ اپنا پاک و طاہر رکھتے ہین ۶
بلباس مردانہ عبادت کرتے ہین ۷ کلام اُنکا صدق و راستی سے مجلا ہوتا ہے
۸ کذب و زور سے مبرا ہوتا ہے ۹ عہد و پیمان مین صاحب مروت و وفا ہوتے
ہین ۱۰ امانت مین صدق و دیانت کرتے ہین ۱۱ خلوص دل سے عبادت کرتے ہین

۱۲ واسطے حقوق مردم کے سعی و کوشش کرتے ہین ۱۳ راہ خدا مین جہاد کرتے ہین ۱۴
دن کو صاحب صیام ہوتے ہین ۱۵ شب کو صاحب قیام ہوتے ہین ۱۶ اہل ہمسایہ کو
کوئی آزار نہین دیتے ہین ۱۷ ہمنشین صحبت کا کوئی اضرار نہین چاہتے ہین ۱۸ سلامت
روی کے ساتھ راہ چلتے ہین ۱۹ اگر کسی گھر مین جاتے ہین تو بیوہ گان کی دستگیری
کے واسطے جاتے ہین ۲۰ متابعت جنازہ کے واسطے جاتے ہین ۔

روایت

روایت صفات شیعہ

منقول ہی کہ ایک شب حضرت امیر علیہ السلام مسجد سے جانب صحرائے نجف اشرف
تشریف لیچلے اثنائے راہ مین دیکھا کہ کچھ لوگ پس پشت حضرت کے ہمراہ ہین حضرت نے
فرمایا کہ تم کون ہو عرض کیا کہ ہم شیعہ و غلام آپکے ہین حضرت نے فرمایا کہ تم مین کچھ
علامات شیعیان اور آثار مومنان نہین ہین عرض کیا کہ علامات مومنان و شیعیان
کیا ہین حضرت نے فرمایا کہ بسبب شب بیداری کے رخسارے انکے زرد ہین اور بسبب
گریہ و زاری کے آنکھین انکی پر آشوب و پر درد ہین بسبب کثرت نماز کے پشت کو
خم ہی بسبب کثرت روزہ کے پشت سے پوست شکم ملصق و منضم ہی کثرت دعا و مناجات
سے خشک زبان ہین انکے سیما سے آثار خشوع و خضوع نمایان ہین اور بعض روایت
مین ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین عاشق جناب باری ہون اور عاشق ہمیشہ چاہتا ہی
رضائے محبوب ہوتا ہی پس اگر تم میرے محبوب کو رضامند رکھوگے اور طاعت گذاری
و فرمانبرداری سے اسکو خورسند رکھوگے تو مین بھی تمسے راضی رہونگا اور اگر
اسکی اطاعت سے بیزار رہوگے تو مین بھی تمسے برکنار رہونگا ۔

روایت

روایت صفات شیعہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ای جابر جعفی کیا اسیقدر کافی ہی کہ دعوی
تشیع او محبت اہل بیت کرتے ہین واللہ شیعہ وہی ہین کہ جو اطاعت جناب باری

تقوے و پرہیزگاری کرتے ہین اے جابر ہمیشہ سے شناخت شیعیان یہی ہی کہ تواضع
و خاکساری ذکر خداوند باری روزہ و نماز و پرہیزگاری کرتے ہین تکفل احوال ہمسایگان
اعانت غربا و تعہد مستان تعہد حال یتیمان تفقد احوال خستہ دلان کیا کرتے ہین صدق
و راستی سے کلام اور تلاوت قرآن مدام کیا کرتے ہین دوسرون کے حق مین کلام
نیک انجام کہتے ہین اور اپنے خویش و بیگانہ مین امانت دار ہر نیک و بد کے غمخوار و
مددگار ہوتے ہین جابر نے عرض کیا کہ یہ صفات کریمہ اور فضائل جسیمہ اکثر ابنائے
زمان مین نہین پائے جاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فی الواقع درست ہی کہ ایسے
لوگ کمتر ہین مگر اس خیال سے تو راہ قویم و صراط مستقیم سے درگذر نہ کرنا کیونکہ جو شخص
کہے کہ ہم دوستان علی اور محبان نبی عربی سے ہین لیکن سنت نبوی شریعت مصطفوی
و سیرت مرتضوی سے برکنار ہی تو دعوے محبت و پیروی بیکار ہی بس خوف خداوند
باری اور تقوی و پرہیزگاری اختیار کرتا کہ مثوبات عقباوی اور نعمات الٰہی سے
کامیاب ہو اسواسطے کہ ہمسے اور تمامی مخلوقات سے کوئی خویشی و قرابت ساتھ
جناب رب العزت کے نہین ہی بلکہ محبوب خدا وہی ہی جو مخالفت الٰہی سے مبرا
ارتکاب مناہی سے معرا تقوی و عبادت سے محلا طہارت و تورع سے مجلا رہے
واللہ کہ تقرب خدا بجز عبادت و اتقا کے حاصل نہین ہوتا اور ہمارے پاس کوئی
برأت نامہ آتش جہنم کا تمہارے واسطے نہین ہی اور نہ کوئی شخص درگاہ جناب
صمدیت مین کوئی دلیل و حجت پیش کرسکتا ہی بلکہ جو مطیع خدا ہی وہ ہمارا شیعہ و دوست
باوفا ہی اور جو معصیت خدا کرتا ہی وہ دشمن اہل بیت و دشمن خدا ہی ہماری
ولایت اور محبت و شفاعت اسیوقت نتیجہ دکھاتی ہی کہ نیکوکاری و پرہیزگاری
اختیار کرے۔

(۹۴) یا ابا ذر اذا کان العبد فی ارض قفر فتوضا و تیمم فاذن

السکوت والسکوت خیر من املاء الشر۔

ای ابوذر ہمنشین نیکو کار اور مصاحب تقوی شعار بہتر ہی تنہائی بیکار سے اور وحدت وخلوت ساتھ اشتغال عبادات واذکار کے بہتر ہی خاموشی بیکار سے اور سکوت وصموت بہتر ہی اقوال باطل وناسزا وار اور مفسدہ پردازی اشرار سے۔

(۹۸) یا اباذر لاتصاحب الا مؤمنًا ولا یاکل طعامک الا تقی ولا تاکل طعام الفاسقین۔

ای ابوذر نہ مصاحب وہمنشین بنانا اپنا مگر مومن دیندار کو اور نہ کھانا کھلانا اپنا مگر متقی وپرہیزگار کو اور نہ تناول کرنا طعام فسّاق وفجار کو۔

(۹۹) یا اباذر اطعم طعامک من تحب فی اللہ وکل طعام من یحبک فی اللہ۔

ای ابوذر اپنا طعام اُس شخص کو کھلانا کہ جس سے تو محبت ایمانی واسطے رضاے ربانی کے رکھتا ہو اور تو اُس شخص کا طعام کھانا کہ جو تجھ سے محبت روحانی واسطے خوشنودی یزدانی کے رکھتا ہو نہ وہ شخص کہ جو اغراض نفسانی دنیاے فانی کے واسطے محبت جسمانی رکھتا ہو۔

(۱۰۰) یا اباذر ان اللہ عزوجل عند لسان کل قائل فلیتق اللہ امرء ولیعلم ما یقول۔

(۱۰۱) یا اباذر اترک فضول الکلام وحسبک من الکلام ما تبلغ بہ حاجتک۔

(۱۰۲) یا اباذر کفی بالمرء کذبًا ان تحدث بکل ما یسمع۔

(۱۰۳) یا اباذر ما من شئ احق بطول السجن من اللسان۔

ای ابوذر حضرت آفریدگار زبان وبیان ہر صاحب گفتار سے آگاہ وخبردار ہے

پس ہر آدمی کو خوف خدا کا خیال ملحوظ خاطر اور اپنے قول نیک و بد کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیے اے ابو ذر کلمات فضول و واہیات اور لغو و خرافات سے گریز اور جو کلام کہ بمقدار حاجت اور بقدر ضرورت سے زائد ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے اے ابو ذر واسطے آدمی کے اسیقدر کذب و دروغ کافی ہے کہ جسقدر سنا ہے اُسیقدر منقول کرے اور اپنی طرف سے کلمات فضول اور فقرات نامعقول اور کلمات مجہول منفہم و مشمول نہ کرے اے ابو ذر کوئی شئی زبان سے زیادہ تر قابل حبس و زندان اور لائق قید فراوان نہیں ہے۔

(۱۰۴) یا اباذر ان من اجلال اللّٰہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبۃ المسلم واکرام حملۃ القرآن العاملین بہ واکرام السلطان المقسط۔

اے ابو ذر مسلم کہن سال صاحب ریش سفید بال کی تعظیم کرنا اور حاملان قرآن ملک العلام اور عاملان احکام حلال و حرام کی تکریم کرنا اور بادشاہان عدالت گستر سلاطین نصفت پرور کی تجبیل و تفخیم کرنا منجملہ آداب اجلال حضرت ذوالجلال و مراسم تعظیم حضرت ذوالکمال ہے۔

ہدایت

واضح ہو کہ بادشاہان عدالت شعار حاکمان دیندار امراے پرہیزگار تابعان احکام کردگار پیروان شریعت رسول مختار کی تعظیم و تکریم سزاوار ہے کیونکہ وہ حافظان مذہب و ملت پشت پناہ رعیت بساط آرایان شریعت چمن پیرایان عدالت و نصفت ہیں نظم و نسق جہانداری رتق و فتق شہریاری اُنکی راے معدلت پیراے پر منحصر و منوط ہے دادرسی مظلومان شکستہ بال تفقد احوال و تکفل غرباے پریشان حال اُنکی نظر عاطفت اثر سے مربوط ہے پس ایسے حکام والامقام مشید ارکان شریعت خیر الانام میں جو سزاوار تبجیل و اکرام اور لائق

مدح و شکر تمام ہین لیکن حکام جبار ضلالت شعار سلاطین فساق و فجار امیران بد اطوار و بدکردار سورد غضب خدا و ند قہار لائق عقوبت خالق جبار ہین انکی طاعت گذاری سے احتراز لازم اور انکی مددگاری سے اجتناب متحتم ہی قال رسول اللہ من علق سوطا بین یدی سلطان جائر جعل اللہ ذلک السوط یوم القیامۃ ثعبانا من نار طوله سبعین ذراعا یسلط اللہ علیہ فی نار جهنم وبئس المصیر یعنے جناب رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہی کہ جو شخص بادشاہ جابر و جائر کے سامنے اپنی کمر مین تازیانہ لٹکائے تاکہ اسکا فرمان بجالائے تو حق سبحانہ تعالی روز قیامت اس تازیانہ کو بہیئت مہیب سیدل اور بشکل اژدہائے آتشین ستر ہاتھ مطول فرما کر اسپر مسلط فرمائیگا اور آتش جحیم مین اسپر عذاب عظیم عقاب الیم کریگا اور کتاب ارشاد القلوب مین جناب رسالت مآب سے منقول ہی کہ روز قیامت منادی ندا فرمائیگا کہ کہان ہین ظالمان ستمگار اور انکے اعوان و انصار اور خدمتگاران فرمانبردار تا اینکہ جن لوگون نے انکے قلم و دوات درست فرمائے یا انکے واسطے کوئی چیز بنائی ہی وہ سب حاضر حضور حاکم یوم النشور کیے جاوینگے فیجمعون فی تابوت من حدید ثم یرمی به فی نار جهنم وبئس ان سکو صندوق آہنی مین محبوس اور تابوت آتشین مین محروس کر کے نار سوزان جحیم آتش فروزان الیم مین ڈالدینگے۔

(۱۰۵) یا اباذر لا یزال العبد یزداد من اللہ بعدا ما ساء خلقه۔ ای ابوذر جسقدر خلق بد سو فور ہوتا ہی اسیقدر وہ شخص لائق کراہیت و بغض اور خلائق مین مذموم و مقہور رحمت خدا سے دور و مہجور ہوتا ہی اور صاحب خلق حسن عزیز دلہائے خلائق محبوب خالق رازق مثوبات عقبا وی کے لائق فضائل کریمہ سے فائق ہوتا ہی چنانچہ حدیث مین ہی کہ خداوند عالم کے نزدیک کوئی چیز خوش خلقی

محبوب تر و بد خلقی سے مغضوب ترینین ہی۔

(۱۰۶) یا اباذر الکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ تخطوھا الی الصلوۃ صدقۃ۔

ثواب قول و مشی نماز

ای ابو ذر ایک کلمہ پاکیزہ و نیک زبان سے جاری کرنا جسمین رضاے کردگار یا نفع مومن دیندار ہو صدقہ زبان ہی اور ہر قدم اُٹھانا واسطے اداے نماز کے صدقہ گام اور مستوجب ثواب بے پایان ہی۔

(۱۰۷) یا اباذر من اجاب داعی اللہ واحسن عمارۃ مساجد اللہ کان ثوابہ من اللہ الجنۃ۔

ثواب عمارت مساجد

ای ابو ذر جو شخص نداے جانفزا صداے داعی طاعت خدا یعنے موذن نماز خدا سماعت کرے اور لبیک اجابت و قبول دعوت مین مسارعت کرے اور مساجد جناب احدیت اور خانہاے عبادت کو بحسن نیت معمور و آباد کرے تو حضرت رب العزت اسکو ثواب بہشت عنبر سرشت عطا کرتا ہی۔

(۱۰۸) فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ کیف نعمر مساجد اللہ قال لا ترفع فیھا الاصوات ولا یخاض فیھا بالباطل ولا یشتری فیھا ولا یباع واترک اللغو مادمت فیھا فان لم تفعل فلا تلومن یوم القیامۃ الا نفسک۔

صفت آبادی مساجد

ابو ذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مان باپ تمپر یا رسول اللہ کیونکر مساجد کو معمور کرین حضرت نے فرمایا کہ مساجد مین بجز ذکر خدا کے صدا بلند نہ کرو شور و غوغا نہ کرو کلمات فضول و مہمل بعنوان باطل گفتگو سے لاطائل سے پرہیز کرو خرید و فروخت اشیا اور سخنان لغو و بیجا سے احتراز کرو اگر اسطرح نہ کروگے تو روز قیامت نادم و شرمگین ہوگے اپنے نفس پر خود ملامت و نفرین کروگے۔

(۱۰۹) یا اباذر ان اللہ یعطیك ما دمت جالسًا فی المسجد بكل نفس تنفس فیہ درجة فی الجنة وتصلی علیك الملئكة وتكتب لك بكل نفس تنفست فیہ عشر حسنات وتمحی عنك عشر سیئات۔

ای ابوذر جبتک تیرا مسجد مین قیام رہیگا اور تو ذکر خالق انام کریگا ہر نفس بقابل ہر تنفس کے جنت مین ایک درجہ بلند مرتبہ ارجمند ملیگا فرشتگان جناب احدیت تجھپر درود ورحمت بھیجینگے عوض ہر تنفس کے دس حسنات مسطور اور دس سیأت مغفور ہونگے۔

(۱۱۰) یا اباذر اتعلم فی ای شیء انزلت ھذہ الایة اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلكم تفلحون قلت لا فداك ابی وامی قال فی انتظار الصّلوة خلف الصّلوة۔

ای ابوذر تجھکو معلوم ہی کہ شان نزول آیہ کریمہ اصبروا وصابروا ورابطوا کیا ہی جسکا حاصل مضمون یہ ہی کہ ای گروہ مومنان مشقت طاعات ریاضت عبادات مصائب وآفات محاربہ دشمنان مجادلۂ نفس ومجاہدہ شیطان پر صبر وشکیبائی معاصی سے پرہیز وپارسائی اختیار کرو تاکہ روز قیامت رستگار رہو) ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون ماں باپ تمپر یا رسول اللہ مجھکو معلوم نہین کسواسطے یہ آیت نازل ہوئی ہی حضرت نے فرمایا کہ واسطے انتظار نماز کے نازل ہوئی ہی یعنے جو شخص بعد ایک نماز کے دوسری نماز کے وقت تک انتظار کرے اور مشغول تعقیبات وادعیہ ومناجات رہے تا اینکہ دوسری نماز بجماعت ادا کرے تو اُسنے گویا مجاہدۂ نفس زیانکار اور مقاتلہ شیطان مکار کیا ہی اور رابطہ خوشنودی کردگار سلسلۂ رضاے پروردگار حاصل کیا ہی۔

(۱۱۱) یا اباذر اسباغ الوضوء فی المكارہ من الكفارات وكثرة الاختلاف

ثواب نماز مسجد

ثواب انتظار نماز

ها الی الصّلوة

کردگار یا نفع
ماز کے صدقہ گام

جد اللہ کان

ن نماز خدا
اور مساجد جناب
ت رب العزت

اجد اللہ
نتری فیها
ت یوم

د کو معمور کرین
وغانہ کرو کلمات
ت اشیا اور
نادم وشرمگین

الی المساجد فذلکو الرباط۔

ای ابوذر وضوے کامل بشرائط وآداب اوقات مکروہ اور حالات شاقہ مین کرنا کفارہ گناہان اور ذریعہ رحمت وغفران ہی اور کثرت آمد ورفت مساجد الٰہی مین کرنا وسیلہ حصول غفران رابطہ قرب ایزد منان ہی۔

(۱۱۲) یا اباذر یقول اللہ تبارک وتعالیٰ ان احب العباد الی المتحابون بجلالی المتعلقۃ قلوبہم بالمساجد والمستغفرون بالاسحار اولئک اذا اردت باھل الارض عقوبۃ ذکرتہم فصرفت العقوبۃ عنھم۔

ای ابوذر حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی محبوب ترین بندگان میرے نزدیک وہ لوگ ہین کہ باہم محبت واتحاد اور الفت ووداد بوجہ جلال رکھتے ہین اوبتفادیل قلوب انکے محراب محبت مساجد مین آویزان اور اوقات سحر استغفار گناہان اور اذکار ایزد منان مین رطب اللسان رہا کرتے ہین یہ وہ لوگ ہین کہ اگر عقوبت اہل زمین کا ارادہ کرتا ہون تو بسبب انکی سعادتمندی اور سیامن برکت وارجمندی کے نزول عذاب کو معطوف اور حلول عقاب کو موقوف کرتا ہون۔

(۱۱۳) یا اباذر کل جلوس فی المسجد لغو الا ثلاثۃ قراۃ مصل اوذاکر اللہ اوسائل عن علم۔

ای ابوذر مساجد ربانی اور معابد یزدانی مین نشست وبرخاست رکھنا بیجا ونا سزا ہی مگر تین شخصون کے واسطے روا ہی اول جو نماز گذار کہ تلاوت کلام پروردگار کرے دوسرے وہ شخص جو مشغول اذکار حضرت آفریدگار کرے تیسرے وہ شخص جو مسائل دینی اور امور معالم یقینی کو علماے اخیار سے استفسار کرے۔

(۱۱۴) یا اباذر کن بالعمل بالتقوی اشد اھتماما منک بالعمل فانہ لایقل عمل بالتقوی وکیف یقل عمل یتقبل یقول اللہ عزوجل انما یتقبل اللہ من المتقین

فضیلت محبان اہل ایمان

فضیلت جلوس مساجد بغرض عبادت

ای ابوذر اعمال وطاعات کو ساتھ تقوے اور پرہیزگاری کے بجالا اور کثرت اعمال
وطاعات سے زیادہ تر اہتمام بلیغ اسمین کر کہ ہر عمل تیرا ساتھ تقوے و پرہیزگاری کے
ہو کیونکہ عمل ساتھ تقوی و پرہیزگاری کے ادا کرنا بہتر ہی اسواسطے کہ جو عمل کمتر ہو لیکن
مقبول بارگاہ جلیل وداور ہو وہ کسیطرح سے قلیل وکمتر نہین ہو سکتا حق تعالی فرماتا ہی
انما یتقبل اللہ من المتقین یعنے کسیکا عمل مقبول درگاہ کردگار نہین الا عمل اصحاب
تقوے شعار پس ہر کردار بدون تقوے کے بیکار ہی۔

تقوی کے ساتھ اعمال بجالاوے

روایت

مناسب مقام خلاصہ کلام روایت مجموعۂ ورام ہی ہے کہ حضرت امام ہمام جعفر
صادق علیہ السلام نے زبان معجز نظام سے ارشاد فرمایا کہ ایک عالم نامی فقیہ گرامی
وارد ہوا جابجا اسکے علم وکمال کی تعریف مشہور اور زبان خلایق پر اسکی توصیف
مذکور ہوئی مجھکو منظور ہوا کہ مین بھی اسکا مرتبہ و مقام اور جبروت و احتشام اور
سلیقہ علم و طرز کلام دریافت کرون چنانچہ مین نے جاکر دیکھا کہ ایک جم غفیر خلق کثیر کا
اژدہام اور صغیر وکبیر برنا و پیر کا ہجوم تمام ہی اور وہ شخص ہر طرف مصروف جواب
وسوال مشغول بحث وجدال متوجہ قیل وقال ہی مین نے گوشۂ ردا سے منھ پر نقاب
عبا وقبا سے حجاب کیا اور بیگانہ وار خلائق سے برکنار ایک گوشہ مین قرار کیا تا انکہ
اژدہام خاص وعام کو تفرقہ و انتشار اور وہ شخص بھی ایک سمت سرگرم رفتار
ہوا اثنائے راہ مین ایک نانبائی کی دوکان پر پہونچا اور اسکو اپنی باتون مین
لگا کر دو گردۂ نان کا سرقہ کیا مجھکو اس فعل زشت و عمل فضیحت سرشت سے تعجب
ہوا لیکن مین نے خیال کیا کہ شاید کوئی معاملہ ہوگا بعد اسکے ایک میوہ فروش
کی دوکان پر پہونچا اور دو انار کا سرقہ کیا مجھکو تعجب شدید و تحیر مزید ہوا
لیکن مین نے گمان کیا کہ شائد کوئی معاملہ ہوگا بعد اسکے پھر روانہ ہوا اور ایک

حکایت ایک عالم کا سرقہ کرنا اور حضرت صادق کا ملزم فرمانا

مقام پر ایک مریض بیمار ضعیف و ناچار بیٹھا تھا اُسکے سامنے دو نون گردہ نان اور دونون
انار رکھدیئے اور چلا گیا تا اینکہ ایک صحرا مین قیام اور وحشت تنہا مین مقام کیا اُسوقت
اُس جناب گردون قباب نے بے نقاب و بیحجاب ہوکر خطاب فرمایا کہ ای بندۂ خدا
تیرے افعال قابل استعجاب تمام لائق استغراب تمام موجب شکوک و شبہات
انام ہین اُسنے پوچھا کہ وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے علم کی تعریف اور
تیرے کمال کی توصیف سنکر مشتاق ہوا جب مین نے پایا تو اثناء راہ مین دیکھا کہ
تونے خباز کی دوکان سے دو گردہ نان کا سرقہ کیا بعد اُسکے انار فروش کی
دوکان سے دو انار کا سرقہ کیا یہ فعل تعجب خیز عمل حیرت انگیز ہے باعث تحیر زید
موجب تعجب شدید ہی اُسنے کہا کہ پہلے آپ اپنا نام و نشان بتایئے حضرت نے
فرمایا کہ مین ایک بندگان خدا امت محمد مصطفےؐ سے ہون اُسنے کہا آپ کون ہین
اور کیا نام ہی حضرت نے فرمایا کہ مین اہل بیت رسول فرزند ان بتول سے ہون
اُسنے کہا کہ آپ کا مکان و مسکن اور مقام و موطن کہان ہے حضرت نے فرمایا کہ
مدینۂ رسول مقبول اُسنے کہا کہ پھر شرافت اصل و نجابت نسل سے کیا حاصل ہے
جبکہ آپ علوم آبائی سے جاہل اور مسائل شریعت پناہی سے غافل ہین حضرت نے
فرمایا کہ کس چیز سے جاہل ہون اُسنے کہا کہ کتاب آپ قرآن مجید فرقان حمید سے
عارف اُسکے آیات و احکام سے واقف نہین حضرت نے فرمایا وہ کیا ہی اُسنے
کہا کہ دیکھو حق تعالی فرماتا ہی من جاء الحسنة فله عشر امثالها و من
جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلها یعنے جو شخص ایک کار ثواب کریگا اُسکو
دہ چند ثواب ہوگا اور جو شخص ایک گناہ کریگا اُسکو ایک عذاب ہوگا جب
مین نے دو گردہ نان اور دو انار کی چوری کی تو چار سیئات ہوئے اور جب
مین نے راہ خدا مین سب اُنکو تصدق کیا تو چالیس حسنات ہوئے اور ہر گاہ

چار سیئات اسمین محو ہوگئے تو چھتیس ۳۶ حسنات باقی رہے حضرت نے فرمایا ثکلتک
اماک تو بالکل کلام الٰہی سے جاہل اور حکم رسالت پناہی سے غافل ہی تونے نہین سنا
کہ حق تعالے فرماتا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنے حق تعالی وہی عمل مقبول
فرماتا ہی جو تقوے و پرہیزگاری ایمانداری و دیانت داری نیک کرداری و نیکو
کاری کے ساتھ ہو نہ یہ کہ مال مغصوبہ و مسروقہ متاع محظورہ و نامشروعہ کو صرف
راہ جناب باری بذل امور دینداری کرے کہ ایسا فعل بنا بے فاسد علی الفاسد کے
جو مقبول درگاہ جناب احدیت منظور نظر حضرت صمدیت نہین ہوسکتا چنانچہ جب
تونے چار چیزونکا سرقہ کیا تو چار سیئات ہوے اور جب چارون کو بلا اجازت
مالک کے شخص غیر کو دیدیا تو آٹھ سیئات ہوے اس صورت مین تونے کسی امر
صواب قابل اجر و ثواب کو اکتساب نہ کیا بس تونے امور حسنات کا عبث
حساب کیا وہ شخص اپنے کردار سے نادم و خجل اپنی گفتار سے شرمسار و منفعل ہوا

(۱۱۵) یا اباذر لا یکون الرجل من المتقین حتے یحاسب نفسہ اشد
من محاسبۃ الشریک شریکہ فیعلم من این مطعمہ ومن این مشربہ
ومن این ملبسہ ومن این مکسبہ ومن حلال ذلک ام من حرام۔
ای ابوذر متقی و پرہیزگار وہی شخص ہی کہ اپنے نفس امارہ کے ساتھ محاسبہ شدید
و مواخذہ مزید اُس سے زیادہ کرے جو ایک شریک دوسرے شریک کے ساتھ
بابت املاک و تجارات مین کرتا ہی چنانچہ تمامی ملبوسات و مکسوبات اور جملہ مشروبات
و ماکولات مین محاسبہ کرے کہ کہان سے حاصل کیا کہان صرف کیا مداخل و مخارج
اُسکا حلال ہی یا حرام ہی کیونکہ حدیث مین وارد ہی کہ فی حلالہا حساب
وفے حرامہا عقاب۔

(۱۱۶) یا اباذر من لم یبال من این اکتسب المال لم یبال اللہ عز

صفت التقویٰ

وجل من این ادخله النار۔

ای ابوذر جو شخص پروا نہین کرتا کہ اکتساب مال کہان سے کرتا ہی یعنے حلال سے یا حرام سے تو حق تعالی بھی کچھ پروا نہین کرتا ہی کہ درکات جہنم مین کس مقام پر داخل کریگا۔

(۱۱۷) یا اباذر من سرہ ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ عز وجل۔

صفت متقیان

ای ابوذر جس شخص کو یہ مطلوب ہو کہ گرامی ترین بنی آدم افضل ترین عالم ہو تو تقوی پرہیزگاری نیکوکاری وخوش کرداری حاصل کرے۔

(۱۱۸) یا اباذر ان احبکم الی اللہ جل ثناؤہ واکثرکم ذکرا لہ واکرمکم عند اللہ اتقاکم لہ وانجاکم من عذاب اللہ اشدکم خوفا لہ۔

ای ابوذر خدا کے نزدیک محبوب ترین مردم وہ ہی جو ذاکر خدا ہی اور گرامی ترین عالم وہ ہی جو صاحب ورع وتقوی ہی اور ناجی عذاب الٰہی سے وہ ہی جو صاحب خوف خدا ہی

(۱۱۹) یا اباذر ان المتقین الذین یتقون اللہ عز وجل من الشئ الذی لا یتقی منہ خوفا من الدخول فی الشبہۃ۔

ای ابوذر اصحاب تقوی شعار اور ارباب پرہیزگار وہ لوگ ہین جو امور مشکوک فیہا سے بھی احتراز مستحکم اور امور شبہ مین بھی اجتناب لازم جانتے ہین۔

(۱۲۰) یا اباذر من اطاع اللہ عز وجل فقد ذکر اللہ وان قلت صلوتہ وصیامہ وتلاوتہ للقران۔

(۱۲۱) یا اباذر اصل الدین الورع وراسہ الطاعۃ۔

ای ابوذر جس شخص نے اداے فرائض واجبات اور ترک محرمات ومنہیات مین اطاعت احکام حضرت خالق کائنات کی وہی شخص ذاکر خداوند جلیل مستوجب اجر جزیل مستحق ثواب جمیل ہی اگرچہ صوم وصلوۃ وتلاوت قرآن اسکا قلیل ہو کیونکہ اصل دین مبین اساس شرع متین احتراز محرمات اور اداے واجبات اور بجا آوری طاعات

خالق کائنات ہی۔

(۱۲۲) یا اباذر کن ورعاً تکن اعبد الناس وخیر دینکم الورع۔

ای ابوذر محرمات و ممنوعات سے ورع و پرہیزگاری اختیار کرتا کہ عبادت گذاروں سے افضل تر اور طاعت گذاروں سے اکمل تر ہو کیونکہ ورع و پرہیزگاری ارتکاب مناہی و مخالفت الٰہی سے بیزاری کو نہایت بہترین اُمور دینداری ہی۔

(۱۲۳) یا اباذر فضل العلم خیر من فضل العبادة واعلم انکم لو صلیتم حتی تکونوا کالحنایا وصمتم حتی تکونوا کالاوتار ما ینفعکم الا بورع۔

ای ابوذر فضل و شرف علم شریعت کا فضل و شرف عبادت سے زیادہ تر ہی پس یقین جانو کہ اگر تم لوگ اسقدر نمازیں ادا کرو کہ مثل کمان کے خم ہو جاؤ اور اسقدر روزہ رکھو کہ زہ کمان کے باریکتر و نازک تر ہو تب بھی یہ عبادت گذاری و شب بیداری بدون ورع و پرہیزگاری کے بیکار ہی۔

(۱۲۴) یا اباذر ان اہل الورع والزہد فی الدنیا ہم اولیاء اللہ حقاً۔

ای ابوذر جو لوگ ورع و پرہیزگاری اور ترک دنیاداری کرتے ہیں وہی لوگ اولیاء اللہ مطلق اور اصفیاء اللہ برحق ہیں۔

(۱۲۵) یا اباذر من لم یات یوم القیامة بثلاث فقد خسر قلت وما الثلاث فداک ابی وامی قال ورع یحجزہ عما حرم اللہ عزّ وجلّ علیہ وحلم یرد بہ جہل السفیہ وخلق یداری بہ الناس۔

ای ابوذر جس شخص میں تین خصلتیں نہونگی وہ رحمت الٰہی سے خاسر اور مغفرت عقبیٰ سے قاصر ہوگا ابوذر نے عرض کیا کہ ماں باپ فدا ہوں میرے وہ تین خصلتیں کیا ہیں حضرت نے فرمایا اولاً ورع و پرہیزگاری اختیار کرے تاکہ مناہی و محرمات جناب باری سے محفوظ رہے ثانیاً علم دین حاصل کرے جس سے غوایت ارباب جہالت اور

وقاحت اصحاب سفاہت کو مندفع کرے تا لنا خلق کریم اختیار کرے کہ بسبب اُسکے برادران مومن کی خاطرداری و مدارات اور خستہ دلون کی دلجوئی و مواسات کرے۔

(۱۲۶) یا اباذر ان سرک ان تکون اقوی الناس فتوکل علے اللہ وان سرک ان تکون اکرم الناس فاتق اللہ وان سرک ان تکون اغنے الناس فلکن بما فی ید اللہ عز وجل اوثق منک بما فی یدیک

اے ابوذر اگر تیری خوشی ہی کہ تو قوی ترین مردم ہو تو لازم ہی کہ توکل خداے عز وجل اور تمامی امور کو رضاے الٰہی پر مفوض اور محول کر اور اگر تیری خوشی ہی کہ تو گرامی ترین عالم ہو تو تقوی اور پرہیزگاری اختیار کر اور اگر تیری خوشی ہی کہ تو تمام خلائق سے مستغنی و بے نیاز ہو تو اپنے مال و دولت سے قطع نظر کر اور جو کچھ خالق بے نیاز کے دست قدرت مین اور خداے کارساز کے خزینہ مشیت مین ہی اُسی پر وثوق تام اور اعتماد تمام کر۔

(۱۲۷) یا اباذر لو ان الناس کلھم اخذوا بھذہ الاٰیۃ لکفتھم ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علے اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا۔

اے ابوذر تمامی عالمیان اگر اس آیہ کریمہ کو ذریعہ ایمان اور وسیلہ ایقان گردانین تو انصرام تمامی امور و مہام کے واسطے کافی اور انحلال مشکلات عظام کے واسطے وافی ہو اور آیہ کریمہ یہ ہی ومن یتق اللہ الیٰ اٰخرہ یعنے جو شخص خوف جناب باری اور تقوی و پرہیزگاری کرتا ہی تو خالق آفریدگار ہر امر دشوار کا چارہ کار عنایت کرتا ہی اور اُسکو اپنے خزانہ غیب سے رزق مرحمت کرتا ہی کہ جسکا اُسکو وہم و گمان اور خیال اُسکا کسی جانب سے نہین ہوتا ہی اور جو شخص جناب باری پر وثوق و توکل اُسکی مشیت سے توسل کرتا ہی تو حق سبحانہ تعالیٰ اُسکے مہمات کی کفایت اور اُسکے مشکلات مین اعانت کرتا ہے

بتحقیق کہ پروردگار اپنے ارادہ ومشیت کو بوجہ کامل نافذ اور اوامر بالغہ کو بحسب
صادر فرماتا ہی اور حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے ہر شئی کے ایک مقدار معین مقرر اور مشیت
امور بحسب حکمت ومصلحت مقدر فرمائی ہی۔

روایت

منقول ہی کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین نے بارہ کلمات عبرانی صحف ربانی
کتب آسمانی سے زبان عربی مین انتخاب کیے ہین اور ہر روز تین مرتبہ انپر نظر کرتا ہون
الکلمة الاولیٰ یا ابن آدم لا تخافن ذا السلطان ما دام سلطانی
باقیا وسلطانی باق ابداً یعنے ای فرزند آدم تو کسی بادشاہ باوقار صاحب حکومت
واقتدار سے خوف نہ کرنا جبتک کہ ہماری بادشاہی باقی ہی اور ہماری بادشاہی ہمیشہ
باقی ہی الکلمة الثانیة یا ابن آدم لا تخافن فوت الرزق ما دام خزاینی
مملوة وخزاینی مملوة ابداً یعنے ای فرزند آدم تو فوت رزق سے خائف وترسان
نہونا جبتک کہ ہمارا خزانہ قدرت مملو ہی اور ہمارا خزانہ قدرت ہمیشہ مملو رہیگا الکلمة
الثالثة یا ابن آدم انا وحقی علیک محب فحقی علیک کن بی علیک محبا
ای فرزند آدم قسم اپنے حقوق کی جو تجھپر ہین کہ ہم تیرے دوست مہربان ہین پس تجھکو
قسم ہی ہمارے حق کی کہ تو بھی اپنے نفس سے دوستی و مہربانی کر یعنے اسکو مورد عقوبت
قہاری مستوجب عذاب جباری نہ کر الکلمة الرابعة یا ابن آدم لا تانس
باحد غیری ما وجدتنی ومتی اردتنی وجدتنی یا دا قریبا ای فرزند
آدم سوائے ہمارے کسی سے موانست نہ کرنا جبتک کہ تو ہمکو موجود پاتا اور جب ہمکو چاہیگا
ہمکو قریب وموجود پاویگا الکلمة الخامسة یا ابن آدم خلقت الاشیاء کلها
لاجلک وخلقتک لعبادتی فلا تھل ما خلقتک لاجلہ لما خلقتہ
لاجلک ای فرزند آدم ہمنے تمام عالم کو تیرے واسطے پیدا کیا اور تجھکو اپنی عبادت

کے واسطے پیدا کیا پس تو ہماری عبادت کو اُس چیز کے واسطے ضائع نہ کر جو ہمنے تیرے
واسطے بنائی ہین کیونکہ وہ خود ہی تیرے کام مین آویگی الکلمة السادسة

یا ابن آدم خلقتک من تراب ولم اعی بخلقک فکیف اعی برغیف
اسوقه الیک ای فرزند آدم ہمنے ایک مشت خاک سے تیری خلقت کی اور ہمکو
کچھ زحمت نہین ہوئی پس کیا ایک گردۂ نان تجھ تک پہونچانے مین زحمت ہوگی

الکلمة السابعة یا ابن آدم تغضب علیّ من اجل نفسک ولا
تغضب من اجلی علی نفسک ای فرزند آدم تو اپنے نفس کے واسطے ہمپر غضبناک
ہوتا ہی اور ہمارے واسطے اپنے نفس پر غضبناک نہین ہوتا الکلمة الثامنة

یا ابن آدم کل یریدک لنفسه وانا اریدک لنفسک ای فرزند آدم ہر شخص
تجھکو اپنے فائدہ کے واسطے بلاتا ہی اور ہم تجھکو تیرے فائدہ کے واسطے بلاتے ہین

الکلمة التاسعة یا ابن آدم لی علیک فریضتی ولک علیّ رزقک
فان خالفتنی فیما لی علیک لم اخالفک فیما علیّ لک ای فرزند آدم ہمارے
فرائض تجھپر واجب ہین اور تیری روزی ہمپر واجب ہی پس اگر تو ہمارے فرائض
مین تخلف کریگا تو ہم تیرے فرائض مین تخلف نہ کرینگے الکلمة العاشرة

یا ابن آدم کما لا اطالبک بعمل غد فلا تطالبنی برزق غد ای فرزند آدم
جسطرح سے ہم تجھ سے دوسرے روز کی عبادت نہین طلب کرتے ہین اُسیطرح سے
تو بھی ہمسے دوسرے دن کا رزق طلب کر الکلمة الحادی عشر

یا ابن آدم ان رضیت بما قسمت لک ارحت قلبک وبدنک

وانت محمود وان لم ترض به سلطت علیک الدنیا حتی ترکض

رکض الوحش فی البریة ولم تنال الا ما قدرت لک وانت مذموم
ای فرزند آدم ہمنے جسقدر قسمت مین لکھا ہی اگر اُسپر تو خوشی سے قناعت کریگا تو تیرے

بدن کو راحت دلکو فرحت اور دین و دنیا مین تیری عزت ہوگی ورنہ ہوا و ہوس دنیا کو تجھپر مستولی کرونگا جس سے تو مثل وحشیان صحرا کے صحرا صحرا پھریگا لیکن مقسوم سے زیادہ نہ پاویگا اور دین و دنیا مین تیری مذمت ہوگی ؎

گر زمین را آسمان دوزی	ندہندت زیادہ از روزی

الکلمة الثانی عشر یا ابن آدم اذا قمت بین یدی فقم کما تقوم العبد الذلیل بین یدی الملک الجلیل وکن کانک ترانی وان لم ترانی فانی اراک

ای ابن آدم جسوقت حاضر بارگاہ ربانی ایستادہ پیشگاہ یزدانی ہونا تو مثل غلام حقیر و ذلیل کے حضور بادشاہ جلیل کے ایستادہ ہونا اور یہ تصور کرنا کہ گویا مشاہدہ انوار عالم لاہوت مطالعہ آثار عالم جبروت کرتا ہی ہر چند تو ہمکو بالمشافہ نہین دیکھتا ہی لیکن ہم تجھکو بالمشافہ دیکھتے ہین۔

(۱۲۸) یا اباذر یقول اللہ عز وجل ثناؤہ وعزتی وجلالی لا یؤثر عبدی ہوای علی ہواہ الا جعلت غناہ فی نفسہ وہمومہ فی آخرتہ وضمنت السموات والارض رزقہ وکففت علیہ ضیعتہ وکنت لہ من وراء تجارة کل تاجر۔

فضیلت تسلیم و رضا

ای ابوذر حضرت عز و جل جل ثناؤہ فرماتا ہی کہ قسم ہی مجھکو اپنے عز و جلال کی کہ جو شخص ہماری رضا کو اپنی رضا پر مقدم اور ہمارے حکم کو اپنے نفس امارہ پر مقدم کرتا ہی تو اُسکے نفس نفیس کو خلائق سے مستغنی و بے نیاز اور اہتمام امور اُخروی اور توجہ امور عقبا وہی سے اُسکو سرفراز کرتا ہون آسمان و زمین کو اُسکے رزق کا ضامن و کفیل اور اُسکے مہام عظام انجاح مرام مین خود اعانت جمیل کرتا ہون اور چونکہ ہر تجارت باطل ہر منفعت بیحاصل کو میرے واسطے ترک کرتا ہی تو اُسکی منفعت دنیا و آخرت کا مین خود متکفل ہوتا ہون۔

(۱۲۹) یا اباذر لو ان ابن ادم فر من رزقه کما یفر من الموت لادرکه رزقه کما یدرکه الموت۔

ای ابو ذر اگر فرزند آدم اپنے رزق سے فرار کرے جسطرح سے اپنی موت سے فرار کرتا ہے تو اُسیطرح سے روزی اُسکو تلاش کریگی جسطرح سے موت اُسکو تلاش کر لیتی ہے۔

(۱۳۰) یا اباذر الا اعلمک کلمات ینفعک اللہ عز وجل بهن قلت بلی یا رسول اللہ

ای ابو ذر آگاہ ہو کہ ہم تجھکو ایسے کلمات تعلیم کرین کہ بسبب اُسکے خداوند عز وجل تجھکو نفع اکمل اور فوائد اجزل عنایت فرماوے ابو ذر نے عرض کیا کہ تعلیم فرمائیے یا رسول اللہ

(۱۳۱) قال احفظ اللہ تجده امامك وتعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفك فی الشدة واذا سالت فاسئل اللہ عز وجل واذا استعنت فاستعن باللہ فقد جری القلم بما هو کائن الی یوم القیامة فلو ان الخلق کلهم جهدوا ان ینفعوك بشیء لم یکتب لك ما قدروا علیه ولو جهدوا ان یضروك بشیء لم یکتب اللہ علیك ما قدروا علیه فان استطعت ان تعمل للہ عز وجل بالرضاء والیقین فافعل وان لم تستطع فان فی الصبر علی ما یکره خیرا کثیرا وان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا۔

حضرت نے فرمایا کہ اگر تو یاد خدا کو خاطر مین محفوظ اور محبت خدا کو دلمین ملحوظ رکھیگا تو ہر وقت اُسکو موجود اپنے سامنے حاضر و مشہود پاویگا اور اگر حالت آرام و راحت اور اوقات آسائش و نعمت مین تو جناب احدیت سے محبت و آشنائی کریگا تو جناب احدیت بھی رنج و مصیبت مین تجھسے موانست و شناسائی کریگا اور اگر تجھکو کسی حاجت مین سوال کرنا ضرور ہو تو درگاہ خدا مین سوال کر کہ وہ قاضی الحاجات اور مجیب الدعوات ہے اور اگر تجھکو کسی امر مین نصرت و یاری

درکار ہو تو جناب باری سے خواستگاری کر کہ وہ یاور بیکسیان ناصر بیچارگان غمخوار شکستہ دلان دستگیر درماندگان ہی اور یاد رکھ کہ تمامی وقایع عالم و عالمیان اور سوانح کون و سکان جور و ازل سے ابد تک ہونی ہین وہ سب کاتب مشیت سے سطور لوح محفوظ مین مزبور ہین پس اگر تمام اہل زمین چاہین کہ خلاف مشیت ربانی کوئی منفعت پہونچاوین تو کچھ اختیار نہین یا خلاف مقدرات یزدانی کوئی مضرت پہونچاوین تو کچھ اقتدار نہین پس جب یہ حال ہی تو چاہئے طاعت و عبادت کر خاص جناب سرمدیت کی واسطے بخضوع و اخلاص ادا کر اور رضاے کردگار کو اپنے دلنشین اور قضا و قدر رب العزت کو دل سے یقین کر اور اگر تجھسے ہو سکے تو صبر کر اسواسطے کہ شکیبائی و مصابرت مین جناب احدیت نے نہایت منفعت اور کمال سعادت و برکت بخشی ہی کیونکہ حق تعالی نے صبر مین فیروزی و نصرت اور بعد ہر کرب و مصیبت کے فرحت و راحت اور بعد ہر مشکل و مصیبت کے عیش و عشرت اور بعد ہر تنگی و کلفت کے وسعت و فراغت مقرر کی ہی۔

نکتہ بدیعہ

لائق توضیح کلام تشریح مرام یہ ہی کہ اگر رنج و عنا کرب و بلا باعث تقرب خدا و ترقی درجات عقبا باعث ارتضا و اصطفا نہ ہوتا تو انبیا و اوصیا و اصفیا و اولیا کو کوئی ایذا و مصیبت کوئی تکلیف و زحمت نہوتی حالانکہ تمامی برگزیدگان جناب احدیت سفیران حضرت سرمدیت مبتلاے صنوف رنج و مصیبت گرفتار الوف محنت و کربت رہی پس قیاس مدارج صابرین و مراتب شاکرین انکے صبر و وفا اور انکے رنج و بلا کی ہو سکتا ہی چنانچہ جس مزدور کی محنت و ریاضت اور حسن خدمت و اطاعت زائد ہوگی اسیقدر اجرت اسکی متزائد ہوگی قال اللہ تعالی انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب یعنے واسطے صابرین کے اجر بحساب ایفا کیا جائیگا

وصف درجات صابران

اور عیاشی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جناب رسالتمآب
نے فرمایا کہ جسوقت میزان عدل منصوب ہوگی اور بندگان الٰہی محشور اور نامۂ اعمال
منتشر ہونگے تو ارباب صبر و رضا اصحاب رنج و بلا کے واسطے نہ حساب ہوگا نہ نشر کتاب
ہوگا بلکہ بے حساب اُنکو اجر و ثواب ملیگا اور بعد اُسکے حضرتؐ نے آیۂ وافی ہدایۂ مذکور
تلاوت فرمائی اب لائق لحاظ یہ ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسقدر صبر و
وفاداری جانفشانی و جان نثاری تسلیم و رضاے جناب باری طاعت گذاری و
فرمانبرداری جناب کردگاری اختیار کی جو ابتداے خلقت حضرت آدمؑ سے تا ایندم
کسی نے اختیار نہین کی اور چونکہ حق تعالیٰ صادق الوعد موفی العہد ہی تو حضرت امام
حسین علیہ السلام نے اسقدر اجر بحساب اور تقرب جناب رب الارباب اور
درجۂ عالیہ ثواب پایا کہ کبھی کسی نے نہ پایا نہ پاویگا فافہموا واستفہموا هذا
ما سنح لی بالبال واللہ یعلم حقیقۃ الحال۔

(۱۳۲) یا اباذر استغن بغنی اللہ یغنیک اللہ قلت ما ہو یا رسول
اللہ قال غداء یوم و عشاء لیلۃ فمن قنع بما رزقہ اللہ یا اباذر فہو
اغنی الناس۔

در قناعت

ای ابوذر چونکہ خدا تیرا غنی و بے نیاز اور کریم و کارساز و رحیم و بندہ نواز ہی تو تو بھی
اُسی کے بھروسہ پر تمام خلائق سے استغنا و بے نیازی اختیار کر تا کہ خداوند کریم
تجھکو مستغنی کرے ابوذر نے عرض کیا کہ کسطرح سے استغنا اختیار کرون یا رسول اللہ
حضرت نے فرمایا کہ جسقدر وظیفہ روزینہ اذوقۂ شبینہ جناب احدیت عنایت کرے
اُسی پر قناعت کر کیونکہ جو شخص عطیہ شبانروزی پر قناعت اور صبر و شکر کے ساتھ
کفایت کرتا ہی وہی شخص غنی ترین عالم اور بے نیاز ترین بنی آدم ہی۔

(۱۳۳) یا اباذر ان اللہ عز و جل یقول انی لست کلام الحکیم اتقبل

ولکن همه وهواه فان کان همه وهواه فیما احب وارضی جعلت صمته حمداً لی ووقاراً وان لم یتکلم۔

اے ابوذر پروردگار عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ اگر کوئی حکیم کلمات حکمت آگین وفقرات موعظت آئین زبان سے بیان کرے تو مین اسکو قبول نہین کرتا لیکن اسکی ہمت اور نیت پر نظر کرتا ہون پس اگر ارادۂ دلی اور مقصود قلبی اسکا وہی ہے جو ہمکو مطلوب اور ہمارے نزدیک محبوب ومرغوب ہے تو ہم اسکے سکوت وصموت کو بھی حمد وعبادت مین شمار کرینگے اور اسکی خاموشی کو عز و وقار قرار دینگے۔

(۱۳۴) یا اباذر ان اللہ تبارک وتعالی لا ینظر الی صورکم ولا الی اجسادکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔

اے ابوذر خداوند ذوالجلال تمھارے صور واشکال اور اجسام واموال پر نظر نہین کرتا ہے لیکن تمھارے حسن قلوب واعمال اور حسن نیات وافعال پر نظر کرتا ہے۔

خدا کی نگاہ دل پر ہے

(۱۳۵) یا اباذر التقوی ههنا ههنا واشار الی صدره۔

یعنے حضرتؐ نے دست مقدس سے جانب سینۂ اقدس اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر مقام تقوی وپرہیزگاری دل پر ضیا اور محل تقدس ونیک کرداری سینہ باصفا ہے یعنے بدون نیت صافی کے اعمال وطاعات لاطائل اور بدون ارادۂ قلبی کے افعال وعبادات بیحاصل ہے۔

مقام تقوی سینہ ہے

(۱۳۶) یا اباذر اربع لا یصیبهن الا مؤمن الصمت وهو اول العبادة والتواضع لله سبحانه وذکر الله تعالی علی کل حال وقلة الشیء یعنی قلة المال

اے ابوذر چار خصلت کریمہ صفات عظیمہ سوائے مؤمن کے کسی کو حاصل نہین ہوتی ہین (۱) خاموشی کہ یہ اول عبادتہائے کردگار ہے (۲) تواضع وفروتنی روبروئے خدا وتملق خدا جو موجب رضائے پروردگار ہے (۳) ہر حال مین ذکر آفریدگار کہ باعث تقرب

صفات مؤمن

خداوندگار رہی (۴) قلت مال و دولت جو زخارف دنیاے ناپائدار اور دام فریب نفس غدار ہے۔

(۱۳۷) یا اباذر ھو بالحسنۃ وان لم تعملہا لکیلا تکتب من الغافلین۔

ای ابوذر قبل ادائے حسنات و بجا آوری طاعات و عبادت کے بھی اپنے ارادہ دینے کو جانب اکتساب حسنات مصروف اور اپنی نیت کو جانب عبادات و طاعات معطوف رکھنا تاکہ زمرہ غافلین مین تیرا شمار اور ثواب طاعات سے تو محروم و زیانکار نہ لکھا جاوے

(۱۳۸) یا اباذر من ملک ما بین فخذیہ وما بین لحییہ دخل الجنۃ۔

ای ابوذر جو شخص مالک و حاکم ہے اُس چیز کا جو دونون رانون کے درمیان اور دہان انسان کے درمیان ہے یعنے جسکو اعضاے شہوانی اور فلتات لسانی پر اختیار حاصل ہے وہ ضرور بہشت جنان مین داخل روضہ رضوان تک واصل ہوگا۔

(۱۳۹) قلت یارسول اللہ انا لنؤخذ بما نطق السنتنا قال یا اباذر وھل یکب الناس علی مناخرھم فی النار الا حصاید السنتھم انک لا تزال سالما ما سکت فاذا تکلمت کتب لک او علیک۔

ابوذر نے عرض کیا یارسول اللہ جو سخن ہماری زبان سے جاری ہوگا سبکا ہم سے مواخذہ ہوگا حضرت نے فرمایا کہ کیا آتش جہنم مین مُنھ کے بل کوئی اور چیز گراوے گی بلکہ یہی زبان انسان ہے کہ جس سے کلمات لغو و ہزلیات جاری ہوتے ہین اور باعث عقاب تمہارے و موجب نکال جاری ہوتے ہین ای ابوذر جسوقت تک انسان ساکت و صامت ہے ہزارون آفات سے سلامت ہے اور جسوقت کلام کیا تو نامہ عمل مین بسبب کلمہ خیر کے ثواب تحریر ہوگا یا بسبب کلمہ شر کے عذاب تحریر ہوگا۔

(۱۴۰) یا اباذر ان الرجل یتکلم بالکلمۃ فی المجلس لیضحکھم بھا فیھوی فی جھنم ما بین السماء والارض۔

اے ابوذر اگر کوئی شخص کسی محفل میں کلمات لغو اس غرض سے کہے کہ بسبب اُسکے کوئی شخص اہل محفل سے خوشنود و شادمان ہوگا تو ایسے طبقہ جہنم میں جاویگا جسکا فاصلہ زمین سے تا آسمان ہوگا۔

(۱۴۱) یا اباذر ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل له ویل له

اے ابوذر جس شخص کا دروغ آمیز کلام ہو اس غرض سے کہ کوئی گروہ مردم اُسسے خوشنود وشادکام ہو تو اُسکے واسطے عذاب جحیم اور عقاب الیم ہے۔

(۱۴۲) یا اباذر من صمت نجا فعلیک بالصدق لاتخرجن من فیک کذبۃ ابدا۔

اے ابوذر جو شخص کہ ساکت ہے وہ ناجی و رستگار ہے پس تجھکو راست گوئی وصدق زبانی لازم و سزاوار ہے لہذا کبھی کلمات دروغ ولاطائل فقرات زور و باطل زبان و دہان سے نہ نکالنا

ہدایت

واضح ہو کہ لوازم صدق بازی و راست گفتاری یہ ہے کہ نیکوکاری اور خوش کرداری اختیار کرے اور بداطواری اور بدکرداری سے اجتناب کرے کیونکہ جب کہتا ہے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین تو شیطان کی طاعت گذاری اور نفس امارہ کی خدمتگاری اور اہل جور کی فرمانبرداری اور خلائق سے نصرت و یاری کی خواستگاری کیوں کرتا ہے اور جب بہشت و دوزخ کا یقین اور رضا و غضب الٰہی ذہن نشین ہے تو ثواب بہشت کا خواہان اور عذاب دوزخ سے ترسان کیوں نہیں ہوتا اور جبکہ قدرت و اقتدار خالق آفریدگار کا اقرار ہے تو اُسکی اطاعت و توسل اور اُسکی رضا و توکل سے کیوں فرار ہے

(۱۴۳) قلت یارسول اللہ فما توبۃ الرجل الذی یکذب متعمدا فقال الاستغفار وصلوۃ الخمس تغسل ذلک۔

ابوذر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جو شخص دیدہ و دانستہ جھوٹ بولا ہو وہ توبہ و انابت

کسطرح کہ ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ درگاہ کردگار مین بشرائط و آداب استغفار کرنا اور بخضوع وخشوع نماز پنجگانہ ادا کرنا باعث طہارت ونظافت نفسانی اور موجب غفران خطا ومعصیت روحانی ہی۔

استغفار

ہدایت و روایت

منقول ہی کہ بخدمت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام مین ایک شخص کلمہ استغفر اللہ زبان پر لایا حضرت نے فرمایا کہ تو حقیقت استغفار سے آگاہ و خبردار ہی جان تو کہ استغفار درجہ علیین و مرتبہ عالیہ مقربین ہی اسکے چھ ارکان ہین اوّل یہ کہ مافات پر پشیمان و نادم ہو دوم یہ کہ اسکے اجتناب و احتراز کا عازم ہو سوم یہ کہ حق مخلوقات مسترد کرے تاکہ کوئی مطالبہ و مواخذہ اسپر روز قیامت باقی نہ رہے چہارم جو واجبات الٰہی و فرائض معین شرع پناہی فوت ہوگئے ہون انکو ادا کرے پنجم جو گوشت کہ مال حرام سے روئیدہ ہوا ہو اسکو سوز وگداز اور مشقت روزہ و نماز سے کاہیدہ کرے ششم جسقدر جسم و جان کو معصیت سے راحت پہونچائی ہی اسیقدر مشقت طاعت و عبادت سے زحمت وکلفت پہونچاوے۔

غیبت

(۱۴۴) یا اباذر ایاک والغیبۃ فان الغیبۃ اشد من الزنا قلت یا رسول اللہ ولم ذلک بابی انت وامی قال ان الرجل لیزنی فیتوب اللہ علیہ والغیبۃ لا تغفر حتی یغفرہا صاحبہا۔

ای ابوذر کسی مؤمن کی غیبت و بدگوئی زنہار نہ کرنا اسواسطے کہ غیبت کرنا زنا کاری سے شدید تر اور مواخذہ اسکا زنا سے بیشتر ہی ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون ماں باپ ہمارے آپ پر اسکی کیا وجہ ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ زنا ہے محض (یعنی جو زنا سے مختص نہین ہی) ایک گناہ مابین خود و خدا ہی جو توبہ و استغفار اور عفو خالق غفار سے معفو و مغفور ہو سکتا ہی لیکن جس شخص کی غیبت کی ہی بدون مرضی اسکے عفو گناہ غیبت دشوار ہی فلہذا اس گناہ کے واسطے دو بخشش درکار ہی

مذمت بدگوئی و بدزبانی

ایک بخشش جناب غفار اور دوسرے جسکی غیبت سے گناہگار ہی۔

(۵۴۱) یا اباذر سباب المسلم فسوق وقتاله کفر واکل لحمه من معاصی الله وحرمة ماله کحرمة دمه۔

ای ابوذر سب و شتم کرنا یعنے بدزبانی و درشت کلامی و دشنام دہی کسی برادر مومن کی کرنا داخل فسق و فجور باعث نفور سو فور ہی اور کسی مسلم بے گناہ کا قتل ناحق کرنا داخل کفر و موجب عذاب نامحصور ہی حق تعالی فرماتا ہی ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها یعنے جو شخص عمداً قتل مومن بیگناہ کریگا وہ ہمیشہ عذاب الہی مین گرفتار مستوجب عقاب قہار مستحق دار البوار ہوگا اور کبھی اس عذاب الیم عقوبت نار جحیم سے رستگار نہوگا پھر حضرت نے فرمایا کہ گوشت برادر مسلمان کھانا معصیت جناب باری مخالفت رضائے کردگاری ہی یعنے غیبت کرنا اور پس پشت برادر مومن کی بدگوئی کرنا گوشت زندہ بلکہ گوشت مردہ کھانا ہی حق تعالی فرماتا ہی اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتة فکرهتموه واتقوا الله ان الله تواب الرحیم یعنے ای گروہ مومنان کسی مومن کے حق مین گمان فاسد ظن کاسد کرنے سے اجتناب کرو اسواسطے کہ بعض ظنون مہمل و فضول لغو و مجہول باعث معصیت عظیم لائق عقوبت الیم ہین اور تفحص عیوب و تجسس قبایح برادر مومن نہ کرو کہ ہتک پردہ داری و ناموس نیکوکاری ایک صفت لئیمہ خصلت ذمیمہ بداطواری ہی اور پھر فرمایا کہ زنہار کسی کی بدگوئی و غیبت نہ کرو کیا تمکو گوارا ہی کہ کوئی شخص اپنے برادر مردہ کا گوشت کھائے اور جبکہ گوشت مردہ کھانا تمکو مکروہ و ناگوار ہی تو غیبت و بدگوئی بھی گوشت مردار ہی جس سے کراہت کرنا سزاوار ہی پس خوف خالق بے نیاز کرو اور ایسے اخلاق خبیثہ عادات خبیثہ سے احتراز کرو اور اگر سہواً و نادانستہ

کروگے تو حق تعالی تواب و رحیم غفار و کریم ہی۔ بعد اُسکے حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ حرمت و منزلت مال مسلم حرمت و منزلت خون مسلم کے برابر ہی یعنے جسطرح سے
خون ناحق حرام ہی اُسیطرح سے مال ناحق حرام ہی جسطرح کہ سے ایذائے جسمانی موجب
عذاب ہی اُسیطرح سے ایذائے مالی باعث عقاب ہی۔

(١٤٦) قلت یا رسول اللہ وما الغیبۃ قال ذکرک اخاک بما یکرہ۔

(١٤٧) قلت یا رسول اللہ فانکان فیہ ذالک الذی یذکر بہ قال اعلم
انک اذا ذکرتہ بما ھو فیہ فقد اغتبتہ واذا ذکرتہ بمالیس فیہ بہتہ۔

غیبت

ابو ذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ غیبت کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ پس پشت برادر مومن
وہ کلمات کہنا جو اُسکو مکروہ و ناگوار ہون ابو ذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر
اُسمین وہ عیب موجود ہو تو اُسکا کیا حکم ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو عیب اُسمین ہی
اُسیکا تذکرہ کرنا غیبت ہی اور جو اُسمین نہین ہی وہ بہتان و تہمت ہی اور اتہام و بہتان
مومنان موجب زوال ایمان باعث عذاب فراوان و نافرمانی حضرت ایزدستان ہی

(١٤٨) یا اباذر من ذب عن اخیہ المسلم الغیبۃ کان حقا علی اللہ
ان یعتقہ من النار۔

(١٤٩) یا اباذر من اغتیب عندہ اخوہ المسلم وھو یستطیع نصرہ فنصرہ
نصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ وان خذلہ وھو یستطیع نصرہ خذلہ اللہ
فی الدنیا والاخرۃ۔

سزائے غیبت

ای ابوذر اگر کوئی شخص کسی محفل سے تذکرہ غیبت اور کسی مجلس سے استماع غیبت کی
مدافعت کرے تو سزاوار ہی کہ حضرت کردگار اُسکو عقوبت نار سے آزاد کرے اور
جس شخص کے سامنے غیبت کیجاتی ہو اور بسبب استطاعت اُسکی مدافعت مین نصرت
و مددگاری کرے تو حق تعالی اُسکی نصرت و یاری کرتا ہی اور اگر باوصف قدرت

اُسکی غیبت مین اعانت اور اُسکی بدگوئی کی سماعت اور اُسکی توہین و ذلت گوارا کرے
تو حق تعالی بھی اُسکو دین و دنیا مین ذلیل و خوار مستوجب دار البوار کرتا ہی۔

در مذمت سخن چینی

(۱۵۰) یا اباذر لا یدخل الجنۃ قتات قلت وما القتات قال النمام
یا اباذر صاحب النمیمۃ لا یستریح من عذاب اللہ عز وجل فی الآخرۃ
ای ابوذر قتات داخل جنت نہوگا ابوذر نے عرض کیا کہ قتات کون ہی حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ قتات سخن چین ہی جو ایک دوسرے کا قول نقل کرتا ہی جماعت احباب
مین تفرقہ اندازی اور مفسدہ پردازی پیدا کرتا ہی دوستی و یکرنگی مین عداوت
و مفارقت اور قرابت داری و یگانگی مین دشمنی و خصومت ہویدا کرتا ہی پس بروز
آخرت اُسکو عذاب الٰہی سے فرصت اور شدائد عقوبات سے اُسکو کبھی راحت نہوگی

در مذمت دو زبانی

(۱۵۱) یا اباذر من کان ذا وجہین ولسانین فی الدنیا فھو ذو لسانین
فی النار۔
ای ابوذر جو شخص دنیا مین دو رو اور دو زبان ہی یعنے سامنے تو اظہار محبت جانی
تعریف و ثناخوانی کرتا ہی اور پس پشت اُسکی بدگوئی و بدزبانی کرتا ہی بروز قیامت
اُسکے مُنہ مین دو زبانہاے آتشین یا دو زبانۂ آتشین یا دو شعلۂ آتشین ہونگے۔

در مذمت افشاے راز

(۱۵۲) یا اباذر المجالس بالامانۃ وافشاء سر اخیک خیانۃ فاجتنب ذلک
واجتنب مجلس العشیرۃ۔
ای ابوذر مجلس ایک امانت ہی اور افشاے راز برادر مومن خیانت ہی پس خیانت سے
احتراز لازم ہی جسطرح خیانت مال سے اجتناب کرنا متحتم ہی چنانچہ بسا اوقات
افشاے راز باعث آفات موفور حدوث فتنہ و شر و موجب غصہ و ستمہاے
نامحصور ہو جاتا ہی اور مجالس عشیرہ ارباب بطالت و محافل اصحاب فضول
و جہالت سے احتراز کریئے جہان چند دوست و آشنا یگانہ و بیگانہ جمع ہو کر

ذکر واذکار خرافات تذکرہ ہاے واہیات ولغویات کیا کرتے ہین روایات کاذبہ قصص باطلہ حکایات بیکار اکاذیب بیشمار افسانہاے دروغ داستانہاے بیفروغ بکا کرتے ہین جس سے نہ حاصل دین ہے نہ حاصل دنیا ہے اور اکثر کلمات مین خرابی عقبیٰ اور مخالفت رضاے خدا ہے۔

(۱۵۳) یا ابا ذر تعرض اعمال اهل الدنیا من الجمعة الی الجمعة فی یوم الاثنین والخمیس فیغفر لكل عبد مومن الا عبدا كانت بینه وبین اخیه شحناء فیقال اتركوا اعمال هذین حتى یصطلحا۔

(۱۵۴) یا ابا ذر ایاك وهجران اخیك فان العمل لا یتقبل مع الهجران۔

(۱۵۵) یا ابا ذر انهاك عن الهجران وان كنت لا بد فاعلا فلا تهجره ثلثة ایام كملا فمن مات فیها مهاجرا لاخیه كانت النار اولی به۔

ای ابوذر اعمال اہل دنیا سے ناپائدار ہر دوشنبہ وپنجشنبہ کہ حاضر بیشگاہ حضرت غفار کیے جاتے ہین پس جو لائق مغفرت ہین وہ مغفور کیے جاتے ہین لیکن اگر دو برادر مومن مین رنج وعداوت یا نزاع وخصومت ہوتی ہے تو اُنکے واسطے حکم ہوتا ہے کہ دونون کے اعمال ملتوی کرو جبتک کہ باہم مصالحت اور رفع خصومت نہ کرین ای ابوذر برادر مومن کی مفارقت اور باہمی خصومت سے احتراز کر کہ بسبب جدائی برادر ایمانی کے کوئی عمل مقبول درگاہ ربانی نہین ہوتا ہے ای ابوذر تجھکو مفارقت مومن سے سخت ممانعت کرتا ہون اور اگر کسی وجہ سے اتفاق دوری نوبت مجبوری ہو جاوے تو تین دن کامل برادر مومن سے نفاق وشقاق یا دوری وافتراق نہ اختیار کرنا کیونکہ جو تین دن کامل مفارقت کرتا ہے وہ مستوجب عذاب آخرت ہوتا ہے۔

(۱۵۶) یا ابا ذر من احب ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوء مقعده من النار۔

ای ابو ذر جس شخص کی خواہش ہو کہ واسطے نمائش جاہ و احتشام اور اظہار شوکت و احترام
اور ترفع ارتبہ و مقام کے چاکر و غلام ملازمان و خدام دست بستہ روبرو ایستادہ رہین
فرمانبرداری و خدمتگذاری کے واسطے آمادہ رہین تو مقام اُسکا نار جحیم اور محل عذاب الیم ہوگا۔

تعریف غرور

(۱۵۷) یا ابا ذر من مات وفی قلبه مثقال ذرة من کبر لم یجد رائحة الجنة
الا ان یتوب قبل ذلك۔

ای ابو ذر جو شخص مرجاوے اور اُسکے دل مین ایک ذرہ بھی کبر و خودستائی غرور و خودنمائی
ہوگی تو بوے بہشت جنان اُسکے مشام جان تک نہ پہونچے گی تا وقتیکہ قبل از مرگ اس شیمہ
و سیمہ صفت رزیلہ لئیمہ سے نادم و پشیمان توبہ و انابت سے متلافی نقصان نہو۔

معنی غرور

(۱۵۸) فقال رجل یا رسول الله انی لیعجبنی الجمال حتے وددت ان علاقة
سوطی و قبال نعلے حسن فهل یرهب علے ذلك قال کیف تجد قلبك
قال اجده عارفا للحق مطمئنا الیه قال لیس ذلك بالکبر ولکن الکبر ان
تترك الحق وتتجاوزه الی غیره وتنظر الی الناس فلا تری ان احدا عرضه
کعرضك ولا دمه کدمك۔

یعنے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھکو زینت و زیبائش محبوب ہی بلکہ بند نعلین اور
علاقہ تازیانہ کی بھی آرائش مرغوب ہی پس کیا اسمین بھی شائبہ نخوت و رعونت ہی
حضرت نے فرمایا کہ تیرے دل کا کیا حال ہی اُسنے عرض کیا کہ میرا دل حق سے دانا و خبردار
جانب حق کے اطمینان و قرار رہتا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ کبر و نخوت نہین ہی کبر یہ ہی
کہ راہ حق سے انحراف و عدول جادۂ صدق سے استنکاف و نکول کرے اور
لوگونکو بنگاہ تحقیر دیکھے پس اُنکو اپنے سے ذلیل و حقیر اور ہر چیز مین بے وقعت و
بے توقیر سمجھے نہ اُنکی عزت اپنی عزت کے برابر سمجھے نہ اُنکی جان اپنی جان کے برابر سمجھے
ہر طرح سے اپنے تئین اُنسے افضل و اکمل ہر امر مین اُنسے اجمل و اجل سمجھے۔

روایت

ایک حدیث طولانی مین زہری سے روایت ہی کہ حضرت سید الساجدین امام ہمام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ای زہری خیال کر کہ اہل ایمان تجھ سے سن مین بیشتر ہین یا کمتر ہین یا برابر ہین پس جو عمر مین بحسب مرتبہ بجاے پدر ہین اور جو صغیر تر ہین وہ بجاے پسر ہین اور جو برابر ہین وہ برادر ہین پس ہر طرح سے نیکی و احسان کے لائق تر ہین اور اگر تجھکو داعیۂ افضلیت شائبہ اولویت پیدا ہو تو لحاظ کر کہ جو تجھ سے معمر ہین انکو شرف سبقت اسلام زیادہ تر حسنات اُنکے تجھ سے بیشتر ہین اور جو سن مین کمتر ہین اُنکے گناہ تجھ سے کمتر ہین اور جو سن مین تجھ سے برابر ہین وہ تجھ سے بدین وجہ افضلتر ہین کہ تو اپنے گناہون سے کما حقہ عارف ہی اور اُنکے گناہون سے ناواقف ہی پس تو اپنے تئین اُنسے کسیطرح اولیٰتر او رکسی صورت سے افضلتر قرار نہین دیسکتا ہی۔

(۱۵۹) یا اباذر اکثر من یدخل النار المستکبرون فقال رجل وھل ینجو من الکبر احد یا رسول اللہ قال نعم من لبس الصوف ورکب الحمار وحلب العنز وجالس المساکین۔

ای ابوذر اکثر مستحقان عذاب النار ستوجبان دار البوار صاحبان غرور و استکبار خود منش و نخوت شعار ہونگے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آخر کوئی شخص اس صفت خبیثہ خصلت خسیسہ سے نجات پاسکتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جس شخص کو پلاس پوشی اور پشل غربا لباس پوشی سے ننگ و عار نہو سواری استر مین بسبب تواضع انکار نہو بکریون کے دوہنے مین بھی شرمسار نہو فقرا و مساکین کی ہم نشینی ناگوار نہو یعنے ہر امر مین تواضع و انکسار ہر امر مین فروتنی و خاکساری اُسکا شعار ہو۔

(۱۶۰) یا اباذر من حمل بضاعتہ فقد بری من الکبر یعنے ما یشتریہ من السوق

(۱۶۱) یا اباذر من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ عزوجل الیہ یوم القیامۃ

ای ابوذر جو شخص واسطے عیال پروری یا خانہ داری کے بازار سے اجناس خرید کر لاویگا وہ بھی شائبہ کبر سے بری رہیگا ای ابوذر جو شخص ناز و تبختر سے خرامان ہوگا اور گوشہ جامہ یا دامن لباس اُسکا براہ خودنمائی و بے پرواہی کے زمین پر غلطان ہوگا بروز قیامت جناب احدیت اُسکو بنظر رحمت نہ دیکھے گا۔

ہدایت

قال اللہ تعالی ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئہ عند ربک مکروھا یعنے خالق آفریدگار فرماتا ہی کہ زینہار براہ افتخار و استکبار اور بطور تبختر و پندار کے رفتار نہ کر اسواسطے کہ نہ تیرے قدم اور پاشنہ کوبی سے زمین مین شگاف ہوجاویگا اور نہ تو اپنا سر بلند کرنے سے برابر کوہ قاف کے ہوجاویگا پس سرفرازی و گردن کشی بیکار ہی اور خودسری و خیرگی نا سزاوار ہی اور اسطرح کے خصائل لئام رذائل نا فرجام منجملہ معاصی و آثام موجب ناراضی حضرت ملک العلام ہین اور ظاہر ہی کہ رفتار فخر و ناز خرام نخوت طراز شیوہ متکبران طناز و طیرہ سرکشان غماز طریقہ خودسران عربدہ باز سجیہ ردیہ عیاران عشوہ پرداز ہی کہ جو ہر طرح سے لائق اجتناب و قابل احتراز ہی۔

(۱۶۲) یا ابا ذر من رقع ذیلہ وخصف نعلہ وعفر وجہہ فقد بری من الکبر

(۱۶۳) یا ابا ذر من کان لہ قمیصان فلیلبس احدہما والیلبس فی الاخر اخاہ۔

ای ابوذر جو شخص تواضع و فروتنی سے اپنے لباس کو کوتاہ و قصیر بناوے اور اپنے نعلین مین پیوند لگاوے اور جبہہ سائی درگاہ رب ودود سے پیشانی کو خاک آلود فرماوے تو وہ کبر و نخوت سے معرا اور غرور و رعونت سے مبرا ہی ای ابوذر اگر دو پیراہن ہوں تو چاہئے کہ ایک پیراہن اپنے واسطے مہیا کرے اُسیطرح کا پیراہن برادر مومن کو عطا کرے۔

(۱۶۴) یا ابا ذر سیکون الناس من امتی یولدون فی النعیم و یغذون به همتهم الوان الطعام والشراب و یمدحون بالقول اولئک شرار امتی۔

اے ابو ذر تمہاری امت مین عنقریب ایسے لوگ ہونگے کہ جنکی ناز و نعمت مین پیدائش اور عیش و عشرت مین آسائش اور لذات دنیوی سے اُنکی پرورش ہوگی یس ہمتہاے خسیسہ اُنکی الوان لذات و شہوات مین مصروف اور طبیعتہاے خسیسہ اُنکی مطعومات و مشروبات دنیویہ سے مالوف رہیگی شعر و سخن مین اُنکی تعریف اور اُنکے کلام و گفتار کی توصیف کیجاویگی پس یہ لوگ ہماری امت مین اشرار بدانجام بدترین انام ہونگے

حدیث لطیف شریف

عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ یاتی علے الناس زمان بطونھم الھتھم و نساؤھم قبلتھم و دنانیرھم دینھم و شرفھم متاعھم لایبقی من الایمان الا اسمہ ولا من القرآن الا درسہ یعنے خازن کنوز اسرار الٰہی عارف حقائق ہر نوع کماہی حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا ہی کہ عنقریب ایک ایسا زمان ضلالت بنیان آویگا کہ بجاے خدا پرستی کے شکم پرستی اُنکا شعار اور نفس امارۂ غدار اُنکا پروردگار ہوگا اُسیکی عبادت و فرمانبرداری اُسیکی اطاعت و خدمت گذاری کرینگے اور زنان خوبصورت و باحسن و جمال کو اپنا قبلہ آمانی و کعبۂ آمال تصور کرکے روے خاطر کو اُنھین کی محراب محبت مین معطوف اور ہمت کو اُنھین کی اطاعت و محبت مین مصروف رکھین گے صرف محبت درہم و دینار دولت دنیاے ناپائدار پر اُنکے دین و ایمان کا دار و مدار ہوگا اور حصول زخارف دار فانی مال و متاع امارت و حکمرانی اسباب و آلات عشرت و شادمانی پر اُنکے فخر و شرف کا انحصار ہوگا بجز نام کے دین و ایمان اور بجز درس کے قرآن باقی نہ رہیگا صدق اللہ و رسولہ م۔

در تواضع وخاکساری

(۱۶۵) یا اباذر من ترک لبس الجمال وھو یقدر علیه تواضعاً لله لقد کساہ حلة الکرامة۔

ای ابوذر جو شخص باوصف استطاعت واسطے خوشنودی جناب احدیت اور رضاے حضرت صمدیت کے اپنے لباس مین ترک زیب وزینت کرے تو روز قیامت جناب رب العزت اُسکو حلۂ کرامت واحترام اور خلعت سعادت واحتشام مرحمت کریگا۔

(۱۶۶) یا اباذر طوبی لمن تواضع لله تعالی فی غیر منقصة واذل نفسه فی غیر مسکنة وانفق مالاً جمعه فی غیر معصیة ورحم اھل الذل والمسکنة وخالط اھل الفقه والحکمة۔

ای ابوذر خوشا حال اُس شخص کا کہ جو واسطے رضاے جناب باری کے تواضع وخاکساری ایسے حال مین کرے کہ اُسکے واسطے کچھ کمی یا منقصت نہین ہی اور فروتنی وانکسار ایسے حال مین کرے کہ اُسکو فقر ومسکنت نہین ہی اور صرف مال دولت ایسے امور مین کرے جسمین کچھ معصیت نہین ہی اور ارباب مذلت واصحاب مسکنت پر نظر لطف ومرحمت کرے اور فقہاے امت وحکماے شریعت کے ساتھ مجالست کرے۔

(۱۶۷) طوبی لمن صلحت سریرته وحسنت علانیته وعزل عن الناس شره

خوشا حال اُس شخص کا کہ سراپا احوال اُسکا زیور صدق وصلاح سے آراستہ اور ظواہر حال اُسکا زواہر فوز وفلاح سے پیراستہ ہو اُسکے شرور ومفاسد سے خلائق کو اطمینان اور اُسکی حضرت رسانی سے اہل عالم کو امان حاصل ہو۔

در انفاق

(۱۶۸) طوبی لمن عمل بعلمه وانفق الفضل من ماله وامسک الفضل من قوله

خوشا حال اُس شخص کا جو اپنے علم پر بحسب شریعت عمل کرے اور جو مال قدر ضرورت سے فاضل ہو اُسکو صرف راہ جناب احدیت کرے اور جو قول کہ ضرورت سے زائد ہو اُسمین بخل وخست کرے۔

(۱۶۹) یا اباذر البس الخشن من اللباس والصفیق من الثیاب کیلا یجد الفخر فیک مسلکا۔

ای ابوذر لباسہای درشت وجامہای گندہ اختیار کرتا کہ خاطر مین تفاخر وتبختر کا خطرہ اور غرور وتکبر کا دل مین فتور نہونے پاوے۔

(۱۷۰) یا اباذر یکون فی اخر الزمان قوم یلبسون الصوف فی صیفہم وشتائہم یرون ان لہم الفضل بذالک علی غیرھم اولئک یلعنہم ملئکۃ السموات والارض۔

ای ابوذر آخر زمانہ غدار مین ایک فرقہ اشرار ہویدا وآشکار ہوگا کہ ایام سرما وگرما مین پشم پوشی انکا شعار ہوگا اپنے تئین افضل اہل عالم اشرف بنی آدم ہونے کا یقین کرینگے لیکن انپر انکہ آسمان وزمین لعنت ونفرین کرینگے واضح ہو کہ ازبسکہ جناب رسالتمآب نبوی حضرت رب الارباب اسرار غیبیہ سے عارف آثار لاریبیہ سے واقف تھے تو حضرت نے براہ اعجاز وکرامت خبر دی ہی کہ ہماری امت مین ایسے لوگ ہونگے کہ جنکا پشم پوشی شعار ہوگا اور نہ صرف اسی وجہ سے مورد لعن وملام مستوجب عقاب خالق انام ہونگے بلکہ وہ شریعت قویمہ سے انحراف اور طریقہ مستقیمہ سے استنکاف کرینگے عقائد مین کفر والحاد اور صنوف عبادت مین بدعت وفساد ایجاد کرینگے عبادات شرعیہ کو ترک کرکے مخترعات سنیہ کی بنیاد کرینگے۔

(۱۷۱) یا اباذر الا اخبرک باھل الجنۃ قلت بلی یا رسول اللہ قال کل اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ بہ لو اقسم علی اللہ لابرہ۔

ای ابوذر مین تجھکو آگاہ وخبردار کرون کہ کون لوگ مستحق دار جنان لائق روضہ رضوان ہین ابوذر نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ لائق رحمت وغفران ہین کہ جو لباس پارینہ وجامہ کہنہ ودیرینہ ژولیدہ مو کاہیدہ رو پریشان حال

شکستہ بال ہین جنپر کوئی نظر التفات نگاہ توجہات نہین کرتا حالانکہ وہ غربائے مومنین فقرائے اس دین مبین ہین چنانچہ اگر وہ جناب احدیت مین کسی حاجت کے واسطے بقسم و لجاجت یا الحاح و منت عرض کرینگے تو دعا انکی فوراً مقبول بارگاہ رب العزت منظور درگاہ جناب صمدیت ہوجاویگی —

خاتمۃ الکلام تبیین المرام

واضح ہو کہ کلام مقدس حضرت سید الانام علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام تمام ہوا بطور وصایائے رستگاری اپنے صحابی مقبول درگاہ باری یعنے جندب بن جنادہ معروف بابی ذر غفاری رضی سے ارشاد فرمایا ہے — پس شکر و سپاس نامحدود سزاوار حضرت رب ودود اور ہزاران ہزار سلام و درود نثار بارگاہ رسول حضرت معبود ہے کہ مجھکو بسبب سیامن توفیقات غیبیہ اور فیوض مکارم تائیدات لاریبیہ کے تلخیص کلمات مقدس و مجمود اور توضیح فقرات حدیث شریف و مسعود سے سرفراز اور اس سعادت عظیم اور ملاحت عمیم موہبت جسیم سے ممتاز فرمایا امید ہے کہ عبارت سلیس و فقرات نفیس و عنوان شائستہ و بیان بائستہ ارباب بصیرت کو محبوب و اصحاب خبرت کو مطبوع و مرغوب ہو اسواسطے کہ سابق اس بے بضاعت نے خلاصہ نامہ حضرت شہنشاہ ولایت موسوم بہ بداء ریاست و بنیان سیاست سنہ ۱۲۸۴ ہجری مین بطرز جدید و اسلوب سدید مسطور کیا تھا غالباً کوئی ترجمہ حدیث بالاختصاص اس طرز خاص سے قبل اسکے مزبور نہین ہوا اور بعد اسکے سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین رسالہ معارج العرفان بیان اصول ایمان مین شائع کیا تھا جسمین جمیع آیات و احادیث و روایات مذکور ہے اور بعد اسکے سنہ ۱۳۰۱ ہجری مین رسالہ اسرار حکمت و آثار قدرت تالیف کیا تھا جسمین خلاصۂ خطبۂ تملیہ و خطبۂ طاؤسیہ و خطبۂ حراویہ و خطبۂ خفاشیہ و حدیث مفضل مذکور اور عجائب اسرار معارف قدسیہ غرائب معالم آثار آلہیہ ماثور ہے چنانچہ بحمد اللہ کہ ترجمہ ہائے مذکور کو اصحاب دقیقہ رس و ارباب قدسی نفس نے

بطیب خاطر و سمع تلقی بقبول و منظور اور لطائف قدردانی و عواطف و مہربانی سے
مسرور فرمایا امید ہے کہ آئندہ اگر قائد توفیقات سبحانی و سائق تائیدات ربانی رہنمائے مقصود
اور رشتۂ خام عمر فانی اور تار نازک دور زندگانی چندے باقی و ممدود ہے تو رسالۂ
توضیحات تحقیقیہ و تشریحات تصدیقیہ شرح خطبۂ شقشقیہ جو زیر نظر ہے بطور ہدیہ
بارگاہ اعلائے روحانی تحفۂ پیشگاہ اولائے ایمانی کرونگا وما توفیقی الا باللہ
ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ بکل شیء قدرا وھو حسبی ونعم الوکیل
نعم المولی ونعم النصیر وقد فرغت عن تسویدہ یوم الجمعۃ الثانی
من شہر رجب المرجب سنہ ١٣٠٥ نبویہ و ١٦ مارچ سنہ ١٨٨٨ عیسویہ
علیہما السلام والتحیۃ وانا العبد الاثیم الاحقر السید علی اکبر بن
سلطان العلما جناب السید محمد عفی اللہ عنہما واوتی کتابہما بیمینہما

تمت

کتاب ذخیرہ رستگاری و ذریعہ کامگاری ترجمہ حدیث
ابی ذر غفاری بمقام لکھنو محلہ فراشخانہ وزیر گنج ۔

بتاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ١٣٠٦ھ
درمطبع اثنا عشری سید عابد علی
باہتمام سید سجاد علی
طبع مزین
شد

شیعہ لوگوں واسطے یہ چھپی ہے

غلطنامہ ذخیرہ رستگاری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۱۷	ہوئے	ہوں	۶۷	۶	اتضرع	اتقرع	۱۰۲	۱۳	جبھة	جبھتہ
〃	۱۸	ہوگی	نہ ہوگے	〃	۱۰	ما الصلت	ما القتلت	۱۰۳	۱	اصابوبھا	اصابوا بھا
۱۳	۲۰	تعلقات	تعقلات	۶۸	۹	اللسان	واللسان	〃	۳	وہت	ذہبت
۱۸	۱۴	عزوجل ابلیسے	عزوجل جعل ابلیسے	۷۵	۲	مشلے	سیلے	〃	۶	مقابل	مقال
۲۰	۱۰	تلہف	وتلہف	۷۷	۵	ماقلت	توباقلت	۱۰۶	۱۹	شعار	بشعار
〃	۱۵	پیرکی وفا نواسے	پیری کی نواسے	۷۹	۴	ندیکھے	نہ دیکھے گا	۱۱۴	۱۷	الحسنة	بالحسنة
۲۳	۲	دستبردار	دستبرد کا باب	۸۰	۱۰	پیدا اور	پیدا کیا اور	۱۱۷	۱۲	بجسم	عصم
〃	۹	یا التقیح	بالقیح	۸۱	۴	یاایاذراراد	یاایاذراد [illegible]	〃	۱۹	حسلم	علم
۲۵	۱۴		۱۰	۸۴	۲	واشرت	والشرف	۱۲۱	۵	قسمت	قمت
〃	۱۴	بے نیل و مرام	بے نیل المرام	〃	۱۱	کہ شخص	کہ ایک شخص	۱۲۴	۱۲	تغنی	یغنی
۲۶	۲۰	اصحیت	اصبحت	۸۷	۱۱	مال دنیا	مال حلال	〃	۱۴	اعمی	اغنی
۲۷	۱	شام کا انتظار	شام کا تذکرہ و انتظار	۸۸	۱۶	ارزرمندان	ارزومندان	۱۳۶	۸	خبیر	چپیز
۲۸	۲۰	لازم	لازمہ	〃	۲	عاقبت کا	عاقبت	۱۳۹	۱۲	ولانقب	ولا یغتب
۲۹	۱	مطلوب سیرو	مطلوبین سیر و سلوک	۸۹	۷	نزولہ	نزولہ	۱۳۲	۷	بھیمة	بہتتہ
۳۵	۱۸	کامیاب ہے	کامیاب کرتا ہے	〃	۲۰	الیگنس	الکیس	۱۳۲	۶	التحمیسن	الخمیس
۴۰	۱۵	نمودور	نمودار	۹۲	۱۳	شراب	سراب	۱۳۳	۳	نرمہ	مرتبہ
〃	۱۷	خطاکار قرار	خطا کا اقرار	〃	۱۵	عمل اللہ	عمل للہ	۱۳۵	۱۶	والیلبس	والیلبس
۴۲	۹	جوارح	جوارح اعضاو	۹۳	۷	تھی	ہے			فی الآخر	الآخر
۴۴	۲۰	نرراع	زارع	۹۴	۱۸	ابنائے	ابنیائے	۱۳۸	۲۱	جولباس	جو بالباس
〃	۲۱	محفض	ملخص	۹۷	۹	ماثور	ماسور				
۴۷	۳	بلئوم	ملوم	۹۸	۱۷	یہ کر مثل	نہ یہ کہ مثل				
۴۸	۱۰	بالفعل	یاثقیل	〃	۲۰	اسعال	اشغال				
۶۱	۱۰	مجھول	مجبول	۹۹	۱۸	احیت	احبت				
۶۳	۲	رضا روحانے	ضیا روحانے	۱۰۲	۴	یاایاذر بہ یاتین	[illegible]				
〃	۱۱	ملامت	ملامست	〃	۵	واضح	واضح				